

Globethics Repository



Rohat al-Qulub fi madhi an-Nabi al-Mahbub SAW

This page was generated automatically upon download from the Globethics Repository. More information on Globethics see <https://www.globethics.net>. Data and content policy of Globethics Repository see <https://repository.globethics.net/pages/policy>.

Item Type	Book
Authors	Al-Qodiri, Muhammad Thohir
Publisher	Manshurat Minhaj al-Quran
Rights	With permission of the license/copyright holder
Download date	2026-07-16 11:20:50
Link to Item	http://hdl.handle.net/20.500.12424/186567

رَاحَةُ الْقُلُوبِ فِي مَدْحِ النَّبِيِّ الْمَحْبُوبِ

(براحت و نعتی کی مصطفیٰ ﷺ پر منتخب آیات و احادیث)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز



رَاحَةُ الْقُلُوبِ

فِي

مَدْحِ النَّبِيِّ الْمَحْبُوبِ ﷺ

﴿مَدحت و نعت مصطفیٰ ﷺ پر منتخب آیات و احادیث﴾

معاونین تخریج:

حافظ ظہیر احمد الاسنادی، فیض اللہ بغدادی

www.MinhajBooks.com

منہاج القرآن پبلیکیشنز

365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514 ، 042-111-140-140

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 042- 7237695

www.Minhaj.org - sales@Minhaj.org



مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَمِنْ عَجَمٍ

حکومت پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔اے) ۱-۴-۸۰/پی آئی
وی، مؤرخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومت بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل
و ایم ۴/۲-۹۷۰-۷۳، مؤرخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومت شمال مغربی سرحدی صوبہ
کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷-این ۱-۱/اے ڈی (لاہیری)، مؤرخہ ۲۰ اگست
۱۹۸۶ء؛ اور حکومت آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت / انتظامیہ
۶۳-۸۰۶۱-۹۲، مؤرخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی
تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

www.MinhajBooks.com

جملہ حقوق بحق تحریک منہاج القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب : رَاحَةُ الْقُلُوبِ فِي مَدَحِ النَّبِيِّ
الْمَحْبُوبِ ﷺ

تالیف : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
معاونین تخریج : حافظ ظہیر احمد الاسنادی، فیض اللہ بغدادی
زیر اہتمام : فرید ملّت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع : منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور
اشاعت اول : مارچ 2008ء (1,100)
اشاعت دوم : اپریل 2008ء
تعداد : 4,400
قیمت امپورٹڈ کاغذ : 150/- روپے



www.MinhajBooks.com

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریک منہاج القرآن کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاج القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

فہرست

الرقم	الأبواب	الصفحة
۱	بَابُ فِي مَدْحِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْقُرْآنِ ﴿قرآن حکیم میں نعتِ مصطفیٰ ﷺ کا بیان﴾	۹
۲	بَابُ فِي اقْتِرَانِ ذِكْرِهِ ﷺ بِذِكْرِ رَبِّهِ تَعَالَى ﴿ذکرِ الہی کے ساتھ ذکرِ مصطفیٰ ﷺ متصل کر دیے جانے کا بیان﴾	۳۷
۳	بَابُ فِي فَضْلِ اِنْشَادِ مَدِيْحَةِ النَّبِيِّ ﷺ ﴿نعتِ مصطفیٰ ﷺ پڑھنے کی فضیلت کا بیان﴾	۵۵

الرقم	الأبواب	الصفحة
٤	بَابُ فِي أَنَّ النَّبِيَّ سَمِعَ مَدَائِحَهُ بِنَفْسِهِ ﷺ وَفَرِحَ بِهَا	٧٩
	﴿حضور ﷺ کا اپنی مدحت و نعت سماعت فرمانے اور اس پر اظہارِ فرحت کا بیان﴾	
٥	بَابُ فِي إِنْشَادِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَفْسِهِ الشُّعْرَ	١٣٣
	﴿زبانِ مصطفیٰ ﷺ سے اشعار کا بیان﴾	
٦	بَابُ فِيمَنْ أَنْشَدَ الْمَدَائِحَ النَّبَوِيَّةَ مِنْ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ وَفَضْلِهِمْ	١٥٥
	﴿نعت خواں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و تابعین اور ان کی فضیلت کا بیان﴾	
	مصادر التخریج	١٩٧



”اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر (اپنے ذکر کے
ساتھ ملا کر دنیا و آخرت میں ہر جگہ) بلند فرما دیا۔“

(الم نشرح، ۹۴:۴)

بَابُ فِي مَدْحِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْقُرْآنِ

﴿قرآن حکیم میں نعتِ مصطفیٰ ﷺ کا بیان﴾

البقرة

۱. يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوْا اَنْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا
وَلِلْكَافِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

”اے ایمان والو! (نبی اکرم ﷺ کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے) راعنا مت کہا کرو بلکہ (ادب سے) اَنْظُرْنَا (ہماری طرف نظر کرم فرمائیے) کہا کرو اور (ان کا ارشاد) بغور سنتے رہا کرو، اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے ۝“

۲. اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ
الْجَحِيْمِ ۝

”(اے محبوبِ مکرم!) بے شک ہم نے آپ کو حق کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے اور اہل دوزخ کے بارے میں آپ سے پرسش نہیں کی جائے گی ۝“

۳. رَبَّنَا وَاَبْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰیٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ
الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ۗ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

۱: البقرة، ۲: ۱۰۴

۲: البقرة، ۲: ۱۱۹

۳: البقرة، ۲: ۱۲۹

”اے ہمارے رب! ان میں انہی میں سے (وہ آخری اور برگزیدہ) رسول (ﷺ) مبعوث فرما جو ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے (کر داناے راز بنادے) اور ان (کے نفوس و قلوب) کو خوب پاک صاف کر دے، بے شک تو ہی غالب حکمت والا ہے“

۴. وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعِ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَى عَقِبَيْهِ وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ إِيْمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَّءُوفٌ رَحِيمٌ ۝ قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ۝

”اور آپ پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے صرف اس لیے مقرر کیا تھا کہ ہم (پرکھ کر) ظاہر کر دیں کہ کون (ہمارے) رسول (ﷺ) کی پیروی کرتا ہے (اور) کون اپنے اٹلے پاؤں پھر جاتا ہے، اور بے شک یہ (قبلہ کا بدلنا) بڑی بھاری بات تھی مگر ان پر نہیں جنہیں اللہ نے ہدایت (و معرفت) سے نوازا، اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ تمہارا ایمان (یونہی) ضائع کر دے، بے شک اللہ لوگوں پر بڑی شفقت فرمانے والا مہربان ہے ۝ (اے حبیب!) ہم بار بار آپ کے رخ انور کا آسمان کی طرف پلٹنا دیکھ رہے ہیں، سو ہم ضرور بالضرور آپ کو اسی قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس پر آپ راضی ہیں، پس آپ اپنا رخ ابھی مسجد حرام کی طرف پھیر لیجئے، اور (اے مسلمانو!) تم جہاں کہیں بھی ہو پس اپنے

چہرے اسی کی طرف پھیر لو، اور وہ لوگ جنہیں کتاب دی گئی ہے ضرور جانتے ہیں کہ یہ (تحویل قبلہ کا حکم) ان کے رب کی طرف سے حق ہے، اور اللہ ان کاموں سے بے خبر نہیں جو وہ انجام دے رہے ہیں۔“

۵. كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنْكُمْ يَتْلُوا عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَ الْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ۝

”اسی طرح ہم نے تمہارے اندر تمہیں میں سے (اپنا) رسول بھیجا جو تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں (نفساً و قلباً) پاک صاف کرتا ہے اور تمہیں کتاب کی تعلیم دیتا ہے اور حکمت و دانائی سکھاتا ہے اور تمہیں وہ (اسرار معرفت و حقیقت) سکھاتا ہے جو تم نہ جانتے تھے۔“

۶. تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِّنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللَّهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ ۖ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ ۖ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَفْتَتَلَ الَّذِينَ مِن مِّنْ بَعْدِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمْ الْبَيِّنَاتُ وَلَكِنِ اخْتَلَفُوا فَمِنْهُمْ مَّنْ آمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ۖ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَفْتَتَلُوا وَلَكِنَّا اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ ۝

”یہ سب رسول (جو ہم نے مبعوث فرمائے) ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے، ان میں سے کسی سے اللہ نے (براہ راست) کلام فرمایا اور کسی کو درجات میں (سب پر) فوقیت دی (یعنی حضور نبی اکرم ﷺ کو جملہ درجات میں سب پر بلندی عطا فرمائی)، اور ہم نے مریم کے فرزند عیسیٰ (علیہ السلام) کو واضح نشانیاں عطا کیں اور

ہم نے پاکیزہ روح کے ذریعے اس کی مدد فرمائی، اور اگر اللہ چاہتا تو ان رسولوں کے پیچھے آنے والے لوگ اپنے پاس کھلی نشانیاں آ جانے کے بعد آپس میں کبھی بھی نہ لڑتے جھگڑتے مگر انہوں نے (اس آزادانہ توفیق کے باعث جو انہیں اپنے کیے پر اللہ کے حضور جواہدہ ہونے کے لیے دی گئی تھی) اختلاف کیا پس ان میں سے کچھ ایمان لائے اور ان میں سے کچھ نے کفر اختیار کیا، (اور یہ بات یاد رکھو کہ) اگر اللہ چاہتا (یعنی انہیں ایک ہی بات پر مجبور رکھتا) تو وہ کبھی بھی باہم نہ لڑتے، لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔“

آل عمران

۷. وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّنَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ ۚ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي ۚ قَالُوا أَقْرَرْنَا ۚ قَالَ فَاشْهَدُوا ۚ وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ ۝

”اور (اے محبوب! وہ وقت یاد کریں) جب اللہ نے انبیاء سے پختہ عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کر دوں پھر تمہارے پاس وہ (سب پر عظمت والا) رسول (ﷺ) تشریف لائے جو ان کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہو جو تمہارے ساتھ ہوں گی تو ضرور بالضرور ان پر ایمان لاؤ گے اور ضرور بالضرور ان کی مدد کرو گے، فرمایا: کیا تم نے اقرار کیا اور اس (شرط) پر میرا بھاری عہد مضبوطی سے تھام لیا؟ سب نے عرض کیا: ہم نے اقرار کر لیا، فرمایا کہ تم گواہ ہو جاؤ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔“

۸. لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُوا

۷: آل عمران، ۸۱: ۳

۸: آل عمران، ۱۶۴: ۳

عَلَيْهِمْ اِيْتِهَ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَانْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝

”بے شک اللہ نے مسلمانوں پر بڑا احسان فرمایا کہ ان میں انہی میں سے (عظمت والا) رسول (ﷺ) بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ وہ لوگ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے“ ۝

۹. وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهِ مَنْ يَّشَاءُ ۚ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۚ وَانْ تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝

”اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ (اے عامۃ الناس!) تمہیں غیب پر مطلع فرما دے لیکن اللہ اپنے رسولوں سے جسے چاہے (غیب کے علم کے لیے) چن لیتا ہے، سو تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اگر تم ایمان لے آؤ، اور تقویٰ اختیار کرو تو تمہارے لیے بڑا ثواب ہے“ ۝

النساء

۱۰. فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَ جِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا ۝

”پھر اس دن کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور (اے حبیب!) ہم آپ کو ان سب پر گواہ لائیں گے“ ۝

۹: آل عمران، ۳: ۱۷۹

۱۰: النساء، ۴: ۴۱

۱۱. وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا

”اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے“

۱۲. يَأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُبِينًا

”اے لوگو! بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے (ذات محمدی ﷺ کی صورت میں ذات حق جل مجدہ کی سب سے زیادہ مضبوط، کامل اور واضح) دلیل قاطع آگئی ہے اور ہم نے تمہاری طرف (اسی کے ساتھ قرآن کی صورت میں) واضح اور روشن نور (بھی) اتار دیا ہے“

المائدة www.MinhajBooks.com

۱۳. يٰٓأَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِمَّا كُنْتُمْ

۱۱: النساء، ۴: ۶۴

۱۲: النساء، ۴: ۱۷۴

۱۳: المائدة، ۵: ۱۰۵، ۱۶

تُخَفُّونَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ۝ يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝

”اے اہل کتاب! بے شک تمہارے پاس ہمارے (یہ) رسول تشریف لائے ہیں جو تمہارے لیے بہت سی ایسی باتیں (واضح طور پر) ظاہر فرماتے ہیں جو تم کتاب میں سے چھپائے رکھتے تھے اور (تمہاری) بہت سی باتوں سے درگزر (بھی) فرماتے ہیں۔ بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور (یعنی حضرت محمد ﷺ) آ گیا ہے اور ایک روشن کتاب (یعنی قرآن مجید) ۝ اللہ اس کے ذریعے ان لوگوں کو جو اس کی رضا کے پیرو ہیں، سلامتی کی راہوں کی ہدایت فرماتا ہے اور انہیں اپنے حکم سے (کفر و جہالت کی) تاریکیوں سے نکال کر (ایمان و ہدایت کی) روشنی کی طرف لے جاتا ہے اور انہیں سیدھی راہ کی سمت ہدایت فرماتا ہے ۝“

الأنعام

۱۴. قَدْ نَعْلَمُ إِنَّهُ لَيَحْزُنُكَ الَّذِي يَقُولُونَ فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَكِنَّ الظَّالِمِينَ بَايَتِ اللَّهَ يَجْحَدُونَ ۝

”(اے حبیب!) بے شک ہم جانتے ہیں کہ وہ (بات) یقیناً آپ کو رنجیدہ کر رہی ہے کہ جو یہ لوگ کہتے ہیں۔ پس یہ آپ کو نہیں جھٹلا رہے لیکن (حقیقت یہ ہے کہ) ظالم لوگ اللہ کی آیتوں سے ہی انکار کر رہے ہیں ۝“

الأعراف

۱۵. الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ ۙ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

” (یہ وہ لوگ ہیں) جو اس رسول (ﷺ) کی پیروی کرتے ہیں جو امی (لقب) نبی ہیں (یعنی دنیا میں کسی شخص سے پڑھے بغیر منجانب اللہ لوگوں کو اخبارِ غیب اور معاش و معاد کے علوم و معارف بتاتے ہیں) جن (کے اوصاف و کمالات) کو وہ لوگ اپنے پاس تو رات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، جو انہیں اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے منع فرماتے ہیں اور ان کے لیے پاکیزہ چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور ان پر پلید چیزوں کو حرام کرتے ہیں اور اُن سے اُن کے بارگراں اور طوق (قیود) - جو اُن پر (نافرمانیوں کے باعث مسلط) تھے - ساقط فرماتے (اور انہیں نعمتِ آزادی سے بہرہ یاب کرتے) ہیں۔ پس جو لوگ اس (برگزیدہ رسول ﷺ) پر ایمان لائیں گے اور ان کی تعظیم و توقیر کریں گے اور ان (کے دین) کی مدد و نصرت کریں گے اور اس نور (قرآن) کی پیروی کریں گے جو ان کے ساتھ اتارا گیا ہے، وہی لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں ۝

الأنفال

۱۶. فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُمْ ۚ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ

۱۵: الأعراف، ۷: ۱۵۷

۱۶: الأنفال، ۸: ۱۷

اللَّهُ رَمَىٰ ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلَاءً حَسَنًا إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝

”(اے سپاہیانِ لشکرِ اسلام!) ان کافروں کو تم نے قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے انہیں قتل کر دیا اور (اے حبیبِ محترم!) جب آپ نے (ان پر سنگریزے) مارے تھے (وہ) آپ نے نہیں مارے تھے بلکہ (وہ تو) اللہ نے مارے تھے اور یہ (اس لیے) کہ وہ اہل ایمان کو اپنی طرف سے اچھے انعامات سے نوازے، بے شک اللہ خوب سننے والا جاننے والا ہے۔“

۱۷. يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِیْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَحْضُلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهُۥ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝

”اے ایمان والو! جب (بھی) رسول (ﷺ) تمہیں کسی کام کے لیے بلائیں جو تمہیں (جاودانی) زندگی عطا کرتا ہے تو اللہ اور رسول (ﷺ) کو فرمانبرداری کے ساتھ جواب دیتے ہوئے (فوراً) حاضر ہو جایا کرو اور جان لو کہ اللہ آدمی اور اس کے قلب کے درمیان (شانِ قربتِ خاصہ کے ساتھ) حائل ہوتا ہے اور یہ کہ تم سب (بالآخر) اسی کی طرف جمع کیے جاؤ گے۔“

۱۸. وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۖ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝

”اور (درحقیقت بات یہ ہے کہ) اللہ کی یہ شان نہیں کہ ان پر عذاب فرمائے درآنحالیکہ (اے حبیبِ مکرم!) آپ بھی ان میں (موجود) ہوں، اور نہ ہی اللہ ایسی حالت میں ان پر عذاب فرمانے والا ہے کہ وہ (اس سے) مغفرت طلب کر رہے ہوں۔“

التوبة

۱۹. قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ نَافَقْتُمْوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسْكَنٌ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۝

”(اے نبی مکرم!) آپ فرمادیں: اگر تمہارے باپ (دادا) اور تمہارے بیٹے (بیٹیاں) اور تمہارے بھائی (بہنیں) اور تمہاری بیویاں اور تمہارے (دیگر) رشتہ دار اور تمہارے اموال جو تم نے (مخت سے) کمائے اور تجارت و کاروبار جس کے نقصان سے تم ڈرتے رہتے ہو اور وہ مکانات جنہیں تم پسند کرتے ہو، تمہارے نزدیک اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) اور اس کی راہ میں جہاد سے زیادہ محبوب ہیں تو پھر انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم (عذاب) لے آئے، اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں فرماتا“

۲۰. وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ سَيُؤْتِينَا اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ إِنَّا إِلَى اللَّهِ رَاغِبُونَ ۝

”اور کیا ہی اچھا ہوتا اگر وہ لوگ اس پر راضی ہو جاتے جو ان کو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) نے عطا فرمایا تھا اور کہتے کہ ہمیں اللہ کافی ہے۔ عنقریب ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اس کا رسول (ﷺ) عطا فرمائے گا۔ بے شک ہم اللہ ہی کی طرف راغب ہیں (اور رسول ﷺ اسی کا واسطہ اور وسیلہ ہے، اس کا دینا بھی اللہ ہی کا دینا ہے۔ اگر یہ عقیدہ رکھتے اور طعنہ زنی نہ کرتے تو یہ بہتر ہوتا)“

۱۹: التوبة، ۹: ۲۴

۲۰: التوبة، ۹: ۵۸، ۵۹

۲۱. يَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضَوْكُمْ وَاللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَنْ يُرْضَوْهُ إِنْ كَانُوا مُؤْمِنِينَ ۝

”مسلمانو! (یہ منافقین) تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تمہیں راضی رکھیں حالانکہ اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) زیادہ حقدار ہے کہ اسے راضی کیا جائے اگر یہ لوگ ایمان والے ہوتے (تو یہ حقیقت جان لیتے اور رسول ﷺ کو راضی کرتے، رسول ﷺ کے راضی ہونے سے ہی اللہ راضی ہو جاتا ہے کیوں کہ دونوں کی رضا ایک ہے)“ ۝

۲۲. خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ ۖ وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝

”آپ ان کے اموال میں سے صدقہ (زکوٰۃ) وصول کیجئے کہ آپ اس (صدقہ) کے باعث انہیں (گناہوں سے) پاک فرمادیں اور انہیں (ایمان و مال کی پاکیزگی سے) برکت بخش دیں اور ان کے حق میں دعا فرمائیں، بے شک آپ کی دعا ان کے لیے (باعثِ) تسکین ہے، اور اللہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے“ ۝

۲۳. لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝

”بے شک تمہارے پاس تم میں سے (ایک با عظمت) رسول (ﷺ) تشریف لائے۔ تمہارا تکلیف و مشقت میں پڑنا ان پر سخت گراں (گزرتا) ہے۔ (اے لوگو!) وہ

۲۱: التوبة، ۹: ۶۲

۲۲: التوبة، ۹: ۱۰۳

۲۳: التوبة، ۹: ۱۲۸

تمہارے لیے (بھلائی اور ہدایت کے) بڑے طالب و آرزو مند رہتے ہیں (اور) مومنوں کے لیے نہایت (ہی) شفیق بے حد رحم فرمانے والے ہیں۔“

یونس

۲۴. قُلْ لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا تَلَوْتُهُ عَلَيْكُمْ وَلَا أَدْرَاكُمْ بِهِ صُلًى فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهِ ۖ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝

”فرما دیجئے: اگر اللہ چاہتا تو نہ ہی میں اس (قرآن) کو تمہارے اوپر تلاوت کرتا اور نہ وہ (خود) تمہیں اس سے باخبر فرماتا، بے شک میں اس (قرآن کے اترنے) سے قبل (بھی) تمہارے اندر عمر (کا ایک حصہ) بسر کر چکا ہوں، سو کیا تم عقل نہیں رکھتے۔“

۲۵. قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا ۖ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ۝

”فرما دیجئے: (یہ سب کچھ) اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کے باعث ہے (جو بعثت محمدی ﷺ کے ذریعے تم پر ہوا ہے) پس مسلمانوں کو چاہئے کہ اس پر خوشیاں منائیں، یہ اس (سارے مال و دولت) سے کہیں بہتر ہے جسے وہ جمع کرتے ہیں۔“

www.MinhajBooks.com

الحجر

۲۶. لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝

۲۴: یونس، ۱۰: ۱۶

۲۵: یونس، ۱۰: ۵۸

۲۶: الحجر، ۱۵: ۷۲

”(اے حبیبِ مکرم!) آپ کی عمرِ مبارک کی قسم، بے شک یہ لوگ (بھی قومِ لوط کی طرح) اپنی بدستی میں سرگرداں پھر رہے ہیں۔“

الإِسْرَاءُ

۲۷. سُبْحَنَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَا الَّذِي بَرَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنَ السَّمَاءِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۝

”وہ ذات (ہر نقص اور کمزوری سے) پاک ہے جو رات کے تھوڑے سے حصہ میں اپنے (محبوب اور مقرب) بندے کو مسجدِ حرام سے (اس) مسجدِ اقصیٰ تک لے گئی جس کے گرد و نواح کو ہم نے بابرکت بنا دیا ہے تاکہ ہم اس (بندہِ کامل) کو اپنی نشانیاں دکھائیں، بے شک وہی خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے۔“

۲۸. وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدُ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ ۚ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا ۝

”اور رات کے کچھ حصہ میں (بھی قرآن کے ساتھ شبِ خیزی کرتے ہوئے) نماز تہجد پڑھا کریں یہ خاص آپ کے لیے زیادہ (کی گئی) ہے، یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا (یعنی وہ مقامِ شفاعتِ عظمیٰ جہاں جملہ اولین و آخرین آپ کی طرف رجوع اور آپ کی حمد کریں گے)۔“

الکھف

۲۹. قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُكُمُ إِلَهُ وَاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ۝

”فرا دیجئے: میں تو صرف (مخلقت ظاہری) بشر ہونے میں تمہاری مثل ہوں (اس کے سوا اور تمہاری مجھ سے کیا مناسبت ہے ذرا غور کرو) میری طرف وحی کی جاتی ہے (بھلا تم میں یہ نوری استعداد کہاں ہے کہ تم پر کلام الہی اتر سکے) وہ یہ کہ تمہارا معبود، معبود یکتا ہی ہے پس جو شخص اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہے تو اسے چاہئے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے“ ۝

طہ

۳۰. طہ ۝ مَا أُنزِلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَىٰ ۝

”طاہا، (حقیقی معنی اللہ اور رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں) ۝ (اے محبوب مکرم!) ہم نے آپ پر قرآن (اس لیے) نازل نہیں فرمایا کہ آپ مشقت میں پڑ جائیں“ ۝

www.MinhajBooks.com

الأنبياء

۳۱. وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ۝

۲۹: الکھف، ۱۸: ۱۱۰

۳۰: طہ، ۲۰: ۲، ۱

۳۱: الأنبياء، ۲۱: ۱۰۷

”اور (اے رسولِ مختشم!) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر۔“

النور

۳۲. لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الَّذِينَ يَتَسَلَّلُونَ مِنْكُمْ لِوَاذًا فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

”(اے مسلمانو!) تم رسول کے بلانے کو آپس میں ایک دوسرے کو بلانے کی مثل قرار نہ دو (جب رسول اکرم ﷺ کو بلانا تمہارے باہمی بلاوے کی مثل نہیں تو خود رسول ﷺ کی ذاتِ گرامی تمہاری مثل کیسے ہو سکتی ہے)، بے شک اللہ ایسے لوگوں کو (خوب) جانتا ہے جو تم میں سے ایک دوسرے کی آڑ میں (دربارِ رسالت ﷺ سے) چپکے سے کھسک جاتے ہیں، پس وہ لوگ ڈریں جو رسول (ﷺ) کے امر (ادب) کی خلاف ورزی کر رہے ہیں کہ (دنیا میں ہی) انہیں کوئی آفت آ پہنچے گی یا (آخرت میں) ان پر دردناک عذاب آن پڑے گا۔“

الشعراء

۳۳. الَّذِي يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ ۝ وَتَقْلُبُكَ فِي السَّجْدِ ۝

”جو آپ کو (رات کی تنہائیوں میں بھی) دیکھتا ہے جب آپ (نمازِ تہجد کے لیے) قیام کرتے ہیں ۝ اور سجدہ گزاروں میں (بھی) آپ کا پلٹنا دیکھتا (رہتا) ہے۔“

الأحزاب

۳۴. النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ وَأُولَٰئُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ إِلَّا أَن تَفْعَلُوا إِلَىٰ أَوْلِيَائِكُمْ مَّعْرُوفًا كَانَ ذَٰلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا ۝

”یہ نبی (مکرم) مومنوں کے ساتھ اُن کی جانوں سے زیادہ قریب اور حقدار ہیں اور آپ کی ازواج (مطہرات) اُن کی مائیں ہیں۔ اور خونی رشتہ دار اللہ کی کتاب میں (دیگر) مومنین اور مہاجرین کی نسبت (تقسیم وراثت میں) ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں سوائے اس کے کہ تم اپنے دوستوں پر احسان کرنا چاہو، یہ حکم کتاب (الہی) میں لکھا ہوا ہے۔“

۳۵. لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ
وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ۝

”فی الحقیقت تمہارے لئے رسول اللہ (ﷺ کی ذات) میں نہایت ہی حسین نمونہ (حیات) ہے ہر شخص کے لئے جو اللہ (سے ملنے) کی اور یومِ آخرت کی امید رکھتا ہے اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرتا ہے۔“

۳۶. مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۖ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝

۳۴: الأحزاب، ۶: ۳۳

۳۵: الأحزاب، ۳۳: ۲۱

۳۶: الأحزاب، ۳۳: ۴۰

”محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں (یعنی سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والے) اور اللہ تعالیٰ سب چیزوں کا جاننے والا ہے (اسے علم ہے کہ ختم رسالت اور ختم نبوت کا وقت آ گیا ہے)“

۳۷. هُوَ الَّذِي يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ط وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيْمًا ۝

”وہی ہے جو تم پر درود بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی، تاکہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لے جائے اور وہ مومنوں پر بڑی مہربانی فرمانے والا ہے“

۳۸. يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ شَٰهِدًا وَّ مُّبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۝ وَ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝

”اے نبی (کریم) بے شک ہم نے آپ کو (حق اور خلق کا) مشاہدہ کرنے والا اور (حسنِ آخرت کی) خوشخبری دینے والا اور (عذابِ آخرت کا) ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے ۝ اور اس کے اذن سے اللہ کی طرف دعوت دینے والا اور منور کرنے والا آفتاب (بنا کر بھیجا ہے)“

۳۹. اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيْمًا ۝

”بے شک اللہ اور اس کے (سب) فرشتے نبی (کریم ﷺ) پر درود بھیجتے

۳۷: الأحزاب، ۳۳: ۴۳

۳۸: الأحزاب، ۳۳: ۴۵، ۴۶

۳۹: الأحزاب، ۳۳: ۵۶

رہتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) اُن پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔“

سبا

۴۰. وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝

”اور (اے حبیبِ مکرم) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر اس طرح کہ (آپ) پوری انسانیت کے لئے خوشخبری سنانے والے اور ڈر سنانے والے ہیں لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔“

فاطر

۴۱. إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ۝

”بے شک ہم نے آپ کو حق و ہدایت کے ساتھ، خوشخبری سنانے والا اور (آخرت کا) ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور کوئی امت (ایسی) نہیں مگر اُس میں کوئی (نذکر کوئی) ڈر سنانے والا (ضرور) گزرا ہے۔“

www.MinhajBooks.com

یس

۴۲. یَسَّ ۝ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ ۝ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝

۴۰: سبا، ۳۴: ۲۸

۴۱: فاطر، ۳۵: ۲۴

۴۲: یس، ۳۶: ۱-۳

”یاسین (حقیقی معنی اللہ اور رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں) ۰ حکمت سے معمور قرآن کی قسم ۰ بے شک آپ ضرور رسولوں میں سے ہیں ۰“

الفتح

۴۳ . اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا ۰ لِيُغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ
وَمَا تَأَخَّرَ وَ يُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَ يَهْدِيكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ۰
وَيَنْصُرَكَ اللَّهُ نَصْرًا عَزِيزًا ۰

”(اے حبیبِ کرم!) بیشک ہم نے آپ کے لئے (اسلام کی) روشن فتح (اور غلبہ) کا فیصلہ فرمادیا۔ (اس لئے کہ آپ کی عظیم جد و جہد کامیابی کے ساتھ مکمل ہو جائے) ۰ تاکہ آپ کی خاطر اللہ آپ کی امت (کے اُن تمام افراد) کی اگلی پچھلی خطائیں معاف فرما دے (جنہوں نے آپ کے حکم پر جہاد کئے اور قربانیاں دیں) (یوں اسلام کی فتح اور امت کی بخشش کی صورت میں) آپ پر اپنی نعمت (ظاہراً و باطناً) پوری فرما دے اور آپ (کے واسطے سے آپ کی امت) کو سیدھے راستہ پر ثابت قدم رکھے ۰ اور اللہ آپ کو نہایت باعزت مدد و نصرت سے نوازے ۰“

۴۴ . اِنَّا ارْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَ مُبَشِّرًا وَ نَذِيرًا ۰ لَتُؤْمِنُنَّ بِاللَّهِ وَ رَسُولِهِ
وَ تُعْزِرُوهُ وَ تُوقِرُوهُ وَ تُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَ اَصِيْلًا ۰ اِنَّ الدِّينَ يُبَايِعُوكَ
اِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ اَيْدِيهِمْ ۚ فَمَنْ نَكَتْ فَاِنَّمَا يَنْكُثْ عَلٰى
نَفْسِهِ ۚ وَ مَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهِ اللّٰهُ فَاَسِيْؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۰

۴۳ : الفتح، ۴۸ : ۱-۳

۴۴ : الفتح، ۴۸ : ۸-۱۰

”بے شک ہم نے آپ کو (روزِ قیامت گواہی دینے کے لیے اعمال و احوالِ امت کا) مشاہدہ فرمانے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے ۵ تاکہ (اے لوگو!) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور ان (کے دین) کی مدد کرو اور ان کی بے حد تعظیم و تکریم کرو، اور (ساتھ) اللہ کی صبح و شام تسبیح کرو ۵ (اے حبیب!) بیشک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر (آپ کے ہاتھ کی صورت میں) اللہ کا ہاتھ ہے۔ پھر جس شخص نے بیعت کو توڑا تو اس کے توڑنے کا وبال اس کی اپنی جان پر ہوگا اور جس نے (اس) بات کو پورا کیا جس (کے پورا کرنے) پر اس نے اللہ سے عہد کیا تھا تو وہ عنقریب اسے بہت بڑا اجر عطا فرمائے گا ۵“

الحجرات

۴۵ . يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْدُمُوا بَيْنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوِيطِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَ أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝ إِنَّ الَّذِينَ ينادونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ۝ وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۖ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

”اے ایمان والو! (کسی بھی معاملے میں) اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) سے

آگے نہ بڑھا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو (کہ کہیں رسول ﷺ کی بے ادبی نہ ہو جائے)، بے شک اللہ (سب کچھ) سننے والا خوب جاننے والا ہے ۵ اے ایمان والو! تم اپنی آوازوں کو نبی مکرم ﷺ کی آواز سے بلند مت کیا کرو اور اُن کے ساتھ اس طرح بلند آواز سے بات (بھی) نہ کیا کرو جیسے تم ایک دوسرے سے بلند آواز کے ساتھ کرتے ہو (ایسا نہ ہو) کہ تمہارے سارے اعمال ہی (ایمان سمیت) غارت ہو جائیں اور تمہیں (ایمان اور اعمال کے برباد ہو جانے کا) شعور تک بھی نہ ہو ۵ بے شک جو لوگ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں (ادب و نیاز کے باعث) اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کے لیے چُن کر خالص کر لیا ہے۔ ان ہی کے لیے بخشش ہے اور اجر عظیم ہے ۵ بیشک جو لوگ آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر (آپ کے بلند مقام و مرتبہ اور آدابِ تعظیم کی) سمجھ نہیں رکھتے ۵ اور اگر وہ لوگ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ خود ہی ان کی طرف باہر تشریف لے آتے تو یہ اُن کے لئے بہتر ہوتا، اور اللہ بڑا بخشنے والا بہت رحم فرمانے والا ہے ۵“

الطور

۴۶. وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ ۝ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُومِ ۝

”اور (اے حبیبِ مکرم! ان کی باتوں سے غمزدہ نہ ہوں) آپ اپنے رب کے حکم کی خاطر صبر جاری رکھئے بیشک آپ (ہر وقت) ہماری آنکھوں کے سامنے (رہتے) ہیں۔ اور آپ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجئے جب بھی آپ کھڑے ہوں ۵ اور رات کے اوقات میں بھی اس کی تسبیح کیجئے اور (پچھلی رات بھی) جب ستارے چھپتے ہیں ۵“

النجم

۴۷. وَالنَّجْمُ إِذَا هَوَىٰ ۖ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ ۚ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ
 الْهَوَىٰ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۚ عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ ۖ ذُو مِرَّةٍ ۔
 فَاسْتَوَىٰ ۚ وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلَىٰ ۚ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّىٰ ۚ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ
 أَدْنَىٰ ۚ فَاوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ ۚ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَىٰ ۚ
 أَفَتُمَرُّونَهُ عَلَىٰ مَا يُرَىٰ ۚ وَلَقَدْ رَأَاهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ ۚ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَىٰ ۚ
 عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَأْوَىٰ ۚ إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَىٰ ۚ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا
 طَغَىٰ ۚ لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَىٰ ۚ

”قسم ہے روشن ستارے (محمد ﷺ) کی جب وہ (چشمِ زدن میں شبِ معراج
 اوپر جا کر) نیچے اترے ۚ تمہیں (اپنی) صحبت سے نوازنے والے (یعنی تمہیں اپنے فیض
 صحبت سے صحابی بنانے والے رسول ﷺ) نہ (کبھی) راہ بھولے اور نہ (کبھی) راہ سے
 بھٹکے ۚ اور وہ (اپنی) خواہش سے کلام نہیں کرتے ۚ اُن کا ارشادِ سرِ اسرار وحی ہوتا ہے جو
 انہیں کی جاتی ہے ۚ ان کو بڑی قوتوں والے (رب) نے (براہِ راست) علم (کامل)
 سے نوازا ۚ جو حسنِ مطلق ہے، پھر اُس (جلوہِ حسن) نے (اپنے) ظہور کا ارادہ فرمایا ۚ اور
 وہ (محمدؐ A شبِ معراجِ عالمِ مکاں کے) سب سے اونچے کنارے پر تھے (یعنی عالمِ خلق
 کی انتہاء پر تھے) ۚ پھر وہ (ربِ العزت اپنے حبیبِ محمد ﷺ سے) قریب ہوا پھر اور
 زیادہ قریب ہو گیا ۚ پھر (جلوہِ حق اور حبیبِ مکرم ﷺ میں صرف) دو کمانوں کی مقدار
 فاصلہ رہ گیا یا (انتہائے قرب میں) اس سے بھی کم (ہو گیا) ۚ پس (اُس خاص مقامِ
 قرب و وصال پر) اُس (اللہ) نے اپنے عبد (محبوب) کی طرف وحی فرمائی جو (بھی)

وجی فرمائی ۰ (اُن کے) دل نے اُس کے خلاف نہیں جانا جو (اُن کی) آنکھوں نے دیکھا ۰ کیا تم ان سے اس پر جھگڑتے ہو کہ جو انہوں نے دیکھا ۰ اور بے شک انہوں نے تو اُس (جلوۂ حق) کو دوسری مرتبہ (پھر) دیکھا (اور تم ایک بار دیکھنے پر ہی جھگڑ رہے ہو) ۰ سِدْرۃ الْمُنْتَهٰی کے قریب ۰ اسی کے پاس جنت المأوٰی ہے ۰ جب نور حق کی تجلیات سِدْرۃ الْمُنْتَهٰی (کو) بھی ڈھانپ رہی تھیں جو کہ (اس پر) سایہ فگن تھیں ۰ اُن کی آنکھ نہ کسی اور طرف مائل ہوئی اور نہ حد سے بڑھی (جس کو ٹکنا تھا اسی پر جمی رہی) ۰ بے شک انہوں نے (معراج کی شب) اپنے رب کی بڑی نشانیاں دیکھیں ۰“

الصف

۴۸. وَاِذْ قَالَ عِيسٰى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِيَّ اِسْرَآئِيْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلِیْ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِیْ اِسْمُہٗ اَحْمَدُ فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْۤا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۝

”اور (وہ وقت بھی یاد کیجئے) جب عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) نے کہا: اے بنی اسرائیل! بے شک میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا (رسول) ہوں، اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اور اُس رسول (مُعْظَم ﷺ کی آمد آمد) کی بشارت سنانے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لا رہے ہیں جن کا نام (آسمانوں میں اس وقت) احمد (ﷺ) ہے، پھر جب وہ (رسول آخر الزماں ﷺ) واضح نشانیاں لے کر اُن کے پاس تشریف لے آئے تو وہ کہنے لگے: یہ تو کھلا جادو ہے ۰“

الجمعة

۴۹. هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَ يُزَكِّيهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝

”وہی ہے جس نے ان پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک (با عظمت) رسول (ﷺ) کو بھیجا وہ اُن پر اُس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں۔ اور اُن (کے ظاہر و باطن) کو پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتے ہیں بے شک وہ لوگ ان (کے تشریف لانے) سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے ۝“

القلم

۵۰. ن وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ۝ مَا أَنْتَ بِمُجْنُونٍ ۝ وَإِنْ لَكَ لَا جَرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ ۝ وَأَنْتَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ ۝

”نون (حقیقی معنی اللہ اور رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں) قلم کی قسم اور اُس (مضمون) کی قسم جو (فرشتے) لکھتے ہیں ۝ (اے حبیبِ مکرم!) آپ اپنے رب کے فضل سے (ہرگز) دیوانے نہیں ہیں ۝ اور بے شک آپ کے لیے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا ۝ اور بے شک آپ عظیم الشان خلق پر قائم ہیں (یعنی آدابِ قرآنی سے مزین اور اخلاقِ الہیہ سے متصف ہیں) ۝“

۵۱. وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَهِينٍ ۝ هَمَّازٍ مَشَّاءٍ بِنَمِيمٍ ۝ مَنَّاعٍ لِلْخِيرِ

مُعْتَدٍ اَتَيْمٍ ۝ عَتَلٍ ۝ بَعْدَ ذَلِكَ رَنِيمٍ ۝ اِنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِينَ ۝

”اور آپ کسی ایسے شخص کی بات نہ مانیں جو بہت قسمیں کھانے والا انتہائی ذلیل ہے ۝ (جو) طعنہ زن، عیب جو (ہے اور) لوگوں میں فساد انگیزی کے لیے چغل خوری کرتا پھرتا ہے ۝ (جو) بھلائی کے کام سے بہت روکنے والا بخیل، حد سے بڑھنے والا سرکش (اور) سخت گنہگار ہے ۝ (جو) بد مزاج درشت خو ہے، مزید برآں بد اصل (بھی) ہے ۝ اس لیے (اس کی بات کو اہمیت نہ دیں) کہ وہ مال دار اور صاحب اولاد ہے ۝“

العن

۵۲. عَلِمَ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا ۝ اِلَّا مَن ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ فَاِنَّهٗ يَسْئَلُكَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۝

” (وہ) غیب کا جاننے والا ہے، پس وہ اپنے غیب پر کسی (عام شخص) کو مطلع نہیں فرماتا ۝ سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے (انہی کو مطلع علی الغیب کرتا ہے کیوں کہ یہ خاصہ نبوت اور معجزہ رسالت ہے)، تو بے شک وہ اس (رسول ﷺ) کے آگے اور پیچھے (علم غیب کی حفاظت کے لیے) نگہبان مقرر فرما دیتا ہے ۝“

المزمل

۵۳. يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ اللَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ نَّصْفَهٗ اَوْ اَنْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۝ اَوْزِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيْلًا ۝

”اے کملی کی جھرمٹ والے (حبیب!) ۝ آپ رات کو (نماز میں) قیام فرمایا

۵۲: الجن، ۷۲: ۲۶، ۲۷

۵۳: المزمل، ۷۳: ۱-۴

کریں مگر تھوڑی دیر (کے لیے) ۰ آدھی رات یا اس سے تھوڑا کم کر دیں ۰ یا اس پر کچھ زیادہ کر دیں اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کریں ۰“

۵۴ . اِنَّا ارْسَلْنَا اِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا ارْسَلْنَا اِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ۝

”بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول (ﷺ) بھیجا ہے جو تم پر (احوال کا مشاہدہ فرما کر) گواہی دینے والا ہے، جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف ایک رسول کو بھیجا تھا“

التکویر

۵۵ . وَمَا هُوَ عَلَىٰ الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ۝

”اور وہ (یعنی نبی اکرم ﷺ) غیب (کے بتانے) پر بالکل بخیل نہیں ہیں (مالکِ عرش نے ان کے لیے کوئی کمی نہیں چھوڑی) ۰“

البلد

۵۶ . لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَوَالِدٍ وَمَا وَلَدَ ۝

”میں اس شہر (مکہ) کی قسم کھاتا ہوں ۰ (اے حبیبِ مکرم!) اس لیے کہ آپ اس شہر میں تشریف فرما ہیں ۰ (اے حبیبِ مکرم! آپ کے) والد (آدم یا ابراہیم علیہما السلام)

۵۴ : المزمّل، ۷۳ : ۱۵

۵۵ : التکویر، ۸۱ : ۲۴

۵۶ : البلد، ۹۰ : ۱-۳

اسلام) کی قسم اور (ان کی) قسم جن کی ولادت ہوئی۔“

الضحیٰ

۵۷. وَالضُّحَىٰ ۝ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ ۝ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ ۝
وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ ۝ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ۝
أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ ۝ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ ۝ وَوَجَدَكَ عَائِلًا
فَأَغْنَىٰ ۝ فَمَنَّ الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ
رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝

”قسم ہے چاشت کے وقت کی (جب آفتاب بلند ہو کر اپنا نور پھیلاتا ہے) ۝
اور قسم ہے رات کی جب وہ چھا جائے ۝ آپ کے رب نے (جب سے آپ کو منتخب فرمایا
ہے) آپ کو نہیں چھوڑا اور نہ ہی (جب سے آپ کو محبوب بنایا ہے) ناراض ہوا ہے ۝ اور
بے شک (ہر) بعد کی گھڑی آپ کے لیے پہلی سے بہتر (یعنی باعثِ عظمت و رفعت)
ہے ۝ اور آپ کا رب غفیر آپ کو (اتنا کچھ) عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں
گے ۝ (اے حبیب!) کیا اس نے آپ کو یتیم نہیں پایا پھر اس نے (آپ کو معزز و مکرم)
ٹھکانا دیا ۝ اور اس نے آپ کو اپنی محبت میں خود رفتہ و گم پایا تو اس نے مقصود تک پہنچا
دیا ۝ اور اس نے آپ کو (وصالِ حق کا) حاجت مند پایا تو اس نے (اپنی لذتِ دید سے
نواز کر ہمیشہ کے لیے ہر طلب سے) بے نیاز کر دیا ۝ سو آپ بھی کسی یتیم پر سختی نہ
فرمائیں ۝ اور (اپنے در کے) کسی منگتے کو نہ جھڑکیں ۝ اور اپنے رب کی نعمتوں کا (خوب)
تذکرہ کریں ۝“

الم نشرح

۵۸. اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ ۝ الَّذِي
اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝

”کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ (انوارِ علم و حکمت اور معرفت کے لیے) کشادہ نہیں فرما دیا ۝ اور ہم نے آپ کا (غم امت کا وہ) بار آپ سے اتار دیا ۝ جو آپ کی پشت (مبارک) پر گراں ہو رہا تھا ۝ اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر (اپنے ذکر کے ساتھ ملا کر دنیا و آخرت میں ہر جگہ) بلند فرما دیا ۝“

الکوثر

۵۹. اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ اِنَّ شَانِئَكَ
هُوَ الْاَبْتَرُ ۝

”بے شک ہم نے آپ کو (ہر خیر و فضیلت میں) بے انتہا کثرت بخشی ہے ۝ پس آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھا کریں اور قربانی دیا کریں (یہ ہدیہ تشکر ہے) ۝ بے شک آپ کا دشمن ہی بے نسل اور بے نام و نشان ہو گا ۝“

www.MinhajBooks.com

بَابُ فِي اقْتِرَانِ ذِكْرِهِ ﷺ بِذِكْرِ رَبِّهِ تَعَالَى

﴿ذکرِ الہی کے ساتھ ذکرِ مصطفیٰ ﷺ متصل کر دیے﴾

جانے کا بیان ﴿﴾

۱/۱. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِي الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

۱: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ثم يصلي على النبي ﷺ ثم يسأل الله له الوسيلة، ۲۸۸/۱، الرقم: ۳۸۴، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل النبي ﷺ، ۵۸۶/۵، الرقم: ۳۶۱۴، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: ما يقول إذا سمع المؤذن، ۱/۱۴۴، الرقم: ۵۲۳، والنسائي في السنن، كتاب: الأذان، باب: الصلاة على النبي ﷺ بعد الأذان، ۲/۲۵، الرقم: ۶۷۸، وفي السنن الكبرى، ۱/۵۱۰، الرقم: ۱۶۴۲، ۱۶/۶، الرقم: ۹۸۷۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۱۶۸، الرقم: ۶۵۶۸، وابن خزيمة في الصحيح، ۱/۲۱۸، الرقم: ۴۱۸، وابن حبان في الصحيح، ۴/۵۸۸، ۵۹۰، الرقم: ۱۶۹۰، ۱۶۹۲۔

”حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو اسی طرح کہو جس طرح وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو پس جو بھی شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے وسیلہ طلب کرو بے شک وسیلہ جنت میں ایک منزل ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف ایک کو ملے گی اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا پس جس نے اس وسیلہ کو میرے لئے طلب کیا اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔“

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابو داؤد، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲/۲. عَنْ فَصَالَةَ بْنِ عُيَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ، فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: عَجَلْ هَذَا، ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ أَوْ لَعَيْرِهِ: إِذَا صَلَّيْتَ أَحَدَكُمْ، فَلْيُبْدِ بِتَحْمِيدِ اللَّهِ وَالشَّاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لِيَدْعُ بَعْدَ بَمَا شَاءَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا

۲: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب:

ما جاء في جامع الدعوات عن النبي ﷺ، ۵/۵۱۷، الرقم: ۳۴۷۷، وأبو

داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: الدعاء، ۲/۷۶، الرقم: ۱۴۸۱،

وأحمد بن حنبل في المسند، ۶/۱۸، الرقم: ۲۳۹۸۲، وابن خزيمة في

الصحيح، ۱/۳۵۱، الرقم: ۷۰۹-۷۱۰، وابن حبان في الصحيح،

۵/۲۹۰، الرقم: ۱۹۶۰، والحاكم في المستدرک، ۱/۴۰۱، الرقم:

۹۸۹، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۸/۳۰۷، الرقم: ۷۹۱، ۷۹۳،

وابن عبد البر في الاستذکار، ۲/۳۲۰۔

حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَا نَعْرِفُ لَهُ عِلَّةً.

”حضرت فضالہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو دورانِ نماز اس طرح دعا مانگتے ہوئے سنا کہ اس نے اپنی دعا میں حضور نبی اکرم ﷺ پر درود نہ بھیجا، اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے عجلت سے کام لیا پھر آپ ﷺ نے اسے اپنے پاس بلایا اور اسے یا اس کے علاوہ کسی اور کو (ازرہ تلقین) فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ وہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بزرگی بیان کرے پھر حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجے پھر اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے، تو اس کی دعا قبول ہوگی۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، ابوداؤد، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ابوعیسیٰ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے اور ہم نے اس حدیث کی سند میں کوئی علت نہیں دیکھی۔

۳/۳. عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَاعِدًا إِذْ دَخَلَ

۳: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في جامع الدعوات عن النبي ﷺ، ۵/۵۱۶، الرقم: ۳۴۷۶، والنسائي في السنن، كتاب: السهو، باب: التمجيد والصلاة على النبي ﷺ في الصلاة، ۳/۴۴، الرقم: ۱۲۸۴، وفي السنن الكبرى، ۱/۳۸۰، الرقم: ۱۲۰۷، وابن خزيمة في الصحيح، ۱/۳۵۱، الرقم: ۷۰۹، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۸/۳۰۷، الرقم: ۷۹۲، ۷۹۴-۷۹۵، وفي الدعاء، ۱/۴۶، الرقم: ۸۹-۹۰، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۳۱۹، الرقم: ۲۵۴۴، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰/۱۵۵۔

رَجُلٌ فَصَّلَى فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، اَغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: عَجِلْتَ، اَيُّهَا الْمُصَلِّي، اِذَا صَلَّيْتَ، فَقَعَدْتَ، فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ، وَصَلِّ عَلَيَّ، ثُمَّ اَدْعُهُ قَالَ: ثُمَّ صَلِّ رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذَلِكَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: اَيُّهَا الْمُصَلِّي، اَدْعُ تَجِبْ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ خُرَيْمَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْمُنْذَرِيُّ: حَدِيثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: فِيهِ رُشْدَيْنِ بَنِ سَعْدٍ حَدِيثُهُ فِي الرَّقَاقِ مَقْبُولٌ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

”حضرت فضالہ بن عبید ؓ سے روایت ہے ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے کہ اچانک ایک شخص آیا اور اس نے نماز ادا کی اور یہ دعا مانگی: ”اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔“ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے نمازی! تو نے جلدی کی جب نماز پڑھ چکو تو (سکون سے) بیٹھ جایا کرو، پھر اللہ تعالیٰ کے شایان شان اس کی حمد و ثنا کرو، اور پھر مجھ پر درود و سلام بھیجو اور پھر دعا مانگو۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر ایک اور شخص نے نماز ادا کی، تو اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی، اور حضور نبی اکرم ﷺ پر درود و سلام بھیجا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے نمازی! (اپنے رب) سے مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے اور امام منذری نے بھی اسے حسن قرار دیا ہے اور امام بیہقی نے فرمایا کہ اس کی سند میں رشید بن سعد ہیں جن کی روایات رقاق میں مقبول ہیں اور بقیہ تمام رجال بھی ثقہ ہیں۔

٤/٤. عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أَوْ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَسْلِمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ فَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهَ وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ الرَّازِيُّ: قَالَ أَبُو زُرْعَةَ: عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ وَأَبِي أُسَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَصَحُّ. وَقَالَ الْمُنَاوِيُّ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَسْلِمْ نُدْبًا مُّوَكَّدًا أَوْ وَجُوبًا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ لِأَنَّ الْمَسَاجِدَ مَحَلُّ الذِّكْرِ وَالسَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنْهُ.

”حضرت ابو حمید الساعدی یا ابو حمید الانصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہئے کہ حضور نبی اکرم ﷺ پر سلام بھیجے پھر کہے: اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول

٤: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: فيما يقوله الرجل عند دخوله المسجد، ١/٢٦، الرقم: ٤٦٥، وابن ماجه في السنن، كتاب: المساجد والجماعات، باب: الدعاء عند دخول المسجد، ١/٢٥٤، الرقم: ٧٧٢، والدارمي في السنن، ١/٣٧٧، الرقم: ١٣٩٤، وابن حبان في الصحيح، ٥/٣٩٧، الرقم: ٢٠٤٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٤١-٤٤٢، الرقم: ٤١١٥، ٤١١٧، وفي السنن الصغرى، ١/٣٠٢، الرقم: ٥٠٨-٥٠٩، والحاكم في شعار أصحاب الحديث، ١/٥٩، الرقم: ٧٦، والطبراني في الدعاء، ١/١٥٠، الرقم: ٤٢٦، وأبو عوانة في المسند، ١/٤١٤، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٣٠١، الرقم: ١١٨٨، والمنائوي في فيض القدير، ١/٣٣٦، والرازي في علل الحديث، ١/١٧٨، الرقم: ٥٠٩.

دے اور جب مسجد سے باہر نکلے تو کہے: اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔“

اس حدیث کو امام ابو داؤد، ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے۔ امام ابو حاتم الرازی نے بیان کیا کہ امام ابو زرہ نے فرمایا: حضرت ابو حمید اور ابو اسید رضی اللہ عنہما دونوں سے مروی روایت صحیح تر ہوتی ہیں۔ اور امام مناوی نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے استسما، تاکیداً اور وجوہاً، حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرنا چاہئے کیونکہ مساجد ذکر کرنے کی جگہ ہیں اور حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرنا بھی ذکر الہی ہی ہے۔“

۵/۵. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنِّي أَنَا جَبْرِيلُ، فَقَالَ: إِنَّ رَبِّي وَرَبَّكَ يَقُولُ لَكَ: كَيْفَ رَفَعْتَ ذِكْرَكَ؟ قَالَ: اللَّهُ أَعْلَمُ. قَالَ: إِذَا ذُكِرْتَ ذُكِرْتَ مَعِيَ. رَوَاهُ ابْنُ جَبَانَ وَأَبُو يَعْلَى وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

۵: أخرجه ابن جبان في الصحيح، ۱۷۵/۸، الرقم: ۳۳۸۲، وأبو يعلى في المسند، ۵۲۲/۲، الرقم: ۱۳۸۰، والخلال في السنة، ۲۶۲/۱، الرقم: ۳۱۸، والديلمي في مسند الفردوس، ۴/۴، الرقم: ۷۱۷۶، والطبري في جامع البيان، ۲۳۵/۳۰، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۵۲۵/۴، والهيثمي في موارد الظمان، ۴۳۹/۱، وفي مجمع الزوائد، ۲۵۴/۸، والعسقلاني في فتح الباري، ۷۱۲/۸، والمناوي في فيض القدير، ۹۸/۱، والأندلسي في تحفة المحتاج، ۳۰۶/۱، والخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي، ۷۰/۲، الرقم: ۱۲۱۱، والسمعي في أدب الاملا والاستملاء، ۵۲/۱، والهندي في كنز العمال، ۲۲۷۸/۱، الرقم: ۳۱۸۹۱۔

”حضرت ابوسعید خدری ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور عرض کیا: تحقیق میرے اور آپ کے رب نے آپ کے لئے پیغام بھیجا ہے کہ میں نے آپ کا ذکر کیسے بلند کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے تو جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے حبیب!) جب بھی میرا ذکر ہوگا تو (ہمیشہ) میرے ساتھ آپ کا بھی ذکر ہوگا۔“

اسے امام ابن حبان اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے اس کی اسناد حسن ہیں۔

٦/٦. عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ؓ قَالَ: كَانَ أَبُو طَالِبٍ إِذَا رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:

وَشَقَّ لَهُ مِنْ اسْمِهِ لُبِجَلَهُ

فَذُو الْعَرْشِ مُحَمَّدٌ وَهَذَا مُحَمَّدٌ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّغِيرِ وَابْنُ حَبَّانَ وَأَبُو نُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت علی بن زید ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطالب جب حضور نبی اکرم ﷺ کو تکتے تو یہ شعر گنگماتے:

٦: أخرجه البخاري في التاريخ الصغير، ١/١٣، الرقم: ٣١، وابن حبان في

الثقات، ١/٤٢، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١/٤١، والبيهقي في دلائل

النبوة، ١/١٦٠، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٩/١٥٤، والعسقلاني في

الإصابة، ٧/٢٣٥، وفي فتح الباري، ٦/٥٥٥، وابن عساكر في تاريخ

مدينة دمشق، ٣/٣٢-٣٣، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن،

١/١٣٣، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٥٢٦، والسيوطي في

الخصائص الكبرى، ١/١٣٤، والزرقاني في شرحه على الموطأ،

٤/٥٥٧، والعظيم آبادي في عون المعبود، ٣/١٨٩۔

”اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی تکریم کی خاطر آپ کا نام اپنے نام سے نکالا ہے، پس عرش والا (اللہ تعالیٰ) محمود اور یہ (حبیب) محمد مصطفیٰ ہیں۔“

اس حدیث کو امام بخاری نے التاریخ الصغیر، میں، امام ابن حبان، ابویعم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۷/۷. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَمَّا افْتَرَفَ آدَمُ الْخَطِيئَةَ قَالَ: يَا رَبِّ، أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لِمَا غَفَرْتَ لِي فَقَالَ اللَّهُ: يَا آدَمُ، وَكَيْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا وَلَمْ أَخْلُقْهُ؟ قَالَ: يَا رَبِّ، لِأَنَّكَ لَمَّا خَلَقْتَنِي بِيَدِكَ، وَنَفَخْتَ فِيَّ مِنْ رُوحِكَ، رَفَعْتَ رَأْسِي فَرَأَيْتُ عَلَى قَوَائِمِ الْعَرْشِ مَكْتُوبًا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَعِلِمْتُ أَنَّكَ لَمْ تُضِفْ إِلَيَّ اسْمَكَ إِلَّا أَحَبَّ الْخَلْقِ إِلَيْكَ، فَقَالَ اللَّهُ: صَدَقْتَ يَا آدَمُ، إِنَّهُ لِأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَيَّ، أَدْعُنِي بِحَقِّهِ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ، وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُكَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ عَسَاكِرَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۷: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۶۷۲/۲، الرقم: ۴۲۲۸، والبيهقي في دلائل النبوة، ۴۸۹/۵، والقاضي عياض في الشفاء، ۲۲۷/۱، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۴۳۷/۷، وابن تيمية في مجموع الفتاوى، ۱۵۰/۲، وفي قاعدة جلية في التوسل والوسيلة: ۸۴، وابن كثير في البداية والنهاية، ۱/ ۱۳۱، ۲/ ۲۹۱، ۶/ ۱، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ۶/ ۱، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ۱۳۰/ ۱، الرقم: ۲۰۶۔

وذكر العلامة ابن تيمية: عَنْ مَيْسَرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَتَى كُنْتُ نَبِيًّا؟ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْأَرْضَ، وَاسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ، وَخَلَقَ الْعَرْشَ، كَتَبَ عَلَى سَاقِ الْعَرْشِ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمُ النَّبِيِّاءِ. وَخَلَقَ اللَّهُ الْجَنَّةَ الَّتِي أَسْكَنَهَا آدَمَ وَحَوَّاءَ، فَكَتَبَ اسْمِي عَلَى الْأَبْوَابِ وَالْأُورَاقِ وَالْقَبَابِ وَالْخِيَامِ وَآدَمَ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ، فَلَمَّا أَحْيَاهُ اللَّهُ تَعَالَى، نَظَرَ إِلَى الْعَرْشِ، فَرَأَى اسْمِي، فَخَبَّرَهُ اللَّهُ أَنَّهُ سَيِّدٌ وَلَدَكَ، فَلَمَّا غَرَّهُمَا الشَّيْطَانُ تَابَا وَاسْتَشْفَعَا بِاسْمِي إِلَيْهِ.

”حضرت عمر بن خطاب ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب حضرت آدم ؑ سے خطا سرزد ہوئی، تو انہوں نے (بارگاہ الہی میں) عرض کیا: اے پروردگار! میں تجھ سے محمد (ﷺ) کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما، اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تو نے محمد ﷺ کو کس طرح پہچان لیا حالانکہ ابھی تک تو میں نے انہیں (ظاہراً) پیدا بھی نہیں کیا؟ حضرت آدم ؑ نے عرض کیا: اے پروردگار! جب تو نے اپنے دستِ قدرت سے مجھے تخلیق کیا اور اپنی روح میرے اندر پھونکی، میں نے اپنا سر اٹھایا تو عرش کے ہرستون پر ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ“ لکھا ہوا دیکھا۔ تو میں نے جان لیا کہ تیرے نام کے ساتھ اسی کا نام ہو سکتا ہے جو تمام مخلوق میں سب سے زیادہ تجھے محبوب ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تو نے سچ کہا ہے کہ مجھے ساری مخلوق میں سے سب سے زیادہ محبوب وہی ہیں، اب جبکہ تم نے ان کے وسیلے سے مجھ سے دعا کی ہے تو میں نے تجھے معاف فرما دیا اور اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔“

اس حدیث کو امام حاکم، بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

”علامہ ابن تیمیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت میسرہ رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ کو نبوت کب ملی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (میں اس وقت بھی نبی تھا) جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا اور پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور اس نے اسے سات آسمانوں میں تقسیم کر دیا، پھر اللہ تعالیٰ نے عرش کو تخلیق کیا اور اس کی پیشانی پر لکھا: مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَاتَمُ النَّبِيِّاءِ، ”محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔“ پھر اللہ تعالیٰ نے جنت کو تخلیق کیا کہ جہاں اس نے حضرت آدم و حوا (علیہما السلام) کو بسایا تھا، تو جنت کے دروازوں، درختوں کے پتوں، خیموں اور محلات پر میرا نام لکھا۔ اس وقت تک حضرت آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم کے درمیانی مرحلہ میں تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا فرمایا تو انہوں نے عرش پر میرا نام لکھا ہوا دیکھا، تب اللہ تعالیٰ نے انہیں خبر دی کہ (اے آدم!) محمد (ﷺ) تیری اولاد کے سردار ہیں۔ اس لیے جب شیطان نے انہیں بہکایا تو انہوں نے توبہ کی اور معافی کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میرے نام کا وسیلہ اختیار کیا۔“

۸/۸. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَمَّا أَذْنَبَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الذَّنْبَ الَّذِي أَذْنَبَهُ، رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى الْعَرْشِ فَقَالَ: أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ ﷺ إِلَّا غَفَرْتَ لِي، فَأَوْحَى إِلَيْهِ: وَمَا مُحَمَّدٌ؟

۸: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ۱۸۲/۲، الرقم: ۹۹۲، وفي المعجم الأوسط، ۳۱۳/۶، الرقم: ۶۵۰۲، ابن تيمية في مجموع الفتاوى، ۱۵۱/۲، والهيثمى في مجمع الزوائد، ۲۵۳/۸، والسيوطي في جامع الأحاديث، ۹۴/۱۱۔

وَمَنْ مُحَمَّدٌ؟ فَقَالَ: تَبَارَكَ اسْمُكَ، لَمَّا خَلَقْتَنِي، رَفَعْتَ رَأْسِي إِلَى عَرْشِكَ، فَرَأَيْتُ فِيهِ مَكْتُوبًا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَعْظَمَ عِنْدَكَ قَدْرًا مِنِّي جَعَلْتَ اسْمَهُ مَعَ اسْمِكَ، فَأَوْحَى اللَّهُ ﷻ إِلَيَّ: يَا آدَمُ، إِنَّهُ آخِرُ النَّبِيِّينَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ، وَإِنَّ أُمَّتَهُ آخِرُ الْأُمَمِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ، وَلَوْلَاهُ، يَا آدَمُ، مَا خَلَقْتُكَ.
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

وذكر العلامة ابن تيمية: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَلَمَّا أَصَابَ آدَمَ الْخَطِيئَةُ، رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: يَا رَبِّ، بِحَقِّ مُحَمَّدٍ إِلَّا غَفَرْتَ لِي، فَأَوْحَى إِلَيَّ: وَمَا مُحَمَّدٌ؟ وَمَنْ مُحَمَّدٌ؟ فَقَالَ: يَا رَبِّ، إِنَّكَ لَمَّا أَتَمَمْتَ خَلْقِي، رَفَعْتَ رَأْسِي إِلَى عَرْشِكَ، فَإِذَا عَلَيْهِ مَكْتُوبٌ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ أَكْرَمُ خَلْقِكَ عَلَيْكَ، إِذْ قَرَنْتَ اسْمَهُ مَعَ اسْمِكَ، فَقَالَ: نَعَمْ، قَدْ غَفَرْتَ لَكَ، وَهُوَ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ، وَلَوْلَاهُ مَا خَلَقْتُكَ.

”حضرت عمر بن خطاب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب حضرت آدم رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے (بغیر ارادہ کے) لغزش سرزد ہوئی تو انہوں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور عرض گزار ہوئے: (یا اللہ!) اگر تو نے مجھے معاف نہیں کیا تو میں (تیرے محبوب) محمد مصطفیٰ ﷺ کے وسیلہ سے تجھ سے سوال کرتا ہوں (کہ تو مجھے معاف فرما دے) تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: (اے آدم!) محمد مصطفیٰ کون ہیں؟ حضرت آدم رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نے عرض کیا: (اے مولا!) تیرا نام پاک ہے، جب تو نے مجھے پیدا کیا تو میں

نے اپنا سرتیرے عرش کی طرف اٹھایا وہاں میں نے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ“ لکھا ہوا دیکھا، لہذا میں جان گیا کہ یہ ضرور کوئی بڑی عظیم المرتبت ہستی ہے، جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ ملایا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: ”اے آدم! وہ (محمد ﷺ) تمہاری نسل میں سے آخری نبی ہیں، اور ان کی امت بھی تمہاری نسل کی آخری امت ہوگی، اور اگر وہ نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

”علامہ ابن تیمیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام سے (نادانستگی میں) خطا سرزد ہوگئی، تو انہوں نے (توبہ کے لیے) اپنا سراٹھایا اور عرض کیا: اے میرے رب! میں محمد ﷺ کے توسل سے تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ تو میری خطا معاف کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی طرف وحی کی: محمد ﷺ کیا ہیں؟ محمد ﷺ کون ہیں؟ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی: مولا! جب تو نے میری تخلیق کو مکمل کیا تو میں نے اپنا سرتیرے عرش کی طرف اٹھایا تو اس پر لکھا ہوا تھا: ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ“ تو میں جان گیا بے شک وہ تیری مخلوق میں سب سے بڑھ کر عزت و مرتبہ والے ہیں۔ تبھی تو، تو نے ان کا نام اپنے نام کے ساتھ جوڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں اور میں نے (اُن کے وسیلے سے بخشش مانگنے پر) تمہاری مغفرت فرما دی ہے اور وہ تمہاری نسل سے آخری نبی ہوں گے، اور اگر وہ نہ ہوتے تو میں تمہیں بھی پیدا نہ کرتا۔“

۹/۹. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: نَزَلَ آدَمُ بِالْهِنْدِ

۹: أخرجه أبو نعیم فی حلیۃ الأولیاء، ۱۰۷/۵، والدیلمی فی مسند

الفردوس، ۲۷۱/۴، الرقم: ۶۷۹۸، وابن عساکر فی تاریخ مدینۃ دمشق،

- ۴۳۷/۷

وَأَسْتَوْحَشَ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ فَنَادَى بِالْأَذَانِ: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَرَّتَيْنِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ مَرَّتَيْنِ، قَالَ آدَمُ: مَنْ مُحَمَّدٌ؟ قَالَ: آخِرُ وَلَدِكَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ.

رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَالِدِّيْلَمِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام ہند میں نازل ہوئے اور (نزل کے بعد) انہوں نے وحشت محسوس کی تو (ان کی وحشت و تنہائی دور کرنے کے لئے) جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور اذان دی: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دو مرتبہ کہا، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ دو مرتبہ کہا تو حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت کیا: محمد (ﷺ) کون ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: آپ کی اولاد میں سے آخری نبی ﷺ۔“

اس حدیث کو امام ابو نعیم، ابن عساکر اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۱۰/۱۰. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: قُلْتُ: فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي، أَيْنَ كُنْتُ وَآدَمُ فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ: قَتَبَسَمَ حَتَّى بَدَتْ ثَنَائِيَاهُ (وفي رواية: نَوَاجِذُهُ) ثُمَّ قَالَ: كُنْتُ فِي صُلْبِهِ وَرُكْبَ بِي السَّفِينَةِ فِي صُلْبِ أَبِي نُوحٍ، وَقُذِفَ بِي فِي صُلْبِ إِبْرَاهِيمَ، لَمْ يَلْتَقِ أَبَوَايَ قَطُّ عَلَى سَفَاحٍ، لَمْ يَزَلِ اللَّهُ تَعَالَى يَنْقُلُنِي مِنَ الْأَصْلَابِ الْحَسَنَةِ

۱۰: أخرجه ابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، ۴۰۸/۳، والسيوطي في الدر

المنثور، ۳۳۲/۶، وابن كثير في البداية والنهاية، ۲۵۸/۲، والمنأوي في

فيض القدير، ۴۳۷/۳۔

إِلَى الْأَرْحَامِ الطَّاهِرَةِ، صِفَتِي مَهْدِي لَا يَتَشَعَّبُ شَعْبَانِ إِلَّا كُنْتُ فِي خَيْرِهِمَا قَدْ أَخَذَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِالنَّبُوَّةِ مِثَاقِي، وَبِالْإِسْلَامِ عَهْدِي. وَبُشِّرَ فِي النَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ ذِكْرِي. وَبَيْنَ كُلِّ نَبِيٍّ صِفَتِي. تُشْرِقُ الْأَرْضُ بِنُورِي. وَالْعَمَامُ لَوْجْهِي. وَعَلَّمَنِي كِتَابَهُ وَرَوَى بِي سَحَابُهُ، وَشَقَّ لِي اسْمًا مِنْ أَسْمَائِهِ: فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُودٌ وَأَنَا مُحَمَّدٌ، وَوَعَدَنِي يُحِبُّونِي بِالْحَوْضِ وَالْكَوْثَرِ، وَأَنْ يَجْعَلَنِي أَوَّلَ شَافِعٍ، وَأَوَّلَ مُشْفَعٍ، ثُمَّ أَخْرَجَنِي مِنْ خَيْرِ قَرْنٍ لِأُمَّتِي، وَهُمْ الْحَمَادُونَ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ كَثِيرٍ وَالسَّيُوطِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ اس وقت کہاں تھے، جب حضرت آدم علیہ السلام جنت میں تھے؟ وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ تبسم کناں ہوئے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دندان مبارک نظر آنے لگے پھر فرمایا: میں ان (یعنی حضرت آدم علیہ السلام) کی پشت میں تھا، اور اپنے باپ حضرت نوح علیہ السلام کی پشت میں مجھے کشتی پر سوار کیا گیا، اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پشت میں (میرا نور) ڈالا گیا۔ میرے والدین (آباء و اجداد) کبھی بھی بغیر نکاح کے نہیں ملے۔ اللہ تعالیٰ مجھے ہمیشہ پاک صلہوں سے پاک رحموں میں منتقل فرماتا رہا۔ تورات و انجیل میں میرے ذکر کی خوشخبری سنائی گئی۔ ہر نبی نے میری صفات بیان کیں۔ میرے نور کی وجہ سے صبح روشن ہوئی، اور بادل میری وجہ سے سایہ فگن ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے اسماء حسنی میں سے نام عطا کیا، سو وہ عرش والا محمود ہے اور میں محمد ہوں، اور (اللہ تعالیٰ نے) حوض کوثر کا میرے لئے وعدہ فرمایا، اور یہ کہ مجھے سب سے پہلے شفاعت کرنے والا بنایا، اور میں ہی

وہ پہلا شخص ہوں گا جس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ پھر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی امت کے بہترین زمانے میں پیدا فرمایا، میری امت کے لوگ اللہ کی ثناء بیان کرنے والے ہیں۔ وہ نیکی کا حکم اور بدی سے روکنے والے ہیں۔“

اس حدیث کو امام ابن عساکر، ابن کثیر اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

۱۱/۱۱ . عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَيُّ بُنَيَّ، فَكُلَّمَا ذَكَرْتُ اللَّهَ فَادُّكُرُ إِلَى جَنْبِهِ اسْمُ مُحَمَّدٍ ﷺ، فَإِنِّي رَأَيْتُ اسْمَهُ مَكْتُوبًا عَلَى سَاقِ الْعَرْشِ، وَأَنَا بَيْنَ الرُّوحِ وَالطِّينِ، كَمَا أَنِّي طُفْتُ السَّمَاوَاتِ، فَلَمْ أَرِ فِي السَّمَاوَاتِ مَوْضِعًا إِلَّا رَأَيْتُ اسْمَ مُحَمَّدٍ ﷺ مَكْتُوبًا عَلَيْهِ وَأَنَّ رَبِّي أَسْكَنَنِي الْجَنَّةَ، فَلَمْ أَرِ فِي الْجَنَّةِ قَصْرًا وَلَا عُرْفَةً إِلَّا اسْمَ مُحَمَّدٍ ﷺ مَكْتُوبًا عَلَيْهِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ اسْمَ مُحَمَّدٍ ﷺ مَكْتُوبًا عَلَى نُحُورِ الْعَيْنِ، وَعَلَى وَرَقِ قَصَبِ آجَامِ الْجَنَّةِ، وَعَلَى وَرَقِ شَجَرَةِ طُوبَى، وَعَلَى وَرَقِ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى، وَعَلَى أَطْرَافِ الْحُجُبِ، وَبَيْنَ أَعْيُنِ الْمَلَائِكَةِ، فَأَكْثَرُ ذِكْرِهِ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَذْكُرُهُ فِي كُلِّ سَاعَاتِهَا. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَالسَّيُوطِيُّ.

”حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے بیٹے، تو جب کبھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو اس کے ساتھ حضور نبی اکرم ﷺ کے نام کا بھی ذکر کرو، پس بے شک میں نے محمد مصطفیٰ ﷺ کا اسم گرامی عرش کے پایوں پر

۱۱: أخرجه ابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، ۲۳/۲۸۱، والسيوطي في

الخصائص الكبرى، ۱۲/۱۔

لکھا ہوا پایا، در آنحالیکہ میں روح اور مٹی کے درمیانی مرحلہ میں تھا، جیسا کہ (روح پھونکنے جانے کے بعد) میں نے تمام آسمانوں کا طواف کیا اور کوئی جگہ ان آسمانوں میں ایسی نہ پائی جہاں میں نے اسم ”محمد ﷺ“ لکھا ہوا نہ دیکھا ہو، بے شک میں حور عین کے گلوں پر، جنت کے محلات کے بانسوں کے پتوں پر، طوبیٰ درخت کے پتوں پر، سدرۃ المنتہیٰ کے پتوں پر، دربانوں کی آنکھوں پر، اور فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان بھی اسم ”محمد ﷺ“ لکھا ہوا دیکھا، پس تم بھی کثرت سے ان کا ذکر کیا کرو، بے شک ملائکہ ہر گھڑی ان کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔“

اس حدیث کو امام ابن عساکر اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۱۲ . عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾، [ألم نشرح، ۹۴: ۴]، قَالَ: يَقُولُ لَهُ: لَا ذِكْرُكَ إِلَّا ذُكِّرْتَ مَعِيَ فِي الْأَذَانِ، وَالْإِقَامَةِ، وَالْتَّشَهُدِ، وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمَنَابِرِ، وَيَوْمَ الْفِطْرِ، وَيَوْمَ الْأَضْحَى، وَأَيَّامَ التَّشْرِيقِ، وَيَوْمَ عَرَفَةَ، وَعِنْدَ الْجِمَارِ، وَعَلَى الصَّافَا وَالْمَرْوَةِ، وَفِي خُطْبَةِ النِّكَاحِ، وَفِي مَشَارِقِ

۱۲: أخرجه القرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ۱۰۶/۲۰، والبغوي في معالم التنزيل، ۵۰۲/۴، والطبري في جامع البيان، ۲۳۵/۳۰، والشافعي في أحكام القرآن، ۵۸/۱، والسيوطي في الدر المنثور، ۵۴۷/۸-۵۴۹، والصنعاني في تفسير القرآن، ۳۸۰/۳، والثعلبي في الجواهر الحسان، ۴۲۴/۴، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۵۲۵/۴، وابن الجوزي في زاد المسير، ۱۶۳/۹، والشوكان في فتح القدير، ۴۶۳/۵، والواحد في الوجيز في تفسير الكتاب العزيز، ۱۲۱۲/۲، والآلوسي في روح المعاني، ۱۶۹/۳۰، والسيوطي في الإتقان، ۱۲۸/۱، ۵۳۶/۲۔

الْأَرْضِ وَمَعَارِبِهَا، وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا عَبْدَ اللَّهِ جَلَّ ثَنَاهُ، وَصَدَّقَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَكُلِّ شَيْءٍ، وَلَمْ يَشْهَدْ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، لَمْ يَنْتَفِعْ بِشَيْءٍ، وَكَانَ كَافِرًا. أَخْرَجَهُ الْقُرْطُبِيُّ وَنَحْوُهُ الْبَغَوِيُّ وَالطَّبْرِيُّ وَغَيْرُهُمْ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ”اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر (اپنے ذکر کے ساتھ ملا کر دنیا و آخرت میں ہر جگہ) بلند فرما دیا۔“ کی تفسیر میں مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے فرمایا: (اے حبیب!) اذان میں، اقامت میں، تشہد میں، جمعہ کے دن منبروں پر، عید الفطر کے دن، (خطبوں میں) ایام تشریق میں، عرفہ کے دن، مقام جمرہ پر، صفا و مروہ پر، خطبہ نکاح میں (الغرض) مشرق و مغرب میں جب بھی میرا ذکر کیا جائے گا تو تیرا ذکر بھی میرے ذکر کے ساتھ شامل ہوگا اور اللہ تعالیٰ (نے فرمایا کہ اس) کا کوئی بندہ (رات دن) اگر اس کی حمد و ثناء بیان کرے اور جنت و دوزخ کے ساتھ ساتھ (باقی ہر ایک ارکان اسلام کی بھی) گواہی دے مگر یہ اقرار نہ کرے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ کے رسول ہیں تو وہ ہرگز ذرہ برابر بھی نفع نہیں پائے گا اور مطلق کافر (کا کافر) ہی رہے گا۔“

اسے امام قرطبی اور اسی کی مثل امام بغوی، طبری وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

۱۳/۱۳ . وَقَالَ أَبُو الْعَبَّاسِ هَارُونُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْهَاشِمِيُّ: مَنْ رَدَّ فَضْلَ النَّبِيِّ ﷺ، فَهُوَ عِنْدِي زَنْدِيقٌ لَا يُسْتَأَب، وَيُقْتَلُ لِأَنَّ اللَّهَ ﷻ قَدْ فَضَّلَهُ ﷺ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ اللَّهِ ﷻ قَالَ: لَا أُذْكَرُ إِلَّا ذِكْرَتٌ مَعِي، وَيُرْوَى فِي قَوْلِهِ: ﴿لَعَمْرُكَ﴾، [الحجر، ۱۵: ۷۲]، قَالَ: يَا

مُحَمَّدٌ، لَوْلَاكَ، مَا خَلَقْتُ آدَمَ.

رَوَاهُ ابْنُ يَزِيدَ الْحَلَالُ (۲۳۴-۳۱۱ھ) وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

”حضرت ابو عباس ہارون بن العباس الہاشمی ؓ نے فرمایا کہ جس شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی فضیلت کا انکار کیا، میرے نزدیک وہ زندیق (دمرتد) ہے، اس کی توبہ بھی قبول نہیں کی جائے گی، اور اسے قتل کیا جائے گا، کیونکہ بے شک اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر فضیلت عطا فرمائی، اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ”(اے محبوب!) میرا ذکر کبھی آپ کے ذکر کے بغیر نہیں کیا جائے گا۔“ اور اس فرمان الہی: (اے حبیب مکرم!) آپ کی عمر مبارک کی قسم!“ کی تفسیر میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد مصطفیٰ! اگر آپ کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں حضرت آدم کو بھی پیدا نہ کرتا۔“

اسے امام ابن یزید خلیل (۲۳۴-۳۱۱ھ) نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

www.MinhajBooks.com

بَابُ فِي فَضْلِ إِنْشَادِ مَدِيحَةِ النَّبِيِّ ﷺ

﴿نعتِ مصطفیٰ ﷺ پڑھنے کی فضیلت کا بیان﴾

۱/۱۴. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِحَسَّانَ: إِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: هَجَاهُمْ حَسَّانُ، فَشَفَى وَاشْتَفَى. قَالَ حَسَّانُ:

هَجَوْتُ مُحَمَّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ وَعِنْدَ اللَّهِ فِي ذَاكَ الْجَزَاءُ
هَجَوْتُ مُحَمَّدًا بَرًّا حَنِيفًا رَسُولَ اللَّهِ شِيْمَتُهُ الْوَفَاءُ
فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعَرُضِي لِعَرَضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وَقَاءُ

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: من أحب أن لا يسب نبيه، ۱/۲۹۹، الرقم: ۳۳۳۸، وفي كتاب: المغازي، باب: حديث الإفك، ۱/۱۵۲۳، الرقم: ۳۹۱۴، وفي كتاب: الأدب، باب: هجاء المشركين، ۵/۲۲۷۸، الرقم: ۵۷۹۸، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل حسان بن ثابت رضي الله عنه، ۴/۱۹۳۴-۱۹۳۵، الرقم: ۲۴۸۹-۲۴۹۰، وابن حبان في الصحيح، ۱۳/۱۰۳، الرقم: ۵۷۸۷، وأبو يعلى في المسند، ۷/۳۴۱، الرقم: ۴۳۷۷، وابن أبي شيبه في المصنف، ۵/۲۷۳، الرقم: ۲۶۰۲۱، والحاكم في المستدرک، ۳/۵۵۵، الرقم: ۶۰۶۳، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۰/۲۳۸، والطبراني في المعجم الكبير، ۴/۳۸، الرقم: ۳۵۸۲، والبغوي في شرح السنة، ۱۲/۳۷۷، الرقم: ۳۴۰۸-

مَتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: (اے حسان) جب تک تم اللہ ﷻ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ان کا دفاع کرتے رہو گے روح القدس (جبرائیل علیہ السلام) تمہاری تائید کرتے رہیں گے، نیز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ حسان نے کفار قریش کی ہجو کر کے مسلمانوں کو شفا دی (یعنی ان کا دل ٹھنڈا کر دیا) اور اپنے آپ کو شفا دی (یعنی اپنا دل ٹھنڈا کیا) حضرت حسان نے (کفار کی ہجو میں) کہا:

”تم نے محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہجو کی، تو میں نے آپ ﷺ کی طرف سے جواب دیا ہے اور اس کی اصل جزا اللہ ﷻ ہی کے پاس ہے۔“

”تم نے محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہجو کی، جو نیک اور ادیانِ باطلہ سے اعراض کرنے والے ہیں، وہ اللہ ﷻ کے (سچے) رسول ہیں اور ان کی خصلت وفا کرنا ہے۔“

”بلاشبہ میرا باپ، میرے اجداد اور میری عزت (ہمارا سب کچھ)، محمد مصطفیٰ ﷺ کی عزت و ناموس کے دفاع کے لئے تمہارے خلاف ڈھال ہیں۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۲/۱۵. عَنْ عُرْوَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَكْرَهُ أَنْ يُسَبَّ

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: حديث الإفك، ۱۵۱۸/۴، الرقم: ۳۹۱۰، ومسلم في الصحيح، كتاب: التوبة، باب: في حديث الإفك وقبول توبة القاذف، ۲۱۳۷/۴، الرقم: ۲۷۷۰، والنسائي في السنن الكبرى، ۲۹۶/۵، الرقم: ۸۹۳۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۹۷/۶، وأبو يعلى في المسند، ۳۴۱/۸، الرقم: ۴۹۳۳، والحاكم في المستدرک، ۵۵۵/۳، الرقم: ۶۰۶۰۔

عِنْدَهَا حَسَنٌ وَتَقُولُ: فَإِنَّهُ قَالَ:

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعَرْضِي لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وَقَاءُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عروہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کو سخت ناپسند فرماتی تھیں کہ ان کے سامنے حضرت حسان رحمہ اللہ کو برا بھلا کہا جائے (حضرت حسان بھی ان پر تہمت لگانے والوں میں شامل تھے) فرماتی تھیں (انہیں برا بھلا مت کہو) انہوں نے (حضور نبی اکرم ﷺ کی شان میں) یہ نعت پڑھی ہے:

”بلاشبہ میرا باپ، میرے اجداد اور میری عزت (ہمارا سب کچھ)، محمد مصطفیٰ ﷺ کی عزت و ناموس کے دفاع کے لئے تمہارے خلاف ڈھال ہیں۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳/۱۶. عَنْ هِشَامٍ رحمہ اللہ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ذَهَبْتُ أَسْبُ حَسَنًا عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقَالَتْ: لَا تَسْبُهُ، فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِخُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب، حديث الإفك، ۱۵۲۳/۴، الرقم: ۳۹۱۴، وفي كتاب: الأدب، باب: هجاء المشركين، ۲۲۷۸/۵، الرقم: ۵۷۹۸، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل حسان بن ثابت رحمہ اللہ، ۱۹۳۳/۴، الرقم: ۲۴۸۷، والبخاري في الأدب المفرد، ۲۹۹/۱، الرقم: ۸۶۳، والحاكم في المستدرک، ۵۵۵/۳، الرقم: ۶۰۶۳، وقال: هذا حديث صحيح، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۰۷/۲۳، الرقم: ۱۴۹۔

”حضرت ہشام رحمہ اللہ نے اپنے والد (حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما) سے راویت کیا کہ انہوں نے فرمایا: میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت حسان رحمہ اللہ کو برا بھلا کہنے لگا (کیونکہ وہ بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے والوں میں شامل تھے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: انہیں برا بھلا نہ کہو وہ (اپنی شاعری کے ذریعے) رسول اللہ ﷺ کا کفار کے مقابلہ میں دفاع کیا کرتے تھے۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۴/۱۷. عَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِحَسَّانَ: أَهْجُهُمْ أَوْ هَاجَهُمْ وَجَبْرِئِلَ مَعَكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵/۱۸. وَفِي رَوَايَةِ لِلْبَخَارِيِّ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَهْجُ الْمُشْرِكِينَ، فَإِنَّ جَبْرِئِلَ مَعَكَ.

۴-۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: بدء الخلق، باب: ذكر الملائكة، ۱۱۷۶/۳، الرقم: ۳۰۴۱، وفي كتاب: المغازي، باب: مرجع النبي ﷺ من الأحزاب ومخرجه إلى بني قريظة، ۱۵۱۲/۴، الرقم: ۳۸۹۷، وفي كتاب: الأدب، باب: هجاء المشركين، ۲۲۷۹/۵، الرقم: ۵۸۰۱، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة رحمہم اللہ، باب: فضائل حسان بن ثابت رحمہ اللہ، ۱۹۳۳/۴، الرقم: ۲۴۸۶، والنسائي في السنن الكبرى، ۴۹۳/۳، الرقم: ۶۰۲۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۰۲/۴، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۳۷/۱۰، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ۲۹۸/۴، والطبراني في المعجم الصغير، ۹۰/۱، الرقم: ۱۱۹، وفي المعجم الأوسط، ۴۹/۲، الرقم: ۱۲۰۹، ۲۶۸/۳، الرقم: ۳۱۰۸، وفي المعجم الكبير، ۴۱/۴، الرقم: ۳۵۸۸-۳۵۸۹، وابن تيمية في الصارم المسلول، ۲۱۴/۱۔

”حضرت براء ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسان ؓ سے فرمایا: مشرکین کی ہجو کرو (یعنی ان کی مذمت میں اشعار پڑھو) اور حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی (اس کام میں) تمہارے ساتھ ہیں۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

”اور بخاری کی ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے قریظہ کے روز حضرت حسان بن ثابت ؓ سے فرمایا: ”مشرکین کی ہجو (یعنی مذمت) کرو یقیناً جبرائیل علیہ السلام بھی (میری ناموس کے دفاع میں) تمہارے ساتھ شریک ہیں۔“

۶/۱۹. عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مِنَ الشَّعْرِ حُكْمَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

۷/۲۰. وفي رواية: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَيَجْعَلُ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا وَإِنَّ مِنَ الشَّعْرِ حُكْمًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

”حضرت ابی بن کعب ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کسی

۷-۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأدب، باب: ما يجوز من الشعر والرجز والحداء وما يكره منه، ۲۲۷۶/۵، الرقم: ۵۷۹۳، والترمذي في السنن، كتاب: الأدب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء إن من الشعر حكمة، ۱۳۷/۵، الرقم: ۲۸۴۴، وأبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: ما جاء في الشعر، ۳۰۳/۴، الرقم: ۵۰۱۰ - ۵۰۱۱، وابن ماجه في السنن كتاب: الأدب، باب: الشعر، ۱۲۳۵/۲، الرقم: ۳۷۵۵، والدارمي في السنن، ۳۸۳/۲، الرقم: ۲۷۰۴، والشافعي في المسند، ۳۶۶/۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴۵۶/۳، الرقم: ۱۵۸۲۴۔

شعر میں دانا کی بھی ہوتی ہے۔“

اسے امام بخاری، ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

”اور ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ایک اعرابی نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کوئی بات عرض کی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک بعض بیانات جادو ہوتے ہیں اور بے شک بعض شعر دانا کی والے ہوتے ہیں۔“

اس حدیث کو امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۸/۲۱. عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ حَسَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فِي حَلَقَةٍ فِيهِمْ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَشْدُكَ اللَّهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: أَجِبْ عَنِّي أَيُّدَكَ اللَّهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ؟ فَقَالَ: أَللَّهُمَّ، نَعَمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالطَّبْرَانِيُّ.

۹/۲۲. وَفِي رِوَايَةٍ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِمَعْنَاهُ زَادَ فَخَشِيَ أَنْ يَرْمِيَهُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَجَارَهُ وَتَرَكَهُ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

۱۰/۲۳. وَفِي رِوَايَةٍ: أَقْبَلَ حَسَّانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ:

۸-۱۰: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل حسان بن ثابت رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ۴/۱۹۳۳، الرقم: ۲۴۸۵، وأبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: ما جاء في الشعر، ۴/۳۰۴، الرقم: ۵۰۱۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۲۶۹، الرقم: ۷۶۳۲، ۵/۲۲۲، الرقم: ۲۱۹۸۹،

أَنْشُدَكَ اللَّهُ أَتَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَا حَسَّانُ، أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ، أَللَّهُمَّ أَيِّدُهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ. قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابن مسیبؓ سے مروی ہے کہ حضرت حسانؓ نے ایک ایسے حلقہ میں جہاں حضرت ابوہریرہؓ بھی موجود تھے، ان سے دریافت کیا: اے ابوہریرہ! میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: (اے حسان!) میری طرف سے (کفار و مشرکین کو) جواب دو، اللہ تعالیٰ روح القدس (یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام) کے ذریعے تمہاری مدد فرمائے گا؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہاں، اللہ کی قسم! میں نے سنا ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم، احمد، عبد الرزاق اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

”اور اسی معنی کی ایک اور روایت میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ پس انہیں (یعنی حضرت عمر فاروقؓ کو) خدشہ لاحق ہوا کہ یہ (یعنی حضرت حسانؓ) انہیں حضور نبی اکرم ﷺ کا حوالہ دے دیں گے۔ اس لئے انہوں نے اجازت دے دی (کیونکہ حضرت حسانؓ حضور نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں منبر رسول ﷺ پر اشعار پڑھا کرتے تھے)۔“

اس روایت کو امام ابو داؤد، احمد، عبد الرزاق، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

”اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت حسان بن ثابتؓ، حضرت ابوہریرہؓ کے پاس آئے اور کہا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا حضور نبی

----- وعبد الرزاق في المصنف، ٤٣٩/١، الرقم: ١٧١٦، ٢٦٧/١١، الرقم:

٢٠٥١٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٤٠/٤-٤١، الرقم:

٣٥٨٤-٣٥٨٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤٤٨/٢، الرقم: ٤١٤٥،

وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٨٤/١٢۔

اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: اے حسان! اللہ کے رسول کی طرف سے (کفار و مشرکین کی ہجو کا) جواب دو، (اور پھر دعا فرمائی) اے اللہ! روح القدس (جبریل امین علیہ السلام) کے ذریعے اس کی مدد فرما۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۱/۲۴. عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ حَسَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فِي حَلَقَةٍ فِيهِمْ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: اُنْشُدْكَ اللَّهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: أَجِبْ عَنِّي أَيُّدَكَ اللَّهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ؟ فَقَالَ: اللَّهُمَّ، نَعَمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالتَّبْرَانِيُّ.

۱۲/۲۵. وفي رواية: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِمَعْنَاهُ زَادَ فَخَشِي أَنْ يَرِمِيَهُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَجَارَهُ وَتَرَكَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالتَّبْرَانِيُّ وَالبَيْهَقِيُّ.

۱۳/۲۶. وفي رواية: أَقْبَلَ حَسَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ:

۱۱-۱۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل
حسان بن ثابت رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ۱۹۳۳/۴، الرقم: ۲۴۸۵، وأبو داود في السنن،
كتاب: الأدب، باب: ما جاء في الشعر، ۳۰۴/۴، الرقم: ۵۰۱۴، وأحمد
بن حنبل في المسند، ۲۶۹/۲، الرقم: ۷۶۳۲، ۲۲۲/۵، الرقم:
۲۱۹۸۹، وعبد الرزاق في المصنف، ۴۳۹/۱، الرقم: ۱۷۱۶،
۲۶۷/۱۱، الرقم: ۲۰۵۱۰، والطبراني في المعجم الكبير، ۴۰/۴-۴۱،
الرقم: ۳۵۸۴-۳۵۸۶، والبيهقي في السنن الكبرى، ۴۴۸/۲، الرقم:
۴۱۴۵، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۳۸۴/۱۲۔

أَنْشُدَكَ اللَّهُ أَتَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَا حَسَّانُ، أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ، أَللَّهُمَّ أَيْدُهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ. قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابن مسیبؓ سے مروی ہے کہ حضرت حسانؓ نے ایک ایسے حلقہ میں جس میں حضرت ابو ہریرہؓ بھی موجود تھے، دریافت کیا: اے ابو ہریرہ! میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: (اے حسان!) میری طرف سے (کفار و مشرکین کو) جواب دو، اللہ تعالیٰ روح القدس (حضرت جبرائیل علیہ السلام) کے ذریعے تمہاری مدد فرمائے گا؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہاں، اللہ کی قسم! میں نے سنا ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم، احمد، عبد الرزاق اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔
”اور اسی معنی کی ایک اور روایت میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ پس انہیں (یعنی حضرت عمر فاروقؓ کو) خدشہ لاحق ہوا کہ یہ (یعنی حضرت حسانؓ) انہیں حضور نبی اکرم ﷺ کا حوالہ دے دیں گے۔ اس لئے اجازت دے دی (کیونکہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں مسجد میں منبر رسول ﷺ پر اشعار پڑھا کرتے تھے)؟“
اس روایت کو امام ابو داؤد، احمد، عبد الرزاق، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

”اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت حسان بن ثابتؓ حضرت ابو ہریرہؓ کے پاس آئے اور کہا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: اے حسان! اللہ کے رسول کی طرف سے (کفار و مشرکین کی ہجو کا) جواب دو، (اور پھر دعا فرمائی) اے اللہ! روح القدس (جبریل امین علیہ السلام) کے ذریعے اس کی مدد فرما۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے جواب دیا: جی ہاں۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۷/۱۴. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرَّ بِحَسَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يُنْشِدُ الشَّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ فَاحْظًا إِلَيْهِ فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ أُنْشِدُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ التَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: أَنْشُدْكَ اللَّهُ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: أَجِبْ عَنِّي اللَّهُمَّ أَيْدُهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ: اللَّهُمَّ نَعَمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، درآنحالیکہ وہ مسجد میں شعر پڑھ رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گھور کر ان کی طرف دیکھا تو حضرت حسان نے کہا: میں مسجد میں اس وقت بھی شعر پڑھتا تھا جب مسجد میں آپ سے افضل شخص (یعنی حضور نبی اکرم ﷺ خود ظاہر ابھی) موجود تھے، پھر انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف مڑ کر دیکھا (جو کہ وہاں موجود تھے) اور کہا: (اے ابو ہریرہ!) میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر سوال کرتا ہوں کہ کیا تم نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: (اے حسان!) میری طرف سے (مشرکین کو) جواب دو۔ اے اللہ! اس کی روح القدس (حضرت جبریل علیہ السلام) کے ذریعہ

۱۴: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل حسان بن ثابت رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ۴/۱۹۳۲، الرقم: ۲۴۸۵، وأبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: ماجاء في الشعر، ۴/۳۰۳، الرقم: ۵۰۱۳، والنسائي في السنن، كتاب: المساجد، باب: الرخصة في إنشاد الشعر الحسن في المسجد، ۲/۴۸، الرقم: ۷۱۶، وفي السنن الكبرى، ۱/۲۶۲، الرقم: ۷۹۵، ۶/۵۱، الرقم: ۹۹۹۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۲۲۲، الرقم: ۲۱۹۸۶، وابن خزيمة في الصحيح، ۲/۲۷۵، الرقم: ۱۳۰۷، وأبو يعلى في المسند، ۱۰/۲۹۰، الرقم: ۵۸۸۵۔

سے تائید فرما؟ تو انہوں نے کہا: ہاں اللہ کی قسم! سنا ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم، ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۱۵/۲۸. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضَعُ

لِحَسَنَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ، يَقُومُ عَلَيْهِ قَائِمًا، يُفَاخِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

أَوْ قَالَ: يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ

حَسَنَ بِرُوحِ الْقُدُسِ مَا يُفَاخِرُ أَوْ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

صَحِيحٌ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: حضور نبی

اکرم ﷺ مسجد نبوی میں حضرت حسان بن ثابت ؓ کے لئے منبر رکھتے تھے جس پر وہ

کھڑے ہو کر حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف سے (مشرکین کے مقابلہ میں) فخر یا دفاع

کرتے تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے: بے شک اللہ تعالیٰ روح القدس کے ذریعے حسان

کی مدد فرماتا رہے گا۔ جب تک وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے فخر یا دفاع کرتا رہے گا۔“

۱۵: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الأدب عن رسول الله ﷺ، باب: ما

جاء في إنشاد الشعر، ۱۳۸/۵، الرقم: ۲۸۴۶، وأحمد بن حنبل في

المسند، ۷۲/ ۶، الرقم: ۲۴۴۸۱، والحاكم في المستدرک، ۵۵۴/۳۔

۵۵۵، الرقم: ۶۰۵۸-۶۰۵۹، والطحاوي في شرح معاني الآثار،

۲۹۸/۴، وأبو يعلى في المسند، ۱۸۹/۸، الرقم: ۴۷۴۶، والطبرانی في

المعجم الكبير، ۳۷/۴، الرقم: ۳۵۸۰، والخطيب البغدادي في موضوع

أوهام الجمع والتفريق، ۴۲۳/۲، الرقم: ۴۲۷، وابن كثير في تفسير

القرآن العظيم، ۱۲۳/۱۔

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ابو عیسیٰ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶/۲۹. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: ﴿وَالشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ

الْغَاوُونَ﴾ [الشعراء، ۲۶: ۲۲۴] فَنَسَخَ مِنْ ذَلِكَ وَاسْتَشَى فَقَالَ: ﴿إِلَّا

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا﴾ [الشعراء، ۲۶:

۲۲۷]. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ بَيْهَقٍ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت مبارکہ: ”اور شاعروں کی پیروی بہکے ہوئے لوگ ہی کرتے ہیں۔“ کی تفسیر میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے حکم کو بعد والی آیت میں نسخ فرمایا اور استثناء کیا اور فرمایا: ”سوائے ان (شعراء) کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے۔“

اس حدیث کو امام ابوداؤد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۷/۳۰. عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ

۱۶: أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي السَّنَنِ، كِتَابُ: الْأَدَبِ، بَابُ: مَا جَاءَ فِي الشُّعْرِ،

۳۰/۴، الرِّقْمُ: ۵۰۱۶، وَابْنُ بَيْهَقٍ فِي السَّنَنِ الْكُبْرَى، ۲۳۹/۱۰، الرِّقْمُ:

۲۰۹۰۰، وَالسَّيُوطِيُّ فِي الدَّرِّ الْمُنْتَوَرِ، ۳۳۵/۶۔

۱۷: أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي الْمُسْنَدِ، ۳۸۷/۶، الرِّقْمُ: ۲۷۲۱۸، ۵۶/۳،

وَابْنُ حِبَّانٍ فِي الصَّحِيحِ، ۱۰۲/۱۳، الرِّقْمُ: ۵۷۸۶، ۵/۱۱، الرِّقْمُ:

۴۷۰۷، وَابْنُ خَرَّابٍ فِي التَّارِيخِ الْكَبِيرِ، ۳۰۴/۵، وَطَبْرَانِيُّ فِي الْمَعْجَمِ

الْكَبِيرِ، ۷۵/۱۹، الرِّقْمُ: ۱۵۱-۱۵۳، وَابْنُ بَيْهَقٍ فِي السَّنَنِ الْكُبْرَى،

۲۳۹/۱۰، وَابْنُ بَيْهَقٍ فِي شَرْحِ السَّنَةِ، ۳۷۸/۱۲، الرِّقْمُ: ۳۴۰۹، وَابْنُ

عَبْدِ الْبَرِّ فِي الْاِسْتِيعَابِ، ۱۳۲۵/۳، وَابْنُ مَزْيٍ فِي تَهْذِيبِ الْكَمَالِ،

۱۹۵/۲۴، وَابْنُ الْحَسَنِ فِي الْبَيَانِ وَالتَّعْرِيفِ، ۲۱۶/۱، الرِّقْمُ: ۵۶۶۔

قَدْ أَنْزَلَ فِي الشَّعْرِ مَا أَنْزَلَ، فَقَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهِ وَلِسَانِهِ
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَكَأَنَّ مَا تَرُمُونَهُمْ بِهِ نَضْحُ النَّبْلِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ جَبَّانٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ.

”حضرت کعب بن مالک ؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: بیشک اللہ تبارک و تعالیٰ نے شعر کے بارے میں نازل کیا جو نازل کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک مومن اپنی تلوار اور زبان دونوں کے ساتھ جہاد کرتا ہے اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! گویا جو الفاظ تم ان (کفار و مشرکین) کی مذمت میں کہتے ہو وہ (ان کے لئے) بمنزلہ تیر برسانے کے ہیں۔“
اس حدیث کو امام احمد، ابن حبان، بخاری اور بخاری نے ’التاریخ الکبیر‘ میں روایت کیا ہے۔

١٨/٣١. عَنِ الشَّعْبِيِّ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَسَّانُ فَقِيلَ لَهَا: إِنَّهُ قَدْ أَعَانَ عَلَيْكَ وَفَعَلَ وَفَعَلَ، فَقَالَتْ: مَهْلًا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ فِي شَعْرِهِ بِرُوحِ الْقُدُسِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”امام شعبی علیہ الرحمہ سے روایت ہے وہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حضرت حسان ؓ کا تذکرہ ہوا کہ وہ (یعنی حضرت حسان ؓ) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے خلاف لوگوں کی مدد کرتے تھے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ (حضرت حسان کے بارے میں کچھ کہنے سے قبل اچھی طرح سے) سوچ لیا

١٨: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٣، الرقم: ٢٦٠١٩، وفي كتاب

الأدب، ١/٣٥٧، الرقم: ٣٨٢-

کرو کیونکہ میں نے خود حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ شعر گوئی میں اللہ تعالیٰ جبرئیل امین علیہ السلام کے ذریعہ سے حسان کی مدد فرماتا ہے۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۹/۳۲. عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْبَرَادِیِّ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ:

﴿وَالشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ﴾ [الشعراء، ۲۶: ۲۲۴] جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

رَوَاحَةَ وَكَعْبُ بْنُ مَالِكٍ وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ ﷺ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

وَهُمْ يُكُونُونَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أُنْزِلَ اللَّهُ هَذِهِ الْآيَةَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَا

شُعْرَاءُ فَقَالَ: اقْرَأُوا مَا بَعْدَهَا: ﴿إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾

[الشعراء، ۲۶: ۲۲۷] أَنْتُمْ ﴿وَأَنْتَصِرُوا﴾ أَنْتُمْ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَالتَّطَبُّرِيُّ.

”حضرت حسن براد ﷺ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب قرآن پاک کی یہ آیت نازل ہوئی: ”اور شاعروں کی پیروی بہکے ہوئے لوگ ہی کرتے ہیں۔“ تو حضرت عبد اللہ بن ابی رواحہ، حضرت کعب بن مالک اور حضرت حسان بن ثابت ﷺ تینوں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس حال میں کہ وہ گریہ کناں تھے اور عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے (شعراء کے بارے میں) یہ آیت نازل فرمائی

۱۹: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۲۷۷/۵، الرقم: ۲۶۰۵۱، وابن أبي

حاتم في تفسيره، ۲۸۳۴-۲۸۳۵، والطبري في جامع البيان،

۱۹/۱۲۹-۱۳۰، والسيوطي في الدر المنثور، ۳۳۴/۶، والعسقلاني في

فتح الباری، ۵۳۹/۱۰، والعيني في عمدة القاري، ۱۸۱/۲۲، والعظيم

آبادي في عون المعبود، ۲۴۴/۱۳۔

ہے اور وہ جانتا ہے کہ ہم بھی شاعر ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسکے بعد والی آیت پڑھو کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”سوائے ان (شعراء) کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: اس آیت سے مراد تم لوگ ہو اور پھر (آیت کے اگلے حصہ): ”اور اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد (ظالموں سے بزبان شعر) انتقام لیا۔“ تلاوت کر کے فرمایا: اس سے مراد بھی تم لوگ ہی ہو۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، ابن ابی حاتم اور طبری نے روایت کیا ہے۔

۲۰/۳۳. عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مَوْلَى بَنِي نُوْفَلٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ وَحَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَتَيَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ نَزَلَتْ ﴿طَسَمَ الشُّعْرَاءُ﴾ يَبْكِيَانِ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَيْهِمُ: ﴿وَالشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ﴾ حَتَّى بَلَغَ ﴿وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾ قَالَ: أَنْتُمْ ﴿وَذَكِّرُوا اللَّهَ كَثِيرًا﴾ قَالَ: أَنْتُمْ ﴿وَأَنْتَصِرُوا مِنْ بَعْدِ مَا ظَلَمُوا﴾ قَالَ: أَنْتُمْ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

۲۱/۳۴. وَفِي رَوَايَةٍ: عَنِ السَّدِّيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ: ﴿إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾ قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ وَفِي شُعْرَاءِ الْأَنْصَارِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ كَمَا قَالَ السَّيُوطِيُّ.

۲۲/۳۵. وَفِي رَوَايَةٍ: عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ: ﴿وَأَنْتَصِرُوا مِنْ بَعْدِ مَا ظَلَمُوا﴾ قَالَ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَصْحَابُهُ. رَوَاهُ الطَّبْرِيُّ.

۲۰-۲۲: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۵۵۶/۳، الرقم: ۶۴، ۶۰، والطبري

في جامع البيان، ۱۳۰/۱۹، والسيوطي في الدر المنثور، ۳۳۴/۶.

-۳۳۶

”حضرت ابو الحسن مولیٰ بنی نوفل سے روایت ہے کہ جب یہ آیت (طسم الشعراء) نازل ہوئی حضرت عبد اللہ بن رواحہ اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہما حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں اس حال میں حاضر ہوئے کہ وہ زار و قطار رو رہے تھے اور آپ ﷺ یہ آیت تلاوت فرما رہے تھے: ”اور شاعروں کی پیروی بہکے ہوئے لوگ ہی کرتے ہیں۔“ یہاں تک کہ جب آپ ﷺ آیت کے اس حصہ: ”سوائے ان (شعراء) کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے“ تک پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان میں سے ہو جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتے رہے (یعنی اللہ اور رسول ﷺ کے مدح خواں بن گئے)۔“ پھر آپ ﷺ نے (آیت کا اگلا حصہ تلاوت) فرمایا: ”اور اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد (ظالموں سے بزبان شعر) انتقام لیا (اور اپنے کلام کے ذریعہ اسلام اور مظلوموں کا نہ صرف دفاع کیا بلکہ ان کا جوش بھی بڑھایا تو یہ شاعری مذموم نہیں)۔“ اور آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اس آیت سے مراد بھی تم لوگ ہی ہو۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

”ایک اور روایت میں حضرت سدی سے مروی ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ”سوائے اُن (شعراء) کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے۔“ کے بارے میں فرمایا: یہ آیت حضرت عبد اللہ بن رواحہ ؓ اور شعرائے انصار کی شان میں اتری ہے۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے، جیسا کہ امام سیوطی نے فرمایا۔

”اور ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت مجاہد علیہ الرحمہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان مبارک ﴿اور اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد﴾ (ظالموں سے بزبان شعر) انتقام لیا (اور اپنے

کلام کے ذریعہ اسلام اور مظلوموں کا نہ صرف دفاع کیا بلکہ ان کا حوصلہ بھی بڑھایا تو یہ شاعری مذموم نہیں) ﴿ اس سے مراد حضرت عبداللہ بن رواحہ ؓ اور اُن کے اصحاب ہیں۔“

اسے امام طبری نے روایت کیا ہے۔

۲۳/۳۶. عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اهْجُوا بِالشَّعْرِ، إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، كَأَنَّمَا يَنْضَحُوهُمْ بِالنَّبْلِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

۲۴/۳۷. وَفِي رَوَايَةٍ: عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ؓ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَكَأَنَّمَا تَنْضَحُونَهُمْ بِالنَّبْلِ فِيمَا تَقُولُونَ لَهُمْ مِنَ الشَّعْرِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَابَيْهَقِيُّ.

”حضرت کعب بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (کفار و مشرکین کی اپنے) اشعار کے ذریعے مذمت کیا کرو، بے شک مومن اپنی جان اور مال (اور زبان) کے ساتھ جہاد کرتا ہے، گویا (مدحت رسول ﷺ پر مشتمل) یہ اشعار ان پرتیوں کی طرح برستے ہیں۔“

www.MinhajBooks.com

۲۴-۲۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴۵۶/۳، ۴۶۰، الرقم: ۱۵۸۲۴، ۱۵۸۳۴، والطبري في تهذيب الآثار، ۶۳۲/۲، الرقم: ۹۳۲، والطبراني في المعجم الأوسط، ۷۴/۱، الرقم: ۲۰۹، وفي المعجم الكبير، ۷۶/۱۹، الرقم: ۱۵۲-۱۵۳، وفي مسند الشاميين، ۲۴۵/۴، الرقم: ۳۱۹۶، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۳۹/۱۰، الرقم: ۲۰۸۹۹، والفسوي في المعرفة والتاريخ، ۱۹۰/۱۔

اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

”اور ایک روایت میں حضرت کعب بن مالک ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں مجھ محمد مصطفیٰ (ﷺ) کی جان ہے، گویا تم ان (کفار و مشرکین) پر اپنے کہے ہوئے (نعت مصطفیٰ ﷺ کے) اشعار کی شکل میں تیر برساتے ہو۔“

اس حدیث کو امام احمد، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۲۵/۳۸. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: حَسَنُ الشَّعْرِ كَحَسَنِ الْكَلَامِ وَقَبِيحُ الشَّعْرِ كَقَبِيحِ الْكَلَامِ. رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ وَالدِّیْلَمِيُّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا.

۲۶/۳۹. وَفِي رَوَايَةٍ: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ: الشَّعْرُ مِنْهُ حَسَنٌ وَمِنْهُ قَبِيحٌ، خُذْ بِالْحَسَنِ، وَدَعْ الْقَبِيحَ. وَلَقَدْ رَوَيْتُ مِنْ شَعْرِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَشْعَارًا، مِنْهَا الْقَصِيدَةُ فِيهَا أَرْبَعُونَ بَيْتًا وَدُونَ ذَلِكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَسَنَدُهُ حَسَنٌ.

”حضرت ابو ہریرہ ؓ نے روایت کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اچھا شعر، اچھے کلام کی طرح، اور برا شعر برے کلام کی طرح ہوتا ہے۔“

اس حدیث کو امام دارقطنی اور دیلمی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

۲۵-۲۶: أخرجه الدارقطني في السنن، ۴/۱۵۶، الرقم: ۵، والبخاري في الأدب

المفرد، ۱/۲۹۹، الرقم: ۸۶۶، والديلمي في الفردوس، ۲/۱۴۵، الرقم:

۲۷۴۳، والعسقلاني في فتح الباري، ۱۰/۵۳۹، وقال: وسنده حسن.

”اور ایک روایت میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ فرمایا کرتی تھیں: شعرا جیسے بھی ہوتے ہیں اور برے بھی، اچھے شعر لے لو اور برے ترک کر دو۔ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے اشعار روایت کئے ہیں۔ ان میں سے ایک قصیدہ ایسا ہے جس میں چالیس اشعار ہیں اور بعض میں اس سے کم۔“

اس حدیث کو امام بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

۲۷/۴۰. عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ يَحْمِي أَعْرَاضَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ كَعْبٌ: أَنَا، قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ: أَنَا، قَالَ: إِنَّكَ لَتُحْسِنُ الشُّعْرَ. قَالَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَا. إِذْ قَالَ: أَهْجُهُمْ، فَإِنَّهُ سَيُعِينُكَ عَلَيْهِمْ رُوحُ الْقُدُسِ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ.

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومنوں کی عزتوں کی حفاظت کون کرے گا؟ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!)، میں، اور حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے بھی عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں (حفاظت کروں گا)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک تو عمدہ شعر کہنے والا ہے۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں (بھی حفاظت کروں گا)۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں فرمایا: تم مشرکین کی جھو کرو اور اس کام میں روح القدس (حضرت جبرائیل علیہ السلام) تمہاری مدد کرے گا۔“

اس حدیث کو امام طحاوی نے بیان کیا ہے۔

۲۷: أخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار، ۲۹۷/۴، والعسقلاني في فتح الباري، ۴۱۶/۷، والسيوطي في الدر المنثور، ۵۹۰/۶۔

۲۸/۴۱. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الشَّعْرُ بِمَنْزِلَةِ الْكَلَامِ، حَسَنُهُ كَمَحْسَنِ الْكَلَامِ وَقَبِيحُهُ كَقَبِيحِ الْكَلَامِ. رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

”حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: شعر بمنزلہ کلام ہوتا ہے، اچھا شعر اچھے کلام کی طرح اور برا شعر برے کلام کی طرح ہے۔“

اس حدیث کو امام دارقطنی، شافعی، اور بخاری نے ”الادب المفرد“ میں بیان کیا ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کی اسناد حسن ہے۔

۲۹/۴۲. عَنْ بَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَعَانَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَسَانَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى مَدْحِهِ النَّبِيَّ ﷺ بِسَبْعِينَ بَيْتًا.

۲۸: أخرجه الدارقطني في السنن، ۴/۱۵۶، الرقم: ۴، والشافعي في المسند، ۳۶۱/۱، والبخاري في الأدب المفرد، ۲۹۹/۱، الرقم: ۸۶۵، والطبراني في المعجم الأوسط، ۷/۳۵۰، الرقم: ۷۶۹۶، وإسناده حسن، والبيهقي في السنن الكبرى، ۵/۶۸، الرقم: ۸۹۶۳، والديلمي في مسند الفردوس، ۳۴۲/۱، الرقم: ۱۳۶۸، والمقدسي في أحاديث الشعر، ۱/۱۰۷، الرقم: ۱۶، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۱۲۲، والمزي في تهذيب الكمال، ۱۷/۸۵۔

۲۹: أخرجه الفاكهي في أخبار مكة، ۱/۳۰۶، الرقم: ۶۳۱، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۱۲/۴۰۶، والمزي في تهذيب الكمال، ۶/۲۱، والخزرجي في خلاصة تهذيب تهذيب الكمال، ۱/۷۵، الرقم: ۱۱، والسيوطي في الدر مشور، ۶/۳۳۷۔

رَوَاهُ الْفَاكِهِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَالْمِزِّيُّ. وَقَالَ ابْنُ عَسَاكِرَ: هَذَا الْإِسْنَادُ وَهُوَ الصَّحِيحُ.

”حضرت بریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حضور نبی اکرم ﷺ کی مدح کے سلسلہ میں ستر اشعار کے ساتھ مدد فرمائی۔“

اس حدیث کو امام فاکہی، ابن عساکر اور مزنی نے روایت کیا ہے۔ امام ابن عساکر نے فرمایا کہ اس کی اسناد صحیح ہے۔

۳۰/۴۳. عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: وَإِيَّاكَ يَا سَيِّدَ الشُّعَرَاءِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.

”حضرت ہشام بن حسان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے (حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا: اور (سنو!) اے شاعروں کے سردار!“)

اس حدیث کو امام ابن ابی دنیا نے روایت کیا ہے۔

۳۱/۴۴. عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَدَخَلَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَمَرْتُ فَأُلْقِيَ لَهُ وَسَادَةٌ..... الْحَدِيثُ.

رَوَاهُ الطَّبْرِيُّ وَابْنُ كَثِيرٍ.

۳۲/۴۵. وَفِي رَوَايَةٍ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

۳۰: أخرجه ابن أبي الدنيا في الإشراف في منازل الأشراف، ۲/۴۴، الرقم:

۲۹۶، وابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، ۲۸/۹۳۔

۳۱-۳۲: أخرجه الطبري في جامع البيان، ۱۸/۸۸، وابن كثير في تفسير

القرآن العظيم، ۳/۲۷۳، والسيوطي في الدر المنثور، ۶/۱۵۸۔

كَانَتْ تَأْذُنُ لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ ؓ وَتَدْعُو لَهُ بِالْوِسَادَةِ وَتَقُولُ: لَا تُؤْذُوا حَسَّانَ فَإِنَّهُ كَانَ يُنْصَرُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِلِسَانِهِ. ذَكَرَهُ السَّيُوطِيُّ.

”حضرت مسروق سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں موجود تھا تو اتنے میں حضرت حسان بن ثابت ؓ تشریف لائے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے (ان کی تکریم کے لئے) حکم دیا کہ اُن کے لئے تکیہ رکھا جائے (حضرت حسان ؓ چونکہ اشعار کے ذریعے حضور نبی اکرم ﷺ کا دفاع کرتے تھے، اس لئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ عزت و تکریم بخشی)۔“

اس روایت کو امام طبری اور ابن کثیر نے بیان کیا ہے۔

”اور ایک دوسری روایت میں امام محمد بن سیرین علیہ الرحمہ سے مروی ہے کہ حضرت حسان ؓ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا گھر میں آنے کی (خصوصی) اجازت دے دیتی تھیں اور ان کے لئے تکیہ لگانے کا اہتمام کرتی تھیں اور تاکید فرماتیں کہ انہیں تنگ نہ کیا جائے کیونکہ وہ اپنی زبان سے شانِ مصطفیٰ ﷺ کے اشعار کہہ کر حضور نبی اکرم ﷺ کی مدد کیا کرتے تھے۔“

اسے امام سیوطی نے ذکر کیا ہے۔

۳۳/۴۶. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ﴿وَالشُّعْرَاءُ﴾ قَالَ: الْمُسْرِكُونَ مِنْهُمْ الَّذِينَ كَانُوا يَهْجُونَ النَّبِيَّ ﷺ ﴿يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ﴾ غَوَاةُ الْجَنِّ ﴿فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ﴾ فِي كُلِّ فَنٍّ مِنَ الْكَلَامِ، يَأْخُذُونَ

۳۳: أخرجه ابن أبي حاتم في تفسيره، ۲۸۳۴/۹، والزليعي في تخريج

الأحاديث والآثار، ۴۸۰/۲، والسيوطي في الدر المنثور، ۳۳۴/۶۔

ثُمَّ اسْتُثْنِيَ فَقَالَ: ﴿إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾ يَعْنِي حَسَانَ
بْنِ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ وَكَعْبَ بْنَ مَالِكٍ ؓ كَانُوا يَذُبُّونَ عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ هَجَاءَ الْمُشْرِكِينَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَالسَّيُوطِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (وَالشُّعْرَاءُ) سے
وہ مشرک شاعر مقصود ہیں جو حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ رفقاء کار کی مذمت
کرنے اور (ہجو کرنے) میں مصروف رہتے تھے، اور آیت مبارکہ - ﴿شَاعِرُونَ كِیْ
یُكْفَىٰ هُوَ لَوْ كُنُوا عِلْمًا﴾ سے یہ مراد ہے کہ جن لوگوں کو جنات نے بہکایا ہو
”اور وہ ہر وادی میں بھٹکتے پھرتے ہوں۔“ اسی طرح وہ اپنی تاویل میں ہر فن اور کلام میں
گھڑتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں استثناء کرتے ہوئے فرمایا: ”سوائے
ان (شعراء) کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے۔“ اور اس سے مراد حضرت
حسان بن ثابت، حضرت عبد اللہ بن رواحہ، اور حضرت کعب بن مالک ؓ (و دیگر نعت
خواں شامل) ہیں جو کہ مشرکین مکہ کے خلاف حضور نبی اکرم ﷺ اور ان کے اصحاب کا
دفاع کیا کرتے تھے۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی حاتم اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

بَابُ فِي أَنَّ النَّبِيَّ سَمِعَ مَدَائِحَهُ بِنَفْسِهِ ﷺ وَفَرَحَ بِهَا

﴿حضور ﷺ کا اپنی مدحت و نعت سماعت فرمانے اور

اس پر اظہارِ فرحت کا بیان﴾

۱/۴۷. عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ فَمَرْنَا لَيْلًا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرٍ: يَا عَامِرُ، أَلَا تَسْمَعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ، وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا، فَنَزَلَ يَحْدُو بِالْقَوْمِ يَقُولُ:

اللَّهُمَّ	لَوْلَا	أَنْتَ	مَا	اهْتَدَيْنَا
وَلَا	تَصَدَّقْنَا	وَلَا	صَلَّيْنَا	
فَاغْفِرْ	فِدَاءً	لَكَ	مَا	أَبْقَيْنَا
وَتَبَّتْ	الْأَقْدَامُ	إِنْ	لَا	قَيْنَا

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غزوة خيبر، ۱/۵۳۷، الرقم: ۳۹۶۰، وفي كتاب: الأدب، باب: ما يجوز من الشعر والرجز والحداء وما يكره منه، ۵/۲۲۷۷، الرقم: ۵۷۹۶، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة خيبر، ۳/۱۴۲۷، الرقم: ۱۸۰۲، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۰/۲۲۷، الرقم: ۲۰۸۲۳، والطبراني في المعجم الكبير، ۷/۳۲، الرقم: ۶۲۹۴، والمقدسي في أحاديث الشعر، ۱/۱۰۱، الرقم: ۵۔

وَالْقَيْنَ سَكِينَةً عَلَيْنَا
 إِنَّا إِذَا صَبَحَ بَنَا أَبِينَا
 وَبِالصَّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ هَذَا السَّائِقُ؟ قَالُوا: عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ: يَرْحَمُهُ اللَّهُ. قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: وَجَبَتْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ خیبر کی جانب نکلے۔ ہم رات کے وقت سفر کر رہے تھے کہ ہم میں سے ایک آدمی نے حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے عامر! آپ ہمیں اپنے شعر کیوں نہیں سناتے؟ حضرت عامر شاعر تھے۔ چنانچہ وہ نیچے اتر آئے اور لوگوں کے سامنے یوں حدی خوانی کرنے لگے:

”اے اللہ! اگر تو نہ ہوتا، تو ہم نہ ہدایت حاصل کرتے، نہ زکوٰۃ دیتے اور نہ نماز پڑھتے، پس اے اللہ! ہم تجھ پر (اور تیرے دین پر) قربان ہوں، تو ہمیں بخش دے، جب تک ہم اس دنیا میں باقی ہیں، اور اگر ہمارا مقابلہ کسی دشمن کے ساتھ ہو تو ہمیں ثابت قدم رکھ، اور ہم پر سیکنہ نازل فرما، اور اگر دشمن ہم پر چلائے یا ہم پر حملہ آور ہو تو ہم اس کا انکار کریں (اور اس کا مقابلہ کریں نہ کہ اس کے آگے ہتھیار پھینک دیں)۔“

تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ حدی خوانی کرنے والا کون ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: عامر بن اکوع ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔ ہم میں سے ایک شخص (حضرت عمر) کہنے لگے کہ ان کے لئے (شہادت اور جنت) واجب ہو گئی۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/٤٨. عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ قَاتَلَ أَخِي قِتَالًا شَدِيدًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَارْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهُ، فَقَتَلَهُ، فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ وَشَكُّوا فِيهِ: رَجُلٌ مَاتَ فِي سِلَاحِهِ وَشَكُّوا فِي بَعْضِ أَمْرِهِ. قَالَ سَلَمَةُ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ خَيْبَرَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتَذُنِّي لِي أَنْ أَرْجُزَ لَكَ، فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: أَعْلَمُ مَا تَقُولُ. قَالَ: فَقُلْتُ:

وَاللَّهُ لَوْلَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا

وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: صَدَقْتَ.

وَأَنْزَلَنُ سَكِينَةً عَلَيْنَا

وَتَبَّتْ الْأَقْدَامُ إِنْ لَا قَيْنَا

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة خيبر، ١٤٢٩/٣، الرقم: ١٨٠٢، وأبو داود في السنن، كتاب: الجهاد، باب: في الرجل يموت بسلاحه، ٢٠/٣، الرقم: ٢٥٣٨، والنسائي في السنن، كتاب: الجهاد، باب: من قاتل في سبيل الله فارتد عليه سيفه فقتله، ٣٠/٦، الرقم: ٣١٥٠، وفي السنن الكبرى، ٢١/٣، الرقم: ٤٣٥٨، ١٣٦/٦، الرقم: ١٠٣٦٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٦/٤، الرقم: ١٦٥٥٠، وابن حبان في الصحيح، ٤٦٩/٧، الرقم: ٣١٩٦، وأبو عوانة في المسند، ٣١٥/٤ - ٣١٦، الرقم: ٦٨٣٢ - ٦٨٣٥، والطبراني المعجم الكبير، ٨/٧، الرقم: ٦٢٢٧.

وَالْمُشْرِكُونَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا

قَالَ: فَلَمَّا قَضَيْتُ رَجَزِي، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَالَ هَذَا؟
 قُلْتُ: قَالَهُ أَخِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَرْحَمُهُ اللَّهُ قَالَ: فَقُلْتُ: يَا
 رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ نَاسًا لَيَهَابُونَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ، يَقُولُونَ رَجُلٌ مَاتَ بِسَلَاحِهِ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا.
 رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت سلمہ بن اکوع ؓ بیان کرتے ہیں کہ جنگ خیبر کے دن میرے بھائی
 (حضرت عامر ؓ) نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ بڑی شدید جنگ کی مگر اتفاق سے
 ان کی تلوار پلٹ کر انہیں خود کو ہی لگی اور وہ شہید ہو گئے، صحابہ کرام (میں سے بعض) نے
 ان پر کچھ نکتہ چینی کی اور جو شخص اپنے ہی ہتھیار سے قتل ہو جائے اس کی شہادت پر شک
 کیا۔ حضرت سلمہ ؓ نے کہا: جب حضور نبی اکرم ﷺ خیبر سے واپس لوٹے تو میں نے
 عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کچھ رجزیہ کلام پیش کرنے کی اجازت دیں، حضور نبی اکرم ﷺ
 نے اجازت عطا فرمائی، حضرت عمر بن الخطاب ؓ نے کہا سوچ سمجھ کر کہنا، پھر میں نے کہا:
 ”خدا کی قسم! اگر اللہ کی مدد نہ ہوتی تو ہم زکوٰۃ ادا کرتے نہ نماز

پڑھتے۔“

حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو نے سچ کہا۔“

”اور ہم پر اپنی رحمت نازل فرما اور کفار کے مقابلہ کے وقت ہم کو
 ثابت قدم رکھ۔ بے شک کفر (اپنی پوری طاقت و قوت سے) ہم پر حملہ آور
 ہے۔“

”فرماتے ہیں کہ جب میں رجز پورا کر چکا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ کس کے اشعار ہیں؟ میں نے عرض کیا: یہ شعر میرے بھائی عامر نے کہے ہیں، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگ اس کی نماز جنازہ پڑھنے میں ہچکچا رہے ہیں! اور کہتے ہیں کہ یہ شخص اپنے ہتھیار سے فوت ہوا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مجاہد ہے اور جہاد کرتے ہوئے شہید ہوا ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم، ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۳/۴۹. عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَدَفْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ: هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ شَيْءٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: هِيَ فَأَنْشَدْتُهُ بَيْتًا، فَقَالَ: هِيَ، ثُمَّ أَنْشَدْتُهُ بَيْتًا، فَقَالَ: هِيَ، حَتَّى أَنْشَدْتُهُ مِائَةَ بَيْتٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ خَرِيٍّ فِي الْأَدَبِ وَالنِّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت عمرو بن شریذ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں

- ۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الشعر، ۱۷۶۷/۴، الرقم: ۲۲۵۵،
والبخاري في الأدب المفرد، ۲۷۸/۱، الرقم: ۷۹۹، والنسائي في السنن
الكبرى، ۲۴۸/۶، الرقم: ۱۰۸۳۶، وفي عمل اليوم والليلة، ۵۵۰/۱،
الرقم: ۹۹۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۹۰/۴، الرقم: ۱۹۴۹۴،
وابن حبان في الصحيح، ۹۷/۱۳، الرقم: ۵۷۸۲، وابن أبي شيبة في
المصنف، ۲۷۲/۵، الرقم: ۲۶۰۱۰، وفي كتاب الأدب، ۳۴۰/۱،
الرقم: ۳۵۸، والطبري في تهذيب الآثار، ۶۳۴/۲، الرقم: ۹۳۷، والبيهقي
في السنن الكبرى، ۲۲۶/۱۰، الرقم: ۲۰۸۱۷، والطبراني في المعجم
الكبير، ۳۱۵/۷، الرقم: ۷۲۳۸-۷۲۳۹، والمقدسي في أحاديث الشعر،
۵۴/۱، الرقم: ۱۴۔

حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سوار ہوا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں امیہ بن ابی اہصلت کے اشعار میں سے کچھ یاد ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں (یا رسول اللہ!)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سناؤ، میں نے ایک شعر سنایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اور سناؤ میں نے ایک اور شعر سنایا، آپ ﷺ نے فرمایا: اور سناؤ، میں نے ایک اور شعر سنایا، آپ ﷺ نے فرمایا: اور سناؤ، حتیٰ کہ میں نے آپ ﷺ کو ایک سو اشعار کو سنائے۔“

اس حدیث کو امام مسلم نے، بخاری نے، الأذہب المفرد، میں اور امام نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۴/۵۰. عَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا عُمَارَةَ، وَلَيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ قَالَ: لَا وَاللَّهِ، مَا وَلَّى النَّبِيُّ ﷺ، وَلَكِنْ وَلَّى سَرَعَانَ النَّاسِ، فَلَقِيَهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ، وَالنَّبِيُّ ﷺ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ، وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ

۴: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: بغلة النبي ﷺ البيضاء، ۱۰۵۴/۳، الرقم: ۲۷۱۹، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: في غزوة حنين، ۱۴۰۰-۱۴۰۱، الرقم: ۱۷۷۶، والترمذي في السنن، كتاب: الجهاد عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في الثبات عند القتال، ۱۹۹/۴، الرقم: ۱۶۸۸، وقال أبو عيسى: وفي الباب عن علي و ابن عمر رضي الله عنهما وهذا حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن الكبرى، ۱۸۸/۵، ۱۹۱، الرقم: ۸۶۲۹، ۸۶۳۸، ۱۵۵/۶، الرقم: ۱۰۴۴۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۸۰-۲۸۱، ۲۸۹، ۳۰۴، وابن الجارود في المنتقى، ۲۶۷/۱، الرقم: ۱۰۶۶، وابن حبان في الصحيح، ۹۰/۱۱، الرقم: ۴۷۷۰، ۸۴/۱۳، الرقم: ۵۷۷۱، وابن أبي شيبة في المصنف، ۵۳۰/۶، الرقم: ۳۳۵۸۳، والبغوي في شرح السنة، ۶۴/۱۱، الرقم: ۲۷۰۶، ۳۷۲/۱۲۔

ﷺ أَخَذَ بِلِجَامِهَا، وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ:

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبُ
أَنَا ابْنُ عَبْدُ الْمُطْلَبُ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے کہ ان سے کسی شخص نے دریافت کیا: اے ابو عمارہ! کیا غزوہ حنین میں آپ لوگوں نے پیٹھ دکھائی؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، خدا کی قسم! حضور نبی اکرم ﷺ نے پیٹھ نہیں دکھائی، ہاں بعض جلد باز لوگ بھاگ نکلے تو اہل ہوازن نے انہیں تیروں کی باڑ پر رکھ لیا جبکہ اس موقع پر حضور نبی اکرم ﷺ اپنے سفید نچر پر جلوہ افروز تھے جس کی لگام حضرت ابوسفیان بن حارث نے تھام رکھی تھی اور حضور نبی اکرم ﷺ فرما رہے تھے:

”میں نبی برحق ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں
میں عبد المطلب (جیسے سردار) کا نحتِ جگر ہوں“
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۵/۵۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا

۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: أيام الجاهلية، ۱۳۹۵/۳، الرقم: ۳۶۲۸، وفي كتاب: الأدب، باب: ما يجوز من الشعر والرجز والحداء وما يكره منه، ۲۲۷۶/۵، الرقم: ۵۷۹۵، ومسلم في الصحيح، كتاب: الشعر، ۱۷۶۸/۴، الرقم: ۲۲۵۶، والترمذي في السنن، كتاب: الأدب عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في إنشاد الشعر، ۱۴۰/۵، الرقم: ۲۸۴۹، وابن ماجه في السنن، ۱۲۳۶/۲، الرقم: ۳۷۵۷،

الشَّاعِرُ كَلِمَةً لَبِيدٌ:

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ

وَكَاذُ أُمِّيَّةٌ بِنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَشْعُرُ كَلِمَةً تَكَلَّمْتُ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةً لَبِيدٌ:

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے سچی بات وہ ہے جو لیبید شاعر نے کہی ہے:

”خبردار ہو جاؤ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز فانی ہے۔“

”اور آپ ﷺ نے فرمایا: قریب تھا کہ امیہ بن ابوالصلت مسلمان ہو جاتا۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

”اور ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے بہتر شعر جسے عرب نے کہا لیبید کا شعر ہے:

”خبردار، آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز فانی ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ

..... وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/ ۴۷۰، ۴۸۰، الرقم: ۱۰۰۷۶، ۱۰۲۳۵،

وابن أبي شيبة في المصنف، ۵/ ۲۷۲، الرقم: ۲۶۰۱۵-۲۶۰۱۶۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶/۵۲. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ النَّبِيِّ ﷺ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ: كَيْفَ بِنَسَبِي؟ فَقَالَ حَسَّانُ لَا سُلْكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةَ مِنَ الْعَجِينِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

وفي رواية: عن الشَّعْبِيِّ قَالَ: اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ النَّبِيِّ ﷺ فِي قُرَيْشٍ قَالَ: كَيْفَ تَصْنَعُ بِنَسَبِي فِيهِمْ؟ قَالَ: أَسْلُكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةَ مِنَ الْعَجِينِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے مشرکین کی ہجو کرنے کی اجازت طلب کی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرے نسب کا کیا ہوگا؟“ تو انہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) ”میں آپ کے نسب مبارک کو ان (مشرکین) سے ایسے نکال لوں گا، جیسے آٹے سے بال نکالا جاتا ہے۔“ اس حدیث کو امام بخاری اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: من أحب أن لا يسب نسيبه، ۱۲۹۹/۳، الرقم: ۳۳۳۸، وفي كتاب: المغازي، باب: حديث الإفك، ۱۵۲۳/۴، الرقم: ۳۹۱۴، وفي كتاب: الأدب، باب: هجاء المشركين، ۲۲۷۸/۵، وابن حبان في الصحيح، ۹۵/۱۶، الرقم: ۷۱۴۵، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲۷۳/۵، الرقم: ۲۶۰۱۸، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ۲۹۷/۴، وأبو يعلى في المسند، ۳۴۱/۷، الرقم: ۴۳۷۷، والبخاري في الأدب المفرد، ۲۹۸/۱، الرقم: ۸۶۲، وابن سليمان في مسند عائشة رضي الله عنها، ۷۵/۱، الرقم: ۶۰۔

”اور امام شعبی کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے قریش (کی مذمت) بیان کرنے کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں موجود میرے نسب کا کیا کرو گے؟ تو انہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں آپ کے نسب کو ان سے ایسے نکال لوں گا جیسے آٹے سے بال نکالا جاتا ہے۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۷/۵۳. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ حَسَّانُ رضی اللہ عنہ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ائْذَنْ لِي فِي أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ: كَيْفَ بَقَرَابَتِي مِنْهُ؟ قَالَ: وَالَّذِي أَكْرَمَكَ، لَا سُلَّتْكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْخَمِيرِ، فَقَالَ حَسَّانُ:

وَأَنَّ سَنَامَ الْمَجْدِ مِنْ آلِ هَاشِمٍ
بَنُو بِنْتٍ مَخْزُومٍ وَوَالِدُكَ الْعَبْدُ

قَصِيدَتُهُ هَذِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ابوسفیان کی بھو کی اجازت دیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے ساتھ

۷: أخرجه أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل

حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ، ۱۹۳۴/۴، الرقم: ۲۴۸۹، وابن أبي شيبة في

المصنف، ۲۷۳/۵، الرقم: ۲۶۰۲۱، والبيهقي في السنن الكبرى،

۲۳۸/۱۰، الرقم: ۲۰۸۹۴، والمقدسي في أحاديث الشعر، ۱/۱۰۳،

الرقم: ۸۔

میری جو قربات ہے اس کا کیا کرو گے؟ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو عزت و تکریم عطا کی ہے میں آپ (کے نسب مبارک) کو ان سے اس طرح نکال لوں گا جس طرح گندھے ہوئے آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے۔ پھر حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے یہ قصیدہ کہا:

”آل ہاشم کی بزرگی کا کوہان بنت مخزوم کی اولاد ہے، اور تیرا باپ تو

غلام تھا۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۸/۵۴. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَهْجُوا قُرَيْشًا فَإِنَّهُ أَشَدُّ عَلَيْهَا مِنْ رَشْقٍ بِالْبَيْتِ، فَأَرْسَلَ إِلَى ابْنِ رَوَاحَةَ فَقَالَ: أَهْجُهُمْ فَهَجَاهُمْ، فَلَمْ يُرْضَ، فَأَرْسَلَ إِلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ، قَالَ حَسَّانُ رضی اللہ عنہ: قَدْ أَنْ لَكُمْ أَنْ تُرْسَلُوا إِلَى هَذَا الْأَسَدِ الصَّارِبِ بِذَنْبِهِ، ثُمَّ أَذْلَعَ لِسَانَهُ، فَجَعَلَ يُحَرِّكُهُ، فَقَالَ: وَالَّذِي بَعْثَكَ بِالْحَقِّ لَا فَرِيْنَهُمْ بِلِسَانِي فَرِي الْأَدِيمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَعْجَلْ، فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ أَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِأَنْسَابِهَا، وَإِنِّي لِي

۸: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل حسان

بن ثابت رضی اللہ عنہ، ۴/۱۹۳۵، الرقم: ۲۴۹۰، والطبراني في المعجم الكبير،

۴/۳۸، الرقم: ۳۵۸۲، والطبري في تهذيب الآثار، ۲/۶۲۹، الرقم:

۹۲۹، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۰/۲۳۸، الرقم: ۲۰۸۹۵،

والمقدسي في أحاديث الشعر، ۱/۶۴، الرقم: ۲۱، وابن عساكر في تاريخ

مدينة دمشق، ۱۲/۳۹۳۔

فِيهِمْ نَسَبًا حَتَّى يُلْحِصَ لَكَ نَسَبِي، فَأَتَاهُ حَسَّانُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ لَخِصَ لِي نَسَبُكَ. وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، لَا سُلَّتْكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالطَّبْرِيُّ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قریش کی ہجو کرو، کیونکہ ان (گستاخیوں پر میری نعت اور) اپنی ہجو تیروں کی بوچھاڑ سے زیادہ شاق گزرتی ہے پھر آپ ﷺ نے حضرت ابن رواحہ کی طرف پیغام بھیجا کہ کفار قریش کی ہجو کرو، انہوں نے کفار قریش کی ہجو کی، وہ آپ کو پسند نہیں آئی، پھر آپ نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا، پھر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا جب حضرت حسان آپ ﷺ کی خدمت میں آئے تو انہوں نے عرض کیا: اب وقت آگیا ہے آپ نے اس شیر کی طرف پیغام بھیجا ہے جو اپنی دم سے مارتا ہے پھر اپنی زبان نکال کر اس کو ہلانے لگے پھر عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے! میں اپنی زبان سے انہیں اس طرح چیر پھاڑ کر رکھ دوں گا جس طرح چمڑے کو پھاڑتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جلدی نہ کرو، یقیناً ابو بکر قریش کے نسب کو سب سے زیادہ جاننے والے ہیں اور ان میں میرا نسب بھی ہے (تم ان کے پاس جاؤ) تاکہ ابو بکر میرا نسب ان سے الگ کر دیں۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے پھر واپس لوٹے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ابو بکر نے میرے لئے آپ کا نسب الگ کر دیا ہے اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں آپ کو ان میں سے اس طرح نکال لوں گا جس طرح گندھے ہوئے آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم، طبرانی اور طبری نے روایت کیا ہے۔

۹/۵۵. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ وَمَعَهُنَّ أُمُّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ: وَيْحَكَ يَا أَنْجِشَةَ، رُؤْيَدَكَ سَوْفًا بِالْقَوَارِيرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس بن مالک ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنی بعض ازواج مطہرات کے پاس (ایک سفر سے) تشریف لائے جن کے پاس حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا تھیں (تو آپ ﷺ کے دربار اقدس کے ایک غلام) حضرت انجشہ ﷺ نے حدی خوانی شروع کر دی جس سے سواریوں کی رفتار تیز ہو گئی اور ازواج مطہرات کو تیز رفتاری کے باعث مشکل ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے انجشہ، تیرا بھلا ہو، یہ شیشوں (کی طرح نازک خواتین کی) سواری کو آہستہ آہستہ لے چلو۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأدب، باب: ما يجوز من الشعر والرجز والحداء وما يكره منه، ۲۲۷۸/۵، الرقم: ۵۷۹۷، وفي كتاب: الأدب، باب: من دعا صاحبه فنقص من اسمه حرفا، ۲۲۹۱/۵، الرقم: ۵۸۴۹، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: رحمة النبي ﷺ للنساء وأمر السواق مطاياهن بالرفق بهن، ۱۸۱۱/۴، الرقم: ۲۳۲۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۱۷/۳، ۱۸۶، الرقم: ۱۲۱۸۶، ۱۲۹۵۸، والدارمي في السنن، ۳۸۲/۲، الرقم: ۲۷۰۱، والنسائي في السنن الكبرى، ۱۳۴-۱۳۵، الرقم: ۱۰۳۶۰، ۱۰۳۶۳-۱۰۳۶۴، وابن حبان في الصحيح، ۱۱۸/۱۳، الرقم: ۵۸۰۰، وأبو يعلى في المسند، ۱۹۲/۵، الرقم: ۲۸۱۰، ۱۱۶/۷، الرقم: ۴۰۶۴، والبخاري في الأدب المفرد، ۱۰۱/۱، الرقم: ۲۶۴۔

١٠/٥٦. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَغُلَامٌ أَسْوَدُ يُقَالُ لَهُ: أَنْجَشَةُ يَحْدُو فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا أَنْجَشَةُ رُؤَيْدَكَ سَوَقًا بِالْقَوَارِيرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

١١/٥٧. وفي رواية: قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَادٍ حَسَنُ الصَّوْتِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: رُؤَيْدًا يَا أَنْجَشَةُ لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيرَ يَعْنِي ضَعْفَةَ النِّسَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

١٢/٥٨. وفي رواية: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي مَسِيرٍ لَهُ فَحَدَّاهُ الْحَادِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ارْقُ يَا أَنْجَشَةُ

١٠-١٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأدب، باب: المعارض مندوحة عن الكذب، ٢٢٩٤/٥، الرقم: ٥٨٥٦-٥٨٥٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: رحمة النبي ﷺ للنساء، ١٨١١-١٨١٢، الرقم: ٢٣٢٣، والنسائي في السنن الكبرى، ١٣٤/٦-١٣٥، الرقم: ١٠٣٥٩-١٠٣٦٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٢٧/٣، الرقم: ١٣٤٠١، والنسائي في عمل اليوم والليلة، ٣٥٨/١، الرقم: ٥٢٥، وابن حبان في الصحيح، ١١٩/١٣، الرقم: ٥٨٠١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢٢٧/١٠، الرقم: ٢٠٨٢٠-٢٠٨٢٢، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢١/٢٥، الرقم: ٢٩٤، وأبو يعلى في المسند، ١٩١/٥، الرقم: ٢٨٠٩، ١١٦/٧، ١٢١، الرقم: ٤٠٦٤، ٤٠٧٥، والرويان في المسند، ٣٨١/٢، الرقم: ١٣٥٧، وعبد بن حميد في المسند، ٣٩٨/١، الرقم: ١٣٤٢، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٤٣٠/٨-٤٣١، والهيتمي في مجمع الزوائد، ٢١٤/٣، ٣٢٠/٤، ٢٠/٨، وقال: رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح.

وَيَحْكُ بِالْقَوَارِيرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضور نبی اکرم ﷺ کسی سفر میں جا رہے تھے، اور آپ ﷺ کے ہمراہ انجشہ نامی ایک حبشی لڑکا گارہا تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے انجشہ! آہستہ آہستہ چلو! جیسے نہایت نازک شیشوں کے آگینے لے جا رہے ہو۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

”ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے دربار اقدس میں ایک خوش الحان حدی خواں تھا، حضور نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: اے انجشہ! شیشوں کو نہ توڑنا، یعنی نازک سی عورتوں کو تکلیف نہ دینا۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

”اور ایک روایت میں ہے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنے کسی سفر میں تھے، تو کسی حدی خواں نے حدی خوانی شروع کر دی (جس سے اونٹوں نے رفتار تیز کر دی) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے انجشہ! نرمی کرو، ان شیشوں (کے آگینوں کی طرح نازک خواتین) کا خیال رکھو۔ (کہ کہیں تیز رفتاری سے یہ ٹوٹ نہ جائیں)۔“

اس حدیث کو امام بخاری، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۳/۵۹. عَنْ الرَّبِيعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ

۱۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: شهود الملائكة

بدرًا، ۱۴/۶۹، الرقم: ۳۷۷۹، وفي كتاب: النكاح، باب: ضرب الدف

في النكاح والوليمة، ۱۹۷۶/۵، الرقم: ۴۸۵۲، والترمذي في السنن، —

النَّبِيُّ ﷺ عِدَاةَ بُنَيَّ عَلِيٍّ، فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي،
وَجُورِيَّاتٍ يَصْرُبْنَ بِالْذَّفِّ، يَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِهِنَّ يَوْمَ بَدْرٍ، حَتَّى
قَالَتْ جَارِيَةٌ:

وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي عَدِ

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَقُولِي هَكَذَا وَقُولِي مَا كُنْتَ تَقُولِينَ.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

”حضرت رُج بنت معوذ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ شب زفاف کے بعد حضور نبی
اکرم ﷺ (ہمارے گھر) تشریف لائے اور میرے بستر پر اس طرح جلوہ افروز ہوئے جیسا
کہ آپ (راوی) بیٹھے ہیں اس وقت کچھ بچیاں دف بجا کر جنگ بدر میں شہید ہو جانے
والے اپنے بزرگوں کی شان میں قصیدہ گا رہی تھیں۔ آخر کار ایک بچی نے کہا:
”(آج) ہم میں ایسا نبی ﷺ تشریف فرما ہے جو (آنے والے) کل
کی باتیں جانتا ہے۔“

تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ نہ کہو بلکہ وہی کہو جو تم پہلے کہہ رہی تھیں۔“
اسی حدیث کو امام بخاری، ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

..... کتاب: النکاح عن رسول اللہ ﷺ، باب: ما جاء في إعلان النکاح،
۳/۳۹۹، الرقم: ۱۰۹۰، وأبو داود في السنن، کتاب: الأدب، باب: في
النهي عن الغناء، ۴/۲۸۱، الرقم: ۴۹۲۲، وابن ماجه في السنن، کتاب:
النکاح، باب: الغناء والدف، ۱/۶۱۱، الرقم: ۱۸۹۷، والنسائي في
السنن الكبرى، ۳/۳۳۲، الرقم: ۵۵۶۳، وأحمد بن حنبل في المسند،
۶/۳۵۹-۳۶۰، الرقم: ۲۷۰۶۶، ۲۷۰۷۲، وابن حبان في الصحيح،
۱۸۹/۱، الرقم: ۵۸۷۸۔

۱۴/۶۰. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ فِي عُمْرَةٍ الْقَضَاءِ وَعَبَدُ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيْنَ يَدَيْهِ يَمْشِي وَهُوَ يَقُولُ:

خَلُّوا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيلِهِ الْيَوْمَ نَضْرِبُكُمْ عَلَى تَنْزِيلِهِ
ضَرْبًا يَزِيلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيلِهِ وَيُذْهِلُ الْخَلِيلَ عَنْ خَلِيلِهِ

فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا ابْنَ رَوَاحَةَ، بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَفِي حَرَمِ اللَّهِ تَقُولُ الشَّعْرَ؟ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: خَلَّ عَنْهُ يَا عُمَرُ، فَلَهَايَ أَسْرَعَ فِيهِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَغَوِيُّ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَالَ الْبَغَوِيُّ: إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عمرہ قضاء کے موقع پر حضور نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ میں اس شان سے داخل ہوئے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے آگے آگے چل رہے تھے اور یہ اشعار پڑھ رہے تھے:

۱۴: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الأدب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في إنشاد الشعر، ۱۳۹/۵، الرقم: ۲۸۴۷، والنسائي في السنن، كتاب: مناسك الحج، باب: إنشاد الشعر في الحرم والمشي بين يدي الإمام، ۲۰۲/۵، الرقم: ۲۸۷۳، وفي السنن الكبرى، ۳۸۳/۲، الرقم: ۳۸۵۶، والبخاري في شرح السنة، ۳۷۴-۳۷۵، الرقم: ۳۴۰۵-۳۴۰۴، وقال: إسناده صحيح، والعسقلاني في فتح الباري، ۵۰۲/۷، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۲۳۵/۱، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ۱۵۱/۱۳، والقسطلاني في المواهب اللدنية، ۲۹۷/۱.

”کافروں کے بیٹو! حضور نبی اکرم ﷺ کے راستہ سے ہٹ جاؤ۔ آج ان کے آنے پر ہم تمہاری گردنیں ماریں گے۔ ایسی ضرب جو کھوپڑیوں کو گردن سے جدا کر دے اور دوست کو دوست سے الگ کر دے۔“

اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عبداللہ بن رواحہ! رسول اللہ ﷺ کے سامنے اور اللہ تعالیٰ کے حرم میں شعر کہتے ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! اسے چھوڑ دو! یہ اشعار ان (دشمنوں) کے حق میں تیروں سے تیز تر اثر کرتے ہیں۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور بغوی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام بغوی نے فرمایا کہ اس کی سند صحیح ہے۔

۱۵/۶۱. عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كُنْتُ تُجَالِسُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ، جَلَسَ فِي مُصَلَّاهُ، حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَيَتَحَدَّثُ أَصْحَابُهُ يَذْكُرُونَ حَدِيثَ الْجَاهِلِيَّةِ، وَيُنْشِدُونَ الشَّعْرَ، وَيَضْحَكُونَ، وَيَتَبَسَّمُ ﷺ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

”حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ کیا آپ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں حضور نبی اکرم ﷺ جب نماز فجر پڑھ کر فارغ ہوتے تو اپنی نماز کی جگہ پر تشریف فرما

۱۵: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: السهو، باب: قعود الإمام في مصلاه بعد التسليم، ۸۰/۳، الرقم: ۱۳۵۸، وفي السنن الكبرى، ۴۰۴/۱، الرقم: ۱۲۸۱، ۵۱/۶، الرقم: ۹۹۹۸، وفي عمل اليوم واللية، ۲۱۶/۱، الرقم: ۱۷۰۔

رہتے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا۔ پھر اپنے صحابہ کرام سے گفتگو فرماتے رہتے وہ لوگ زمانہ جاہلیت کی باتیں یاد کر کے ہنستے اور (مدحت رسول ﷺ پر مشتمل) اشعار پڑھتے اور حضور نبی اکرم ﷺ (ان کے اشعار سماعت فرما کر) تبسم ریز ہو جاتے۔“

اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

۱۶/۶۲. عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ: لَوْ حَرَكْتَ بَنَاءَ الرِّكَابِ فَقَالَ: قَدْ تَرَكْتُ قَوْلِي. قَالَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَسْمِعْ وَأَطِعْ قَالَ:

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاَنْزِلُنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَتَبَّتْ اَلْاَقْدَامُ اِنْ لَا قَيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَجَبَتْ.
رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ سَعْدٍ.

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبد اللہ

۱۶: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ۶۹/۵، الرقم: ۸۲۵۰، وفي فضائل الصحابة، ۴۴/۱، الرقم: ۱۴۶، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳۹۵/۶، الرقم: ۳۲۳۲۷، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۵۲۷/۳، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۳۸۱/۱، الرقم: ۲۶۴، والحسيني في البيان والتعريف، ۱۴۶/۱، الرقم: ۳۸۹، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۱۰۴/۲۸، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۲۳۶/۱۔

بن رواحہ ؓ سے فرمایا: کاش! (حدی خوانی کر کے) تو ہمارے ساتھ ہماری سواری میں تحرک پیدا کرے! انہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں نے شعر کہنا چھوڑ دیا ہے۔ حضرت عمر ؓ نے انہیں کہا: شعر سناؤ اور حضور نبی اکرم ﷺ کی اطاعت بجا لاؤ تو انہوں نے یہ شعر پڑھے:

”اے اللہ تعالیٰ! اگر تیری مدد و نصرت ہمارے شامل حال نہ ہوتی تو نہ ہم ہدایت یافتہ ہوتے، اور نہ ہی صدقہ کرتے اور نہ ہی نماز ادا کرتے۔ پس تو ہم پر سکینہ نازل فرما اور جب دشمنوں سے ہمارا سامنا ہو تو ہمیں ثابت قدم رکھ۔“

پس حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ اشعار سن کر فرمایا: اے اللہ! اس پر رحم فرما، تو حضرت عمر ؓ نے فرمایا: (حضور نبی اکرم ﷺ کے اس قول کی بدولت اس پر) جنت واجب ہو گئی ہے۔“

اس حدیث کو امام نسائی، ابن ابی شیبہ اور ابن سعد سے روایت کیا ہے۔

۱۷/۶۳. عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدٍ ؓ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أُنْشَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِائَةَ قَافِيَةٍ مِنْ شِعْرِ أُمِّيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ، يَقُولُ: بَيْنَ كُلِّ

۱۷: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الأدب، باب: الشعر، ۱۲۳۶/۲،
الرقم: ۳۷۵۸، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲۷۲/۵، الرقم: ۲۶۰۱۲،
وفي كتاب الأدب، ۳۴۱/۱، الرقم: ۳۶۰، والترمذي في الشمائل
المحمدية، ۲۰۵/۱، الرقم: ۲۵۰، والبيهقي في السنن الكبرى،
۲۲۷/۱۰، الرقم: ۲۰۸۱۹، والشيباني في الأحاد والمثاني، ۲۱۳/۳،
الرقم: ۱۵۷۱، والطيالسي في المسند، ۱۷۹/۱، الرقم: ۱۲۷۱، والمزي
في تهذيب الكمال، ۲۲۸/۱۵، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق،
۲۶۸/۹۔

قَافِيَةٍ هِيَهُ وَقَالَ: كَادَ أَنْ يُسْلِمَ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ فِي الشَّمَائِلِ.

”حضرت عمرو بن شریذ ؓ نے اپنے والد سے روایت کیا انہوں نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے اُمیہ بن ابوالصلت شاعر کے اشعار میں سے سو قافیہ سماعت فرمائے اور آپ ﷺ ہر قافیہ کے بعد فرماتے اور سناؤ اور سناؤ۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: قریب تھا کہ یہ اسلام لے آتا۔“

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ اور ترمذی نے ”الشمائل“ میں روایت کیا ہے۔

۱۸/۶۴. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِبَعْضِ الْمَدِينَةِ، فَإِذَا هُوَ بِجَوَارٍ يَضْرِبْنَ بِدِفْهِنَّ وَيَتَعَنِينَ وَيَقْلُنَّ:

نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ
يَا حَبْدَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارٍ

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَعْلَمُ اللَّهُ إِنِّي لَأَحِبُّكُمْ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ.

وفي رواية: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِنَّ.

۱۸: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: النكاح، باب: الغناء والدف، ۶۱۲/۱، الرقم: ۱۸۹۹، والنسائي في عمل اليوم واليلة، ۱/۱۹۰، الرقم: ۲۲۹، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۳/۱۲۰، وأبو يعلى في المسند، ۶/۱۳۴، الرقم: ۳۴۰۹، والمقدسي في أحاديث الشعر، ۱/۷۵، الرقم: ۲۶، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۴۲، والعسقلاني في فتح الباري، ۷/۲۶۱۔

رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ وَأَبُو يَعْلَى وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت انس بن مالک ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ کی گلیوں سے گزرے تو چند لڑکیاں دف بجا رہی تھیں اور گا کر کہہ رہی تھیں:
 ”ہم بنو نجار کی بچیاں کتنی خوش نصیب ہیں کہ محمد مصطفیٰ ﷺ (جیسی ہستی) ہماری پڑوسی ہے۔“

تو حضور نبی اکرم ﷺ نے (ان کی نعت سن کر) فرمایا: (میرا) اللہ خوب جانتا ہے کہ میں بھی تم سے بے حد محبت رکھتا ہوں۔“
 اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

”اور ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! انہیں برکت عطا فرما۔“
 اس حدیث کو امام ابو نعیم، ابویعلیٰ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۱۹/۶۵. عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيعٍ ؓ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي قَدْ مَدَحْتُ بِمَدْحَةٍ وَمَدَحْتُكَ بِأُخْرَى. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَاتِ وَأَبْدَأْ بِمَدْحَةِ اللَّهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

”حضرت اسود بن سریع ؓ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے

۱۹: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲۴/۴، الرقم: ۱۵۷۱۱، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۸۷/۱، الرقم: ۸۴۳، والبيهقي في شعب الإيمان، ۸۹/۴، الرقم: ۴۳۶۵، والبخاري في الأدب المفرد، ۱۲۶/۱، الرقم: ۳۴۲، والحسيني في البيان والتعريف، ۲۵۲/۲، الرقم: ۱۶۳۶، وقال: أخرجه البغوي، وابن عدي في الكامل، ۵/۲۰۰۔

حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! بے شک میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی ہے اور آپ ﷺ کی نعت بیان کی ہے۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا لاؤ (مجھے بھی سناؤ) اور ابتداء اللہ تعالیٰ کی حمد سے کرو۔“

اس حدیث کو امام احمد، طبرانی، بیہقی اور بخاری نے ’الادب المفرد‘ میں روایت کیا ہے۔

۲۰/۶۶. عَنْ الْأُسُودِ بْنِ سَرِيعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي قَدْ حَمَدْتُ رَبِّي. تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِمَحَامِدِ وَمَدَحِ، وَإِيَّاكَ، قَالَ: هَاتِ مَا حَمَدْتَ بِهِ رَبَّكَ ﷻ. قَالَ: فَجَعَلْتُ أَنْشِدُهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَالطَّبْرَانِيُّ وَأَبُو نَعِيمٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ. وَقَالَ الْمَنَاوِيُّ: أَسَانِيدُ أَحْمَدَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت اسود بن سریعؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اللہ

۲۰: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴۳۵/۳، الرقم: ۱۵۰۳۳، ۱۵۰۳۸، وفي فضائل الصحابة، ۱/۲۶۰-۲۶۱، الرقم: ۳۳۴-۳۳۵، والبخاري في الأدب المفرد، ۱/۱۲۵، الرقم: ۳۴۲، والطبراني في المعجم الكبير، ۱/۲۸۷، الرقم: ۸۴۴، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۱/۴۶، والهيثمى في مجمع الزوائد، ۸/۱۱۸، ۹/۶۶، ۱۰/۹۵، والحسيني في البيان والتعريف، ۱/۱۵۴، الرقم: ۴۱۱، وقال: أخرجه الإمام أحمد والبخاري في الأدب والنسائي والحاكم أحد أسانيد أحمد رجاله رجال الصحيح، والمناوي في فيض القدير، ۲/۱۶۲۔

تعالیٰ کی حمد و ثنا اور آپ کی مدحت و نعت بیان کی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: لاؤ مجھے بھی سناؤ (اور ابتداء) اللہ تعالیٰ کی حمد سے کرو جو تم نے بیان کی ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ میں نے (حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے) پڑھنا شروع کر دیا۔“

اس حدیث کو امام احمد، بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں اور طبرانی والیوعم نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔ امام مناوی نے بھی فرمایا کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۶۷/۲۱. عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَنْشَدَ النَّبِيَّ ﷺ كَعْبُ بْنُ زُهَيْرٍ بَانتَ سَعَادُ، فِي مَسْجِدِهِ بِالْمَدِينَةِ، فَلَمَّا بَلَغَ قَوْلَهُ:

إِنَّ الرَّسُولَ لَنُورٌ يُسْتَضَاءُ بِهِ وَصَارِمٌ مِنْ سُيُوفِ اللَّهِ مَسْلُورٌ
أَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِكُمِهِ إِلَى الْخَلْقِ لِيَسْمَعُوا مِنْهُ..... الحديث.
رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابِيهَقِي وَطَبْرَانِي.

”حضرت موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کعب بن زہیر نے اپنے مشہور قصیدے ”بانت سعاد“ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی مسجد نبوی میں مدح کی اور جب اپنے اس قول پر پہنچا:

۲۱-۲۲: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۳/۶۷۰ - ۶۷۳، الرقم: ۶۴۷۷ - ۶۴۷۹، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۰/۲۴۳، الرقم: ۷۷، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۹/۱۷۷-۱۷۸، الرقم: ۴۰۳، وابن قانع في معجم الصحابة، ۲/۳۸۱، والعسقلاني في الإصابة، ۵/۵۹۴، وابن هشام في السيرة النبوية، ۵/۱۹۱، والكلاعي في الاكتفاء، ۲/۲۶۸، وابن كثير في البداية والنهاية (السيرة)، ۴/۳۷۳ -

”پیشک (یہ) رسولِ مکرم ﷺ وہ نور ہیں جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے اور آپ ﷺ (کفر و ظلمت کے علمبرداروں کے خلاف) اللہ تعالیٰ کی تیز دھارتلواریوں میں سے ایک عظیم تیغِ آبدار ہیں۔“

حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے دستِ اقدس سے لوگوں کی طرف اشارہ کیا کہ وہ انہیں (یعنی کعب بن زہیر) کو (غور سے) سنیں۔“
اس حدیث کو امام حاکم، بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۲/۶۸. وفي رواية: عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا انْتَهَى خَبَرُ قَتْلِ ابْنِ خَطْلٍ إِلَى كَعْبِ بْنِ زُهَيْرٍ بْنِ أَبِي سَلَمَى وَكَانَ بَلَّغَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُوْعِدَهُ بِمَا أُوْعَدَهُ ابْنُ خَطْلٍ، فَقِيلَ لِكَعْبٍ: إِنَّ لَمْ تُدْرِكْ نَفْسَكَ قَتَلْتُ، فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ، فَسَأَلَ عَنْ أَرَقِّ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَذُلَّ عَلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَأَخْبَرَهُ خَبْرَهُ، فَمَشَى أَبُو بَكْرٍ وَكَعْبٌ عَلَى إِثْرِهِ حَتَّى صَارَ بَيْنَ يَدَي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ يَعْني أَبَا بَكْرٍ: الرَّجُلُ يَبَايِعُكَ، فَمَدَّ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ، فَمَدَّ كَعْبٌ يَدَهُ، فَبَايَعَهُ، وَسَفَرَ عَنْ وَجْهِهِ، فَأَنْشَدَهُ:

نَبِئْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ أُوْعَدَنِي وَالْعَفْوُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ مَأْمُولُ
إِنَّ الرَّسُولَ لَنُورٌ يُسْتَضَاءُ بِهِ مُهَنَّدٌ مِنْ سُيُوفِ اللَّهِ مَسْلُوقُ
فَكَسَاهُ النَّبِيُّ ﷺ بُرْدَةً لَهُ، فَاشْتَرَاهَا مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ وَلَدِهِ
بِمَالٍ فِيهَا الَّتِي تَلْبَسُهَا الْخُلَفَاءُ فِي الْأَعْيَادِ.

رَوَاهُ ابْنُ قَانِعٍ وَالْعُسْقَلَانِيُّ وَابْنُ كَثِيرٍ "فِي الْبَدَايَةِ" وَقَالَ:
قُلْتُ: وَرَدَ فِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْطَا بُرْدَتَهُ حِينَ
أُنْشِدَهُ الْقَصِيدَةَ وَهَكَذَا الْحَافِظُ أَبُو الْحَسَنِ ابْنُ الْأَثِيرِ فِي الْعَابَةِ،
قَالَ: هِيَ الْبُرْدَةُ الَّتِي عِنْدَ الْخُلَفَاءِ، قُلْتُ: وَهَذَا مِنَ الْأُمُورِ الْمَشْهُورَةِ
جَدًّا.

”اور حضرت سعید بن مسیبؓ کی روایت میں ہے کہ جب کعب بن زہیر کے پاس (گستاخِ رسول) ابنِ خطل کے قتل کی خبر پہنچی اور اسے یہ خبر بھی پہنچ چکی تھی کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے بھی وہی دھمکی دی ہے جو آپ ﷺ نے ابنِ خطل کو دی تھی تو کعب سے کہا گیا کہ اگر تو بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی ہجو سے باز نہیں آئے گا تو قتل کر دیا جائے گا تو اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کے سب سے زیادہ نرم دل صحابی کے بارے میں معلومات کیں تو اسے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بارے میں بتایا گیا تو وہ ان کے پاس گیا اور انہیں اپنی ساری بات بتا دی پس حضرت ابوبکر صدیقؓ اور کعب بن زہیر چپکے سے چلے (تاکہ کوئی صحابی راستے میں ہی اسے پہچان کر قتل نہ کر دے) یہاں تک کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے پہنچ گئے، حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) یہ ایک آدمی ہے جو آپ کی بیعت کرنا چاہتا ہے سو حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا دستِ اقدس آگے بڑھایا تو کعب بن زہیر نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر آپ ﷺ کی بیعت کر لی پھر اپنے چہرے سے نقاب ہٹا لیا اور اپنا وہ قصیدہ پڑھا جس میں ہے:

”مجھے خبر دی گئی کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دھمکی دی ہے اور رسول

اللہ ﷺ کے ہاں عفو و درگزر کی (زیادہ) امید کی جاتی ہے۔“

اور اسی قصیدہ میں ہے:

”بیشک (یہ) رسولِ مکرم ﷺ وہ نور ہیں جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے اور آپ ﷺ (کفر و ظلمت کے علمبرداروں کے خلاف) اللہ تعالیٰ کی تیز دھارتوں میں سے ایک عظیم تیغِ آبدار ہیں۔“

”پس حضور نبی اکرم ﷺ نے (خوش ہو کر) اسے اپنی چادر پہنائی جس کو امیر معاویہ ؓ نے اس کی اولاد سے مال کے بدلہ میں خرید لیا اور یہی وہ چادر ہے جسے (بعد میں) خلفاءِ عیدوں (اور اہم تہواروں کے موقع) پر پہنا کرتے تھے۔“

اس حدیث کو امام ابنِ قانع اور امام عسقلانی نے روایت کیا ہے اور امام ابنِ کثیر نے ”البدایہ“ میں روایت کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ میں کہتا ہوں کہ بعض روایات میں آیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی چادر مبارک ان کو اس وقت عطا فرمائی جب انہوں نے اپنے قصیدے کے ذریعے آپ ﷺ کی مدح فرمائی..... اور اسی طرح حافظ ابوالحسن ابن الاثیر نے ’اسد الغابہ‘ میں بیان کیا ہے کہ یہ وہی چادر ہے جو خلفاء کے پاس رہی اور یہ بہت ہی مشہور واقعہ ہے۔

۶۹/۲۳. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَهُ حَدِيدٌ جَيِّدٌ الْخُدَاءِ وَكَانَ حَدِيدِي الرِّجَالِ وَكَانَ أَنْجَشَةُ يَحْدُوا بِأَرْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا حَدَا أَعْنَقَتِ الْإِبِلُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَيَحْكُ يَا أَنْجَشَةُ، رُوِيَ سَوْفَكَ بِالْقَوَارِيرِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ.

۲۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲۵۴/۳، ۲۸۵، الرقم: ۱۳۶۹۵،

۱۴۰۷۶، وعبد بن حميد في المسند، ۳۹۸/۱، الرقم: ۱۳۴۳، والبيهقي

في السنن الكبرى، ۲۲۷/۱۰، الرقم: ۲۰۸۲۲، والطيلسي في المسند،

۲۷۲/۱، الرقم: ۲۰۴۸، وابن عبد البر في الاستيعاب، ۱/۱۴۰،

والعسقلاني في الإصابة، ۱/۱۱۹۔

حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ (کے دربارِ اقدس) کا ایک نہایت ہی خوش الحان حدی خواں تھا۔ (اس کا نام انجشہ تھا ایک مرتبہ) انجشہ (کسی ایسے سفر میں جس میں امہات المؤمنین بھی ہمراہ تھیں) حدی خوانی کرنے لگا اس کی آواز سے سواری کے اونٹ تیز چل پڑے، تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے انجشہ! تیرا بھلا ہو، یوں آہستہ آہستہ چلو جیسے نازک سے شیشوں (کے آگینے) لے جا رہے ہو۔“

اس حدیث کو امام احمد اور عبد بن حمید نے روایت کیا ہے۔

۲۴/۷۰. عَنْ الْأَعْشَى الْمَازِنِيِّ ؓ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَنْشَدْتُهُ:

يَا مَالِكَ النَّاسِ وَدَيَّانَ الْعَرَبِ
إِنِّي لَقَيْتُ ذَرْبَةً مِنَ الذَّرْبِ
عَلَوْتُ أَبْغِيهَا الطَّعَامَ فِي رَجَبِ

۲۴: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲۰۱/۲ - ۲۰۲، الرقم: ۶۸۸۵۔
۶۸۸۶، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ۲۹۹/۴، وأبو يعلى في
المسند، ۲۸۷/۱۲، الرقم: ۶۸۷۱، والبخاري في التاريخ الكبير، ۶۱/۲،
الرقم: ۱۶۸۹، وابن أبي الدنيا في الإشراف في منازل الأشراف،
۲۹۶/۱، الرقم: ۴۱۰، وابن حبان في الثقات، ۲۱/۳، الرقم: ۷۳، وابن
عبد البر في الاستيعاب، ۸۶۷/۳، والشيباني في الأحاد والمثاني،
۴۲۲/۲، الرقم: ۱۲۱۵، ۱۷۷/۵، الرقم: ۲۷۱۱، والبيهقي في السنن
الكبرى، ۲۴۰/۱۰، الرقم: ۲۰۹۰۴، والرويان في المسند، ۴۴۱/۲،
الرقم: ۱۴۶۵۔

فَخَلَفْتَنِي بِنَزَاعٍ وَهَرَبَ
أَخْلَفَتِ الْعَهْدَ وَلَطَّتْ بِالذَّنْبِ
وَهَنَّ شَرُّ غَالِبٍ لِمَنْ غَلَبَ

قَالَ: فَجَعَلَ يَقُولُ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ ذَلِكَ: وَهَنَّ شَرُّ غَالِبٍ
لِمَنْ غَلَبَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّحَاوِيُّ وَأَبُو يَعْلَى وَابْنُ خَالٍ فِي الْكَبِيرِ.

”حضرت اُشی مازنی ؒ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی
خدمت میں حاضر ہوا، اور آپ ﷺ کو یہ اشعار سنائے:

”اے لوگوں کے مالک اور عربوں کے حاکم! بے شک میں تیز زبان
عورتوں میں سے ایک عورت کے ساتھ ملا ہوں، جسے میں نے ماہِ رجب میں
کھانا کھانا چاہا، پس اس نے جھگڑنے اور بھاگنے میں مجھے بھی پیچھے چھوڑ دیا،
اس نے وعدہ خلافی کی اور مسلسل گناہ کئے اور یہ (عورتیں) نہایت ہی برے
غلبہ والی ہیں جس پر یہ غالب آجائیں۔“

راوی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ یہ اشعار سن کر: ”وہن شر غالب
لمن غلب“ دہرانے لگے۔“

اس حدیث کو امام احمد، طحاوی، ابویعلیٰ اور بخاری نے ’التاریخ الکبیر‘ میں
روایت کیا ہے۔

۲۵/۷۱. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَدَّقَ أُمِّيَّةَ

۲۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲۵۶/۱، الرقم: ۲۳۱۴، وابن أبي

شيبه في المصنف، ۲۷۲/۵، الرقم: ۲۶۰۱۳، وفي كتاب الأدب،

فِي شَيْءٍ مِنْ شَعْرِهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ وَقَالَ:

وَالشَّمْسُ تَطْلُعُ كُلَّ آخِرِ لَيْلَةٍ
حَمْرَاءُ يُصْبِحُ لَوْنُهَا يَتَوَرَّدُ
تَابِي فَمَا تَطْلُعُ لَنَا فِي رِسْلِهَا
إِلَّا مُعَذِّبَةً وَإِلَّا تُجْلَدُ

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو يَعْلَى.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے امیہ بن ابوالصلت کے بعض اشعار کی تصدیق فرمائی اور اس کی تصدیق فرماتے ہوئے فرمایا: اس نے سچ کہا۔

اور اس (امیہ بن ابوالصلت) نے کہا:

”سورج ہر رات کے اخیر میں طلوع ہوتا ہے اور جب طلوع ہوتا ہے تو سرخ ہوتا ہے، پھر اس کا رنگ مزید سرخ ہو جاتا ہے، پس وہ نہیں طلوع ہوتا مگر (آگ کا) عذاب دیا ہوا یا کوڑے مارا ہوا۔“

تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا۔“

..... ۳۴۲/۱، الرقم: ۳۶۱، وأبو يعلى في المسند، ۳۶۵/۴، الرقم: ۲۴۸۲،
والطحاوي في شرح معاني الآثار، ۲۹۹/۴، وابن أبي عاصم في السنة،
۲۵۵/۱، الرقم: ۵۷۹، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق،
۲۷۰-۲۷۱، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، سورة المؤمن،
۷۲/۴، والمقدسي في أحاديث الشعر، ۱۰۴/۱، والهيثمي في مجمع
الزوائد، ۱۲۷/۸۔

اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۲۶/۷۲. عَنْ خُرَيْمِ بْنِ أَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ ﷺ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَمْدَحَكَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَاتِ لَا يَفْضُضُ اللَّهُ فَاكَ فَإِنِ شَاءَ الْعَبَّاسُ ﷺ يَقُولُ:

وَأَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ أَشْرَقَتْ الْأَرْضُ وَضَاءَتْ بِنُورِكَ الْأَفْقُ
فَنَحْنُ فِي الضِّيَاءِ وَفِي النُّورِ وَسُبُلُ الرِّشَادِ نَحْتَرِقُ
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَأَبُو نُعَيْمٍ.

”حضرت خرم بن اوس بن حارثہ بن لام ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے خدمت اقدس میں موجود تھے تو حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما

۲۶: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲۱۳/۴، الرقم: ۴۱۶۷، والحاكم في المستدرک، ۳۶۹/۳، الرقم: ۵۴۱۷، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۳۶۴/۱، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۱۰۲/۲، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ۵۳/۱، وابن عبد البر في الاستيعاب، ۴۴۷/۲، الرقم: ۶۶۴، والعسقلاني في الإصابة، ۲۷۴/۲، الرقم: ۲۲۴۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۱۷/۸، والخطابي في إصلاح غلط المحدثين، ۱۰۱/۱، الرقم: ۵۷، وابن قدامة في المغني، ۱۷۶/۱۰، وابن كثير في البداية والنهاية (السيرة)، ۲۵۸/۲، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ۶۶/۱، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ۱۴۶/۱۳، والحلي في السيرة، ۹۲/۱۔

نے آپ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کی مدح و نعت پڑھنا چاہتا ہوں تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لاؤ مجھے سنّاؤ اللہ تعالیٰ تمہارے دانت صحیح و سالم رکھے (یعنی تم اسی طرح کا عمدہ کلام پڑھتے رہو) تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے یہ پڑھنا شروع کیا:

”اور آپ وہ ذات ہیں کہ جب آپ کی ولادت باسعادت ہوئی تو (آپ کے نور سے) ساری زمین چمک اٹھی اور آپ کے نور سے اُنقِ عالم روشن ہو گیا پس ہم ہیں اور ہدایت کے راستے ہیں اور ہم آپ کی عطا کردہ روشنی اور آپ ہی کے نور میں ان (ہدایت کی راہوں) پر گامزن ہیں۔“

اس حدیث کو امام طبرانی، حاکم اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

۲۷/۷۳. عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ خَرَجَ إِلَى الْيَمَنِ فَاشْتَرَى حُلَّةَ ذِي يَزَنٍ، فَقَدِمَ بِهَا الْمَدِينَةَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَهْدَاهَا لَهُ فَرَدَّهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ: إِنَّا لَا نَقْبَلُ هَدِيَّةَ مُشْرِكٍ فَبَاعَهَا حَكِيمٌ فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاشْتَرَيْتَ لَهُ فَلَبِسَهَا ثُمَّ دَخَلَ فِيهَا الْمَسْجِدَ فَقَالَ حَكِيمٌ: فَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ فِيهَا لَكَأَنَّهُ الْقَمَرُ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَمَا مَلَكَتْ نَفْسِي حِينَ رَأَيْتُهُ كَذَلِكَ أَنْ قُلْتُ:

۲۷: أخرجه الطبري في تهذيب الآثار، ۶۷۱/۲، الرقم: ۹۸۷، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۹۳/۳، الرقم: ۲۰۲، الرقم: ۳۰۹۴، والحاكم في المستدرک، ۵۵۱/۳، الرقم: ۶۰۵۰، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۷۳/۸، ۱۰۱/۱۵ - ۱۰۲، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۵۰۴/۲، والمزي في تهذيب الكمال، ۱۷۵/۷، والهيتمي في مجمع الزوائد، ۲۷۸/۸۔

مَا يَنْظُرُ الْحُكَّامُ بِالْحُكْمِ بَعْدَ مَا
بَدَأَ وَاصْخُ ذُو غُرَّةٍ وَحَجُولُ
إِذَا وَاصْخُوهُ الْمَجْدَ أَرَبَى عَلَيْهِمْ
بِمُسْتَفْرَغِ مَاءِ الدِّنَابِ سَجِيلُ

فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

رَوَاهُ الطَّبْرِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ نَحْوَهُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ
صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عروہ سے روایت ہے کہ حضرت حکیم بن حزام ؓ نے (قبول اسلام سے پہلے) یمن کی طرف (بغرض تجارت) روانگی اختیار کی اور وہاں سے آپ نے ایک نہایت دلربا اور جاذب نظر لباس خریدا، اور مدینہ منورہ واپس آ کر وہ لباس حضور نبی اکرم ؐ کی خدمت میں تحفہً پیش کیا، آپ ؐ نے یہ لباس قبول کرنے سے انکار فرمایا اور یہ کہہ کر لوٹا دیا کہ ہم مشرک کا تحفہ قبول نہیں کرتے تو حضرت حکیم بن حزام ؓ نے اسے فروخت کرنے کا (عہدہ دیا) تو آپ ؐ نے اسے اپنے لئے خریدنے کا حکم دیا وہ لباس آپ ؐ کے لئے خرید لیا گیا۔ جب آپ ؐ نے اُسے زیب تن کیا پھر مسجد میں تشریف لائے، حضرت حکیم نے آپ ؐ کو اس لباس میں دیکھا تو وہ بے ساختہ کہہ اٹھے کہ میں نے اس لباس میں آپ ؐ سے زیادہ حسین چٹا ہوا انسان کبھی نہیں دیکھا آپ تو چودھویں کا چاند دکھائی دیتے ہیں اور بے قابو ہو کر بے ساختہ یہ اشعار پڑھنے لگے:

”جب روشن، چمکتے دکتے اور گورے مکھڑے والے (محمد مصطفیٰ ؐ)

جلوہ افروز ہوتے ہیں تو (حسن و قبح) کا حکم لگانے والے (حسن مصطفیٰ ؐ)

میں کھو کر اپنا (منصب) حکم بھول جاتے ہیں۔ جب لوگوں نے ان کے ساتھ عظمت اور بزرگی میں مقابلہ کرنا چاہا تو وہ ان سب پر (عطاؤں اور کرم نوازیوں سے بھرے) بڑے بڑے ڈالوں کے ساتھ سبقت لے گئے۔“

اس حدیث کو امام طبری، طبرانی اور اسی طرح حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۲۸/۷۴. عَنْ الشَّعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَمَرَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ رضی اللہ عنہ فَإِذَا النَّاسُ قَدْ أَحْبَوْا أَيَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ أَيَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ قَالَ: فَعَرَفْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَعَانِي فَجِئْتُ فَقَالَ لِي: اجْلِسْ هَاهُنَا فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي: كَيْفَ تَقُولُ الشَّعْرَ كَأَنَّهُ يَتَعَجَّبُ فَقُلْتُ أَنْظُرْ ثُمَّ أَقُولُ قَالَ: فَعَلَيْكَ بِالْمُشْرِكِينَ وَلَمْ أَكُنْ هَيَّأْتُ شَيْئًا فَأَنْشَدْتُهُ هَذِهِ الْكَلِمَةَ.

فَأَخْبِرُونِي أَتَمَانَ الْعِبَاءِ مَتَى
كُنْتُمْ بِطَارِيقٍ أَوْ دَانَتْ لَكُمْ مُضْرٌ

فَعَرَفْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ:

۲۸: أخرجه الطبري في تهذيب الآثار، ۶۶۱/۲، الرقم: ۹۷۷، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۵۲۸/۳، والمقدسي في أحاديث الشعر، ۱۰۸/۱، الرقم: ۱۷، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۹۴/۲۸، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۲۳۴/۱، والهيتمي في مجمع الزوائد، ۱۲۴/۸، وقال: رواه الطبراني ورجاله ثقات، والسيوطي في الدر المنثور، ۳۳۶/۶۔

يَا هَاشِمُ الْخَيْرُ إِنَّ اللَّهَ فَضَّلَكُمْ

عَلَى الْبَرِيَّةِ فَضْلًا مَا لَهُ غَيْرُ

إِنِّي تَفَرَّسْتُ فِيكَ الْخَيْرَ أَعْرِفُهُ

فِرَاسَةً خَالَفَتْهُمْ فِي الَّذِي نَظَرُوا

وَلَوْ سَأَلْتُ أَوْ اسْتَغْفَرْتُ بَعْضَهُمْ

فِي جُلِّ أَمْرِكَ مَا آوُوا وَلَا نَصَرُوا

فَثَبَّتَ اللَّهُ مَا آتَاكَ مِنْ حُسْنِ

تَثْبِيتِ مُوسَى وَنَصْرًا كَالَّذِي نَصَرُوا

فَأَقْبَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُبْتَسِمًا وَقَالَ: وَأَنْتَ فَتَشْتَكِ اللَّهَ.

رَوَاهُ الطَّبْرِيُّ وَابْنُ سَعْدٍ وَالْمُقَدِّسِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

”حضرت شعبی سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) حضور نبی اکرم ﷺ مسجد میں

تشریف فرما تھے کہ اتنے میں حضرت عبد اللہ بن رواحہ ؓ کا وہاں سے گزر ہوا۔ تو ایسے

انہیں دیکھ کر میں لوگوں نے پکارنا شروع کیا: اے عبد اللہ بن رواحہ! اے عبد اللہ بن

رواحہ! تو حضرت عبد اللہ بن رواحہ ؓ نے کہا کہ میں سمجھ گیا کہ مجھے حضور نبی اکرم ﷺ

نے یاد فرمایا ہے۔ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

(اے عبد اللہ!) یہاں بیٹھ جاؤ، پس میں آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا، پھر آپ ﷺ نے

مجھے فرمایا: تم اتنے اچھے شعر کیسے کہہ لیتے ہو؟ آپ ﷺ نے پسند کا اظہار فرمایا تو میں نے

عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں سوچتا ہوں پھر کہتا ہوں یعنی شعر کہنے میں ذرا غور و تدبیر سے

کام لیتا ہوں) آپ ﷺ نے فرمایا: تو (ابھی) تم مشرکین پر اپنے اشعار کے ذریعہ حملہ

آور ہو جاؤ۔ (حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) میں نے کوئی تیاری نہیں کر رکھی تھی سو جو اس وقت فی البدیہہ میرے ذہن میں جو کلام آیا وہ یہ کلمات ہیں:

”(اے مشرک!) تم مجھے عبا کی قیمتیں بتاؤ، اور یہ کہ تم کب جنگ کے ماہر (یعنی رومی افواج کے کمانڈر) تھے یا قبیلہ مضر تمہارے فرماں بردار ہوئے۔“

”پس میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے چہرہ اقدس پر ناگواری محسوس کی، تو میں نے وہ چھوڑ کر یہ اشعار پڑھے:

”اے صاحب خیر (اور سردارِ بنو) ہاشم! بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام مخلوق پر فضیلت و بزرگی عطا فرمائی ہے اور جس کا کوئی ثانی نہیں، بے شک میں نے آپ کو ہمیشہ نیکی کرنے والا ہی پایا جسے میں جانتا ہوں، ایسی بھلائی جس نے ان کی مخالفت کی اس چیز میں جو انہوں نے دیکھی۔ اور اگر میں آپ کے معاملہ میں ان میں سے بعض سے سوال کرتا تو وہ ہرگز مدد و نصرت کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔ پس اللہ تعالیٰ آپ کے حسن بے پایاں کو سلامت رکھے، جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ثابت قدم رکھا، اور وہ مدد عطا فرمائے جو انہیں عطا فرمائی گئی تھی۔“

تو حضور نبی اکرم ﷺ (اپنی نعت پر مشتمل یہ کلام سن کر) مسکراتے ہوئے میری طرف تشریف لائے اور فرمایا: اور اے ابن رواحہ! اللہ تعالیٰ تمہیں بھی (اس محبت پر) ثابت قدم رکھے۔“

اس حدیث کو امام طبری، ابن سعد اور مقدسی نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا کہ اس حدیث کے رجال ثقہ ہیں۔

۲۹/۷۵. عَنْ ابْنِ سِيرِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - وَهُوَ مُحَاصِرُ أَهْلِ الطَّائِفِ - لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَهُوَ إِلَى جَنْبِهِ: هَيْه يَسْتَسْثِدُّهُ فَأَنْشُدْهُ قَصِيدَةً..... فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَهْنَّ أَسْرَعُ فِيهِمْ مَنْ وَقَعَ النَّبْلُ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

”امام ابن سیرین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب اہل طائف کا محاصرہ کئے ہوئے تھے، تو آپ ﷺ نے حضرت کعب بن مالک رحمہ اللہ سے جو کہ آپ کے پہلو میں کھڑے تھے فرمایا: لاؤ، مجھے شعر سناؤ، تو انہوں نے آپ ﷺ کو پورا قصیدہ سنایا..... تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک یہ اشعار دشمنوں پر نیزوں کے پڑنے سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہیں۔“

اس حدیث کو امام عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

۳۰/۷۶. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَهْجُوكَ فَقَامَ ابْنُ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، انْذَنْ لِي فِيهِ فَقَالَ: أَنْتَ الَّذِي تَقُولُ ثَبَّتَ اللَّهُ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ،

فَثَبَّتَ اللَّهُ مَا أَعْطَاكَ مِنْ حُسْنٍ
تَثَبَّيْتُ مُوسَى وَنَصْرًا مِثْلَ مَا نَصَرُوا

۲۹: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ۲۶۳/۱۱، الرقم: ۲۰۵۰۱۔

۳۰: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۵۵۶/۳، الرقم: ۶۰۶۵، وابن أبي الدنيا

في الإشراف في منازل الأشراف، ۲۴۲/۱، الرقم: ۲۹۵، وابن عساكر في

تاريخ مدينة دمشق، ۴۰۵/۱۲، والسيوطي في الدر المنثور، ۳۳۶/۶۔

قَالَ: وَأَنْتَ يَفْعَلُ اللَّهُ بِكَ خَيْرًا مِثْلَ ذَلِكَ. ثُمَّ وَتَبَ كَعَبُّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ائْذَنْ لِي فِيهِ قَالَ: أَنْتَ الَّذِي تَقُولُ: هَمَّتْ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ،

هَمَّتْ سَخِينَةٌ أَنْ تُغَالِبَ رَبَّهَا
فَلْيَغْلِبَنَّ مَغَالِبَ الْغَالِبِ

قَالَ: أَمَا أَنَّ اللَّهَ لَمْ يَنْسَ ذَلِكَ لَكَ قَالَ: ثُمَّ قَامَ حَسَانُ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ائْذَنْ لِي فِيهِ وَأُخْرِجْ لِسَانًا لَهُ أَسْوَدَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ائْذَنْ لِي إِنْ شِئْتَ أَفْرَيْتُ بِهِ الْمَزَادَ فَقَالَ: اذْهَبْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ لِيُحَدِّثَكَ حَدِيثَ الْقَوْمِ وَيَأْمَهُمْ وَأَحْسَابَهُمْ ثُمَّ اهْجُهُمْ وَجَبْرِيلُ مَعَكَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا نَحْوَهُ.
وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ (مسجد نبوی میں) تشریف لائے تو آپ سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب (اپنے اشعار میں) آپ کی مذمت (وجہ) کرتا ہے تو اس موقع پر حضرت عبد اللہ بن رواحہ ؓ کھڑے ہو گئے اور عرض کرنے لگے: (یا رسول اللہ!) ابوسفیان کی ہجو و مزمت میں مجھے (اشعار کہنے کی) اجازت دیجئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ہی نے تو کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ثابت قدم رکھے۔ انہوں نے کہا: جی ہاں، یا رسول اللہ! میں نے ہی کہا تھا۔ پھر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ!

”پس اللہ تعالیٰ آپ کے عطا کردہ حسن بے پایاں کو سلامت رکھے، جیسے

اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حسن کو سلامت رکھا، اور اسی طرح آپ کی بھی مدد و نصرت فرماتا رہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مدد و نصرت کرتا رہا۔“

آپ ﷺ نے (یہ سن کر) فرمایا: اور اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ اسی طرح بھلائی فرمائے گا۔ پھر حضرت کعب ؓ اچانک اٹھے اور عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! مجھے بھی (کفار و مشرکین کی ہجو کرنے) اجازت عنایت فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: تو وہی ہے جس نے ”ہمت“ والا شعر کہا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں (پھر فرماتے ہیں کہ) میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ!

”قبیلہ سخینہ نے ارادہ کیا کہ وہ اپنے مالک پر غالب آجائیں، پس چاہیے کہ بہت زیادہ غلبہ پانے والا شخص غلبہ پائے جانے والی جگہوں پر (ہمیشہ ہی) غالب آجائے۔“

آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ تمہاری اس خدمت کو نہیں بھول سکتا جو تم نے پیش کی ہے پھر انہوں نے بیان کیا کہ اس کے بعد حضرت حسان ؓ اٹھ کھڑے ہوئے اور عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! مجھے بھی اس (ابوسفیان) کی مذمت میں کچھ کہنے کی اجازت عطا فرمائیں، پھر انہوں نے اپنی زبان نکالی جس کا کچھ حصہ کالا تھا اور عرض کیا: یا رسول اللہ اگر آپ کی مرضی ہو تو مجھ اجازت دیجئے تاکہ میں (اپنی زبان کے نشتر سے) اس کا پیٹ چاک کروں تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ (پہلے تم) ابو بکر کے پاس جاؤ وہ تمہیں ان کے (مخصوص) ایام اور ان کے حسب و نسب اور سیاہ کرتوتوں کے بارے میں بتائیں گے جو ان (مشرکین) نے انجام دیے ہیں پھر تم ان کی مذمت کرو (اور اس کام میں) حضرت جبرئیل علیہ السلام بھی تمہارے ساتھ ہیں۔“

اس حدیث کو امام حاکم اور اسی طرح ابن ابی دنیا نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۷۷/۳۱. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَيْسٍ رضی اللہ عنہ عَنْ أُمِّهِ وَهْيَ بِنْتُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ عَلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ فِي مَجْلِسٍ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُنْشِدُ فَلَمَّا رَأَى مَكَانَهُ تَقَبَّضَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا كُنْتُمْ عَلَيْهِ؟ فَقَالَ كَعْبٌ: كُنْتُ أَنْشِدُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَأَنْشِدْ فَأَنْشِدْ حَتَّى مَرَّ بِقَوْلِهِ:

تَقَاتَلْنَا عَنْ جَذْمِنَا كُلَّ فَحْمَةٍ

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَقُلْ: تَقَاتَلْنَا عَنْ جَذْمِنَا وَلَكِنْ قُلْ: تَقَاتَلْنَا عَنْ دِينِنَا. رَوَاهُ الطَّبْرِيُّ وَالشَّيْبَانِيُّ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.

”حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کی والدہ سے مروی ہے جو کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ مسجد نبوی سے گزرے تو وہاں حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ (صحابہ کرام کے درمیان نعت مصطفیٰ ﷺ کی ایک) مجلس سجائے بیٹھے اپنا کلام پڑھ رہے تھے اور انہوں نے جب حضور نبی اکرم ﷺ کو تشریف لائے دیکھا تو (ادباً) اپنی جگہ پر ساکت ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا (تم کیا کر رہے تھے اپنی بات) جاری رکھو، تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں (آپ کی نعت پر مشتمل) اشعار پڑھ رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو سناؤ، اور سناؤ، انہوں نے سنانا شروع کیا یہاں تک وہ اس قول پر پہنچے:

”ہم اپنی آن اور نخوت کی خاطر بڑے سے بڑے آدمی سے ٹکرا جاتے تھے۔“

۳۱: أخرجه الطبري في تهذيب الآثار، ۶۶۲/۲، الرقم: ۹۷۸، والشيباني في

الآحاد والمثاني، ۱۶۲/۶، الرقم: ۳۳۹۱، وابن أبي الدنيا في الإشراف

في منازل الأشراف، ۲۶۸/۱، الرقم: ۳۸۵۔

تو حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں اس پر ٹوک دیا اور فرمایا: یوں نہ کہو ہم اپنی جھوٹی آن کی خاطر لڑتے مرتے ہیں بلکہ یوں کہو ہم اپنے دین (اور اپنے آقا مصطفیٰ ﷺ کی ناموس) کی خاطر لڑتے ہیں۔“

اس حدیث کو امام طبری، شیبانی اور ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے۔

۳۲/۷۸. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ رَأَى النِّسَاءَ يَلْطُمْنَ وُجُوهُ الْخَيْلِ بِالْخَمْرِ فَبَسَمَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، كَيْفَ قَالَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ؟ فَأَنْشَدَهُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

عَدِمْتُ ثَنِيَّتِي إِنْ لَمْ تَرَوْهَا
تُثِيرُ النَّقْعَ مِنْ كَتَفِي كِدَاءُ
يُنَازِعُنَ الْأَعْنَةَ مُسَرَّعَاتِ
يَلْطُمُهُنَّ بِالْخَمْرِ النِّسَاءُ

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ادْخُلُوا مِنْ حَيْثُ قَالَ حَسَّانُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبْرِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ

۳۲: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۷۶/۳، الرقم: ۴۴۴۲، والطبري في تهذيب الآثار، ۶۶۴/۲، الرقم: ۹۷۹، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ۲۹۶/۴، والفاكهي في أخبار مكة، ۲۱۵/۵، الرقم: ۱۷۲، والحسيني في البيان والتعريف، ۴۳/۱، الرقم: ۸۶، والعسقلاني في فتح الباري،

صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ فتح کے سال (مکہ میں) داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے عورتوں کو گھوڑوں کے چروں پر شراب کے کٹورے فرط خوشی سے مارتے دیکھا تو آپ ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر تبسم ریز ہوئے اور فرمایا: اے ابوبکر! حسان نے کیسے شعر کہا تھا؟ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ شعر پڑھا:

”میرا دہن نابود ہو جائے اگر تم اسے دیکھ نہ سکو۔ (میں خود یہ گریہ کروں یعنی مر جاؤں) اگر تم گھوڑوں کو مقام کداء کی طرف گرداڑاتے نہ دیکھو۔ وہ گھوڑے جو تمہاری طرف دوڑتے ہیں، اور ان کی تھو تھنیوں پر عورتیں شراب پھیلتی ہیں۔“

تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہیں سے داخل ہو جاؤ، جہاں سے داخل ہونے کا حسان نے کہا ہے۔“

اس حدیث کو امام حاکم، طبری اور طحاوی نے بیان کیا ہے۔ اور امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۳۳/۷۹. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ رَجُلًا حَسَنَ الصَّوْتِ فَكَانَ يُجْزُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَبَيْنَمَا هُوَ يَرْجُزُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ إِذْ قَارَبَ النِّسَاءَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ

۳۳: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۳/۳۳۰، الرقم: ۵۲۷۳، وأبو نعيم في

حلية الأولياء، ۱/۳۵۰، والديلمي في مسند الفردوس، ۵/۳۹۱، الرقم:

۸۵۲۶، والعسقلاني في الإصابة، ۱/۲۸۰۔

اللَّهُ ﷺ: إِيَّاكَ وَالْقَوَارِيرَ إِيَّاكَ وَالْقَوَارِيرَ. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ ایک بہت خوبصورت آواز والے شخص تھے، اور وہ حضور نبی اکرم ﷺ (کی شجاعت) کے بارے میں رجزیہ اشعار پڑھا کرتے تھے۔ پس ایک دفعہ جب وہ کسی سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ (کی صفت شجاعت) کے بارے میں رجزیہ اشعار پڑھ رہے تھے تو (بے دھیانی میں) عورتوں کے قریب چلے گئے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (اے براء! شیشے جیسی نازک عورتوں سے بچو۔“

اس حدیث کو امام ابو نعیم اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۳۴/۸۰. عَنْ ابْنِ عَبَّادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أُنْشِدُكَ؟ قَالَ: لَا، فَأَنْشِدْهُ فِي الرَّابِعَةِ مِدْحَةً لَهُ فَقَالَ: إِنْ كَانَ أَحَدٌ مِنَ الشُّعْرَاءِ يُحْسِنُ فَقَدْ أَحْسَنْتُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو نُعَيْمٍ وَالطَّبْرَانِيُّ.

۳۴: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۵/۲۸۰، الرقم: ۲۶۰۷۵، وفي كتاب الأدب، ۱/۳۶۹، الرقم: ۴۰۰، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۲/۱۰، والطبراني في المعجم الكبير، ۵/۶۴، الرقم: ۴۵۹۳، والأصبهاني في دلائل النبوة، ۱/۱۸۱، الرقم: ۲۳۳، وابن أبي الدنيا في الإشراف في منازل الأشراف، ۱/۳۳۳، الرقم: ۵۰۲، والمقدسي في أحاديث الشعر، ۱/۷۹، الرقم: ۳۱، والعسقلاني في الإصابة، ۳/۶۱۷، الرقم: ۴۴۷۵، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۱۱۹۔

”حضرت ابن عباد علیہ الرحمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں قبیلہ بنو لیت کا ایک شخص آیا اور عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں شعر سنانا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے اسے منع فرمایا لیکن اس کے بے حد اصرار پر (آپ ﷺ نے اجازت عطا فرمادی تو اس نے صحابہ کے پسند کرنے پر) چوتھی مرتبہ آپ ﷺ کی مدحت اور نعت بیان کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر شعراء کے کلام میں سے کچھ اچھا کلام ہے تو تم نے جو کلام بیان کیا ہے یہی سب سے عمدہ کلام ہے۔ (یعنی حمد خدا اور نعتِ مصطفیٰ ﷺ ہی سب سے بہترین کلام ہیں)۔“ جو کہ ابھی تم نے بیان کی ہیں۔“

اس روایت کو امام ابن ابی شیبہ، ابو نعیم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۵/۸۱. عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْحَظْمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُبْنِي الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ:

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ يُبْنِي الْمَسَاجِدَا
وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَائِمًا وَقَاعِدًا

وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: وَيَتْلُوا الْقُرْآنَ قَائِمًا وَقَاعِدًا وَهُمْ يَبْنُونَ الْمَسْجِدَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت ابو جعفر الحظمی رحمہ اللہ سے روایت کہ حضور نبی اکرم ﷺ مسجد نبوی کی تعمیر فرما رہے تھے اور ساتھ ساتھ حضرت عبد اللہ بن رواحہ رحمہ اللہ شعر پڑھ رہے تھے:

۳۵: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۵/۲۷۷، الرقم: ۲۶۰۵۳، وفي كتاب الأدب، ۱/۳۷۰، الرقم: ۴۰۱، والنميري في أخبار المدينة، ۱/۳۹، الرقم: ۱۶۵، والعسقلاني في فتح الباري، ۱۰/۵۴۱۔

”کامیاب ہو گیا وہ شخص جو (ذکر الہی کے لئے) مسجد میں تعمیر کر رہا ہے اور اٹھتے بیٹھتے قرآن پڑھ رہا ہے۔“

اور حضور نبی اکرم ﷺ (ان کے اشعار کے جواب میں) فرما رہے تھے کہ وہ (یعنی صحابہ کرام) تلاوت کلام پاک اٹھتے بیٹھتے کر رہے تھے جبکہ وہ مسجد کی تعمیر میں مصروف تھے۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۳۶/۸۲. عَنْ عَلِيٍّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جَدْعَانَ قَالَ: أَشَدَّ كَعْبُ بْنُ زُهَيْرٍ بْنُ أَبِي سَلَمَى رَأْسُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ:

بَانَتْ سَعَادُ فَقَلْبِي الْيَوْمَ مَتْبُولٌ
مُتِمِّمٌ عِنْدَهَا لَمْ يُفَدْ مَكْبُولٌ
رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْفَاكِهِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

۳۷/۸۳. وَفِي رَوَايَةٍ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْمَعُ الشَّعْرَ وَيَسْتَحْسِنُ الْحَسَنَ مِنْهُ. رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

”حضرت علی بن زید بن جدعان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب بن زہیر بن ابی سلمیٰ رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی میں حضور نبی اکرم ﷺ کو اشعار سنائے، (اس) قصیدے کا پہلا مصرعہ جو حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں اپنی محبوبہ کے

۳۶-۳۷: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۶۷۳/۳، الرقم: ۶۴۷۸، والبيهقي

في السنن الكبرى، ۲۴۳/۱۰، الرقم: ۲۰۹۳۱، والفاكهي في أخبار

مكة، ۳۰۷/۱، الرقم: ۶۳۴، وابن عبد البر في الاستذكار، ۲۴۱/۸۔

فراق میں کہا تھا، مندرجہ ذیل ہے:)

”سعاد جدا ہوگئی، تو آہ میرا دل اس کی محبت میں بیمار ہے، اس کے لئے ذلیل و رسوا ہو رہا ہے، اور ایسا قیدی ہے جس کا کوئی فدیہ نہیں ہے۔“

”اور ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ اشعار سنا کرتے تھے، اور ان میں سے عمدہ اشعار کو سراہتے بھی تھے۔“

اس حدیث کو امام ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

۳۸/۸۴. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ يَتَشَادُونَ الشَّعْرَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْمَعُ. وَفِي رَوَايَةٍ: وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَبَسَّمُ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت جابر بن سمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک دوسرے کو اشعار سنایا کرتے جبکہ حضور نبی اکرم ﷺ بھی (وہاں موجود) سماعت فرماتے۔“ اور ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ان کے اشعار کو سن کر تبسم ریز بھی ہوا کرتے۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۹/۸۵. عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ أَنَّ حَسَانَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أُنْشَدَ

۳۸: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲/۲۲۱، الرقم، ۱۹۱۰، والواسطي في تاريخ أوسط، ۱/۱۵۶۔

۳۹: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۵/۲۷۳، الرقم، ۲۶۰۱۷، وفي كتاب الأدب، ۱/۳۴۵، الرقم، ۳۶۵، وأبو يعلى في المسند، ۵/۶۱، الرقم، ۲۶۵۳، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۲/۵۱۹، والمزي في تهذيب الكمال، ۶/۲۱، والزرعي في حاشية ابن القيم، ۱۳/۳۔

النَّبِيِّ ﷺ:

شَهِدْتُ بِإِذْنِ اللَّهِ أَنَّ مُحَمَّدًا
رَسُولُ الَّذِي فَوْقَ السَّمَاوَاتِ مِنْ عَلٍ
وَأَنَّ أَبَا يَحْيَى وَيَحْيَى كِلَاهُمَا
لَهُ عَمَلٌ فِي دِينِهِ مُتَقَبَّلٌ
وَأَنَّ أَخَا الْأَحْقَافِ إِذْ قَامَ فِيهِمْ
يَقُولُ بِذَاتِ اللَّهِ فِيهِمْ وَيَعْدِلُ
فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَأَنَا.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو يَعْلَى وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت حبیب بن ابی ثابت ؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسان بن ثابت ؓ نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں مندرجہ ذیل اشعار سنائے:

”میں اللہ تعالیٰ کے اذن سے یہ گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ رب العزت کے برگزیدہ رسول ہیں اور بے شک ابو یحییٰ (یعنی حضرت زکریا علیہ السلام) اور حضرت یحییٰ علیہ السلام دونوں آپ ﷺ کے دین میں مقبول عمل ہیں، اور حضرت ہود علیہ السلام جب اپنی قوم میں کھڑے ہوتے تو فرماتے: اللہ کی ذات کی قسم! وہ نبی آخر الزماں ان میں ہیں اور وہ عدل و انصاف کرنے والے ہیں۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اور وہ (نبی آخر الزماں) میں ہی ہوں۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور ابو یعلیٰ نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۴۰/۸۶. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: هَجَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَالْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةَ رَهْطٍ مِنَ الْمَشْرِكِينَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزَّبْعَرِيِّ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ الْمُهَاجِرُونَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا تَأْمُرُ عَلِيًّا أَنْ يَهْجُوَ عَنَّا هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَيْسَ عَلَيَّ هُنَالِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا الْقَوْمُ نَصَرُوا النَّبِيَّ بِأَيْدِيهِمْ وَأَسْلِحَتِهِمْ فَبَالَسْتَهُمْ أَحَقُّ أَنْ يَنْصُرُوهُ فَقَالَتْ الْأَنْصَارُ: أَرَادْنَا فَاتُوا حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَأَقْبَلَ يَمْشِي حَتَّى وَقَفَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا أُحِبُّ أَنْ لِي بِمَقُولِي مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَبُصْرَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنْتَ لَهَا. فَقَالَ حَسَّانُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهُ لَا عِلْمَ لِي بِقُرَيْشٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَبِي بَكْرٍ: أَخْبِرْهُ عَنْهُمْ وَنَقِّبْ لَهُ فِي مَثَالِبِهِمْ فَهَجَاهُمْ حَسَّانُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ وَكَعْبُ بْنُ مَالِكٍ. قَالَ ابْنُ سِيرِينَ: أُنْبِئْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ هُوَ يَسِيرُ عَلَى نَاقَتِهِ، وَشَنَقَهَا بِزِمَامِهَا، حَتَّى

۴۰-۴۲: أخرجه الطبري في تهذيب الآثار، ۶۵۹/۲-۶۶۰، الرقم:

۹۷۵-۹۷۶، وعبد الرزاق في المصنف، ۲۶۴/۱۱، الرقم: ۲۰۵۰۲،

وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۹۶/۲۸، والسيوطي في الدر

المنثور، ۳۳۸/۶، والمنوي في فيض القدير، ۴۴۷/۱ -

وَضَعَتْ رَأْسَهَا عِنْدَ قَادِمَةِ الرَّحْلِ فَقَالَ: أَيْنَ كَعْبٌ؟ فَقَالَ كَعْبٌ: هَا أَنَدَا
يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: خُذْ قَالَ كَعْبٌ:

قَضَيْنَا مِنْ تِهَامَةٍ كُلِّ رَيْبٍ
وَخَيْرَ ثُمَّ أَجْمَمْنَا السُّيُوفَا
نُخِرَها وَلَوْ نَطَقَتْ لَقَالَتْ
قَوَّاطِعُهُنَّ دَوْسًا أَوْ ثَقِيفًا

قَالَ: فَأَنْشَدَ الْكَلِمَةَ كُلَّهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسُ
مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَهِيَ أَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ رَشْقِ النَّبْلِ.

۴۱/۸۷. وفي رواية: قَالَ مُحَمَّدٌ (يعني ابن سيرين): فَنَبِئْتُ أَنَّ
دَوْسًا أَسْلَمَتْ بِكَلِمَةِ كَعْبٍ هَذِهِ. رَوَاهُ الطَّبْرِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

۴۲/۸۸. وفي رواية: فَكَانَ حَسَّانٌ وَكَعْبٌ يُعَارِضَانِهِمْ بِمِثْلِ
قَوْلِهِمْ بِالْوَقَائِعِ وَالْأَيَّامِ وَالْمَآثِرِ، وَيُعِيرُونَهُمْ بِالْمَنَاقِبِ، وَكَانَ ابْنُ
رَوَاحَةَ يُعِيرُهُم بِالْكُفْرِ، وَيُنْسِبُهُمْ إِلَى الْكُفْرِ، وَيَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ فِيهِمْ شَيْءٌ
شَرًّا مِنَ الْكُفْرِ وَكَانُوا فِي ذَلِكَ الزَّمَانِ، أَشَدُّ الْقَوْلِ عَلَيْهِمْ قَوْلُ
حَسَّانٍ وَكَعْبٍ وَأَهْوَنُ الْقَوْلِ عَلَيْهِمْ قَوْلُ ابْنِ رَوَاحَةَ، فَلَمَّا أَسْلَمُوا
وَفَقَهُوا الْإِسْلَامَ كَانَ أَشَدُّ الْقَوْلِ عَلَيْهِمْ قَوْلُ ابْنِ رَوَاحَةَ.
رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ كَمَا قَالَ السَّيُّوطِيُّ.

”امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مشرکین کے تین آدمیوں عمرو بن العاص، عبد اللہ بن زبیری اور ابوسفیان بن الحارث بن عبد المطلب نے حضور نبی اکرم ﷺ کی ہجو کی، تو مہاجرین نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم کیوں نہیں دیتے کہ وہ ہماری طرف سے ان مشرکین کی مذمت کریں؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علی اس کام کے لئے موزوں نہیں۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب ایک قوم نے اللہ تعالیٰ کے رسول کی اپنے ہاتھوں اور اسلحہ کے ساتھ مدد کی تو وہ اپنی زبانوں سے اس کی مدد کرنے کے زیادہ حقدار ہیں۔ تو انصار نے عرض کیا: حضور نبی اکرم ﷺ یہ کام ہم سے لینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تو وہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور سارا ماجرہ بیان کیا۔ تو وہ آگے بڑھے اور حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم! جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا ہے، مجھے یہ پسند نہیں مجھے میرے قول (یعنی نعتوں) کے بدلہ میں جو کچھ صنعاء اور بصری کے درمیان (دولت) ہے وہ بھی ملے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو اس کام کے لئے خاص ہے۔ تو حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے قریش کے بارے میں علم نہیں ہے۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے ابو بکر! حسان کو قریش کے بارے میں بتا دو، اور ان کی خامیوں اور خرابیوں کے بارے میں بھی اسے آگاہ کر دو، تو حضرت حسان بن ثابت، حضرت عبد اللہ بن رواحہ اور حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے مشرکین کی مذمت میں اشعار کہے۔

”امام ابن سیرین فرماتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ اپنی اونٹنی مبارک پر جا رہے تھے آپ ﷺ نے اس کی لگام کھینچی، یہاں تک کہ اس نے اپنا سر زمین پر رکھ دیا اور بیٹھ گئی، آپ ﷺ نے فرمایا: کعب کہاں ہے؟ تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: شعر پڑھنا شروع کرو۔ تو

حضرت کعب نے کہا:

”ہم نے تہامہ اور خیبر سے ہر شک کو ختم کر دیا پھر ہم نے تلواریں جمع کیں اور انہیں اختیار دیا اور اگر وہ بول سکتیں تو وہ یقیناً کہتیں کہ ان کی کاٹ یا قبیلہ دوس ہیں یا قبیلہ ثقیف۔“

راوی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے پورا قصیدہ پڑھا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں مجھ محمد (ﷺ) کی جان ہے! یہ اشعار ان کفار پر تیروں کے اثر انداز ہونے سے بھی زیادہ اثر رکھتے ہیں۔“

”اور ایک روایت میں ہے کہ محمد بن سیرین نے فرمایا: مجھے بتایا گیا کہ قبیلہ دوس حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے ان اشعار کی وجہ سے اسلام لے آیا۔“

اس حدیث کو امام طبری، عبد الرزاق اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

”اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت حسان بن ثابت اور حضرت کعب رضی اللہ عنہما کفار کو (اپنے اشعار کے ذریعے) آڑھے ہاتھوں لیتے، جیسا کہ مختلف واقعات، مخصوص دنوں اور کارناموں میں ان کے اشعار اور ان کے مناقب میں عیب لگاتے اور حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ انہیں کفر کا عیب لگاتے اور کفر کی طرف منسوب کرتے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ان کے ہاں کفر سے بڑھ کر کوئی چیز بری نہیں ہے اور اس زمانہ میں ان کفار پر سب سے سخت قول حضرت حسان اور حضرت کعب رضی اللہ عنہما کا ہوتا اور سب سے ہلکا قول حضرت ابن رواحہ کا ہوتا پس جب مشرکین مکہ نے اسلام قبول کر لیا اور اس کی سمجھ بوجھ حاصل کر لی تو ان پر سب سے سخت قول حضرت ابن رواحہ کا تھا۔“

اس حدیث کو امام ابن سعد نے روایت کیا ہے جیسا کہ امام سیوطی نے فرمایا ہے۔

٤٣/٨٩. عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ النَّابِغَةَ الْجَعْدِيَّ (وَأِسْمُهُ قَيْسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) لَهُ صُحْبَةً يَقُولُ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَنْشَدْتُهُ قَوْلِي..... فَلَمَّا أَنْشَدْتُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَفْضُضُ اللَّهُ فَاكًا. قَالَ: وَكَانَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ ثَغْرًا. وَكَانَ إِذَا سَقَطَتْ لَهُ سِنَّ نَبَتَتْ أُخْرَى.

٤٤/٩٠. وفي رواية عبد الله بن جرّادٍ لهذا الخبر، قال: فَظَرُتُ إِلَيْهِ كَأَنَّهُ الْبُرْدُ الْمَنْهَلُ يَتَلَاؤُ وَيَبْرِقُ، مَا سَقَطَتْ لَهُ سِنَّ وَلَا تَفَلَّتْ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَجَدْتُ لَا يَفْضُضُ اللَّهُ فَاكًا. قَالَ: وَعَاشَ النَّابِغَةُ بِدَعْوَةِ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى آتَتْ عَلَيْهِ مِائَةٌ وَاثْنَتَا عَشْرَةَ سَنَةً. رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَالْعَسْقَلَانِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ وَقَالَ: رَوَاهُ الْبَزَّازُ. وقال السيوطي في الخصائص: أَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ وَأَبُو نَعِيمٍ مِنْ

٤٤-٤٣: أخرجه ابن عبد البر في الاستيصاب، ٤/١٥١٤-١٥١٧، ١٧٤٣، الرقم: ٢٦٤٨، ٣١٥٤، والعسقلاني في الإصابة، ٥/٥٨٨، الرقم: ٧٤٠٧، ٣٩٤/٦، وقال: أخرجه البزار وأبو نعيم في تاريخ أصبهان، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/١٢٦، وقال: رواه البزار، والهارث في المسند (زوائد الهيثمي)، ٢/٨٤٤، الرقم: ٨٩٤، وابن حبان في طبقات المحدثين بأصبهان، ١/٢٧٤، ٢٧٦، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/٢٨٢، وابن كثير في البداية والنهاية (السيرة)، ٦/١٦٨، وفي ربح النسرین فیمن عاش من الصحابة، ١/٧٧، والقنوجي في أبجد العلوم، ١/٣٢٩، وقال: أخرجه السيوطي والبيهقي-

طَرِيقِ يَعْلَى بْنِ الْأَشْدَقِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّابِغَةَ ﷺ نَابِغَةَ بَنِي جَعْدَةَ ﷺ يَقُولُ: أَكْشَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ هَذَا الشَّعْرَ فَأَعْجَبَهُ، فَقَالَ: أَجَدْتُ لَا يَفْضُضُ اللَّهُ فَاك. فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ وَلَقَدْ أَتَى عَلَيْهِ نَيْفٌ وَمِائَةُ سَنَةٍ وَمَا ذَهَبَ لَهُ سِنَّ، ثُمَّ أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ مِنْ وَجْهِ آخَرَ عَنِ النَّابِغَةِ وَأَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي أُسَامَةَ مِنْ وَجْهِ آخَرَ عَنْهُ وَفِيهِ: فَكَانَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ ثَعْرًا، فَكَانَ إِذَا سَقَطَتْ لَهُ سِنَّ نَبَتَتْ لَهُ أُخْرَى. وَأَخْرَجَهُ ابْنُ السُّكْنِ مِنْ وَجْهِ آخَرَ عَنْهُ، وَفِيهِ: فَرَأَيْتُ أُسْنَانَ النَّابِغَةِ أَبْيَضَ مِنَ الْبَرْدِ لِدَعْوَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

”حضرت حسین بن عبید اللہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے اس نے بتایا جس نے حضرت نابغہ جعدیؓ (اور ان کا پورا نام قیس بن عبد اللہ بن عمروؓ ہے اور انہیں صحبت رسول اللہ ﷺ کا شرف حاصل ہے) سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو اپنا کلام سنایا پس جب میں نے آپ ﷺ کی مدح کی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دانت سلامت رکھے (اور تم اسی طرح کا عمدہ کلام پڑھتے رہو) اور (اس دعا کے نتیجے میں) وہ تمام لوگوں سے بڑھ کر خوبصورت دانتوں والے تھے اور جب ان کا کوئی دانت گرتا تو اس جگہ دوسرا دانت نکل آتا تھا۔“

”اور یہی حدیث عبد اللہ بن جراد سے بھی مروی ہے اس میں ہے کہ میں نے آپ (نابغہ جعدیؓ) کی طرف دیکھا گویا ان کا منہ (پہاڑوں پر) گری ہوئی برف کی طرف روشن اور چمکدار تھا۔ ان کا کوئی دانت گرا نہ خراب ہوا۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کی بدولت کہ ”تم نے کیا خوب میری مدح کی ہے اللہ تعالیٰ تمہارے دانت سلامت

رکھے۔“ آپ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی دعا کی بدولت حضرت نابغہ ؑ نے طویل زندگی پائی یہاں تک کہ آپ ۱۱۲ سال زندہ رہے۔“

اس حدیث کو امام ابن عبد البر، عسقلانی اور بیہقی نے روایت کیا اور فرمایا کہ اسے امام بزار نے بھی روایت کیا ہے۔

”امام سیوطی ‘الخصائص الکبریٰ‘ میں بیان کرتے ہیں کہ امام بیہقی اور امام ابو نعیم نے یعلیٰ بن اشدرق کے طریق سے یہ حدیث روایت کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نابغہ جو کہ نابغہ بنی جعدہ ہیں کو بیان کرتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں: میں نے اس شعر کے ذریعے حضور نبی اکرم ﷺ کی مدح سرائی کی تو آپ ﷺ کو یہ بہت پسند آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے کیا خوب کہا ہے! اللہ تعالیٰ تمہارے دانت سلامت رکھے۔ پس میں نے انہیں دیکھا کہ ان کی عمر سو اور کچھ سال اوپر ہو گئی تھی لیکن ان کا کوئی دانت نہیں گرا تھا۔ اور امام بیہقی نے یہ حدیث ایک اور طریق سے حضرت نابغہ سے روایت کی ہے اور ابن ابی اسامہ نے بھی ان ہی سے ایک اور طریق سے اس کی روایت کی ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں: ”حضرت نابغہ ؑ تمام لوگوں سے بڑھ کر خوبصورت دانتوں والے تھے اور جب ان کا کوئی دانت گرتا تو اس کی جگہ دوسرا دانت نکل آتا“ اور امام ابن سکن نے آپ ہی سے ایک اور طریق سے اس کو روایت کیا ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں: ”میں نے حضرت نابغہ ؑ کے دندان سفید اولوں سے بڑھ کر سفید دیکھے اور یہ حضور نبی اکرم ﷺ کی ان کے لئے دعا کا نتیجہ تھا۔“

بَابُ فِي إِنْشَادِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَفْسِهِ الشَّعْرَ

﴿زبانِ مصطفیٰ ﷺ سے اشعار کا بیان﴾

۱/۹۱. عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ يُنْقَلُ التُّرَابَ حَتَّى وَارَى التُّرَابُ شَعْرَ صَدْرِهِ وَكَانَ رَجُلًا كَثِيرَ الشَّعْرِ وَهُوَ يَرْتَجِزُ بِرَجَزِ عَبْدِ اللَّهِ:

اللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَتَبَّتْ الْأُقْدَامُ إِنْ لَاقَيْنَا

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: الرجز في الحرب ورفع الصوت في حفر الخندق، ۳/۱۱۰۳، الرقم: ۲۸۷۰، وفي باب: حفر الخندق، ۳/۱۰۴۳، الرقم: ۲۶۸۱ - ۲۶۸۲، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة الأحزاب وهي الخندق، ۳/۱۴۳۰، الرقم: ۱۸۰۳، والنسائي في السنن الكبرى، ۵/۲۶۹، الرقم: ۸۸۵۷، ۶/۱۳۶، الرقم: ۱۰۳۶۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/۲۸۲، ۲۸۵، ۲۹۱، ۳۰۲، الرقم: ۱۸۵۰۹، ۱۸۵۳۶، ۱۸۵۹۳، ۱۸۷۰۶، وابن حبان في الصحيح، ۱۰/۳۹۷، الرقم: ۴۵۳۵، والدارمي في السنن، ۲/۲۹۱، الرقم: ۲۴۵۵، وأبو عوانة في المسند، ۴/۳۴۷، الرقم: ۶۹۲۲، وابن أبي شيبه في المصنف، ۵/۲۷۹، الرقم: ۲۶۰۶۹.

إِنَّ الْأَعْدَاءَ قَدْ بَعَوْا عَلَيْنَا
إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَيْنَا

يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت براء بن عازب ؓ فرماتے ہیں کہ خندق کھودتے وقت میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ بھی مٹی ڈھور رہے تھے، یہاں تک کہ مٹی نے سینہ اقدس کے بال مبارک ڈھک دیئے تھے، اور آپ ﷺ کے جسم اطہر پر بال کثرت سے تھے، اور آپ ﷺ حضرت عبداللہ بن رواحہ ؓ کے لفظوں میں یوں رجز خوانی فرما رہے تھے:

”تو ہدایت گر نہ فرماتا ہمیں پروردگار
کیسے بن سکتے تھے ہم بندے ترے طاعت گزار
ہم پہ اے رحمن فرما اپنی رحمت کا نزول
ہوں مقابل دشمنوں کے قلعہ مرصوص وار
ہر کمین گاہی سے بدخواہوں کی ہم ہوں باخبر
اُن کے فتنوں اور مکروں سے رہیں ہم ہوشیار“
آپ ﷺ یہ اشعار بلند آواز پڑھ رہے تھے۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲/۹۲. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: دعاء النبي ﷺ
أصلح الأنصار والمهاجرة، ۱۳۸۱/۳، الرقم: ۳۵۸۴، ومسلم في
الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة الأحزاب وهي الخندق،
الرقم: ۱۴۳۱/۳، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب،

لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ
فَأَصْلِحْ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

وفي رواية: فَأَغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ.

وفي رواية: فَأَكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ.

وفي رواية:

اللَّهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَةِ
فَأَصْلِحْ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

”اے اللہ! زندگی تو بس آخرت ہی کی زندگی ہے، سو تو انصار، اور

مہاجرین کی اصلاح فرما۔“

”اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا: پس تو انصار، اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔“

”اور ایک روایت میں ہے: ”پس اے اللہ! تو انصار اور مہاجرین کو عزت عطا

www.MinhajBooks.com

فرما۔“

----- عن رسول الله ﷺ، باب: في مناقب أبي موسى الأشعري ؓ، ۶۹۴/۵،

الرقم: ۳۸۵۷، والنسائي في السنن الكبرى، ۸۴/۵، الرقم: ۸۳۱۳.

۸۳۱۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۷۲/۳، الرقم: ۱۲۷۸۰،

۱۳۹۵۱، وابن أبي شيبة في المصنف، ۴۰۱/۶، الرقم: ۳۲۳۷۹.

”اور ایک روایت میں ہے: ”یا اللہ! بھلائی تو صرف آخرت کی بھلائی ہے، سو تو انصار اور مہاجرین کو فلاح و بھلائی عطا فرما۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳/۹۳. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَعَلَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفَرُونَ الْخَنْدَقَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ وَيَنْقُلُونَ التُّرَابَ عَلَى مُتُونِهِمْ وَيَقُولُونَ:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا
عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِينَا أَبَدًا
وَالنَّبِيُّ ﷺ يُجِيبُهُمْ وَيَقُولُ:

اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُ الْاٰخِرَةِ
فَبَارِكْ فِي الْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ

۳-۴: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: حفر الخندق، ۴۳/۱، الرقم: ۲۶۷۹-۲۶۸۰، وفي كتاب: المناقب، باب: دعاء النبي ﷺ أصلح الأنصار والمهاجرة، ۱۳۸۱/۳، الرقم: ۳۵۸۵، وفي كتاب: المغازي، باب: غزوة الخندق وهي الأحزاب، ۱۵۰۴/۴، الرقم: ۳۸۷۲-۳۸۷۴، وفي كتاب: الأحكام، باب: كيف يبايع الإمام الناس، ۲۶۳۳/۶، الرقم: ۶۷۷۵، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة الأحزاب وهي الخندق، ۱۴۳۱/۳، الرقم: ۱۸۰۴، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب أبي موسى الأشعري رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ۶۹۳/۵، الرقم: ۳۸۵۶، والنسائي في السنن الكبرى، ۸۵/۵، الرقم: ۸۳۱۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۸۷/۳، ۲۰۵، الرقم: ۱۲۹۷۴، ۱۳۱۴۹۔

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (غزوہ خندق کے موقع پر) مہاجرین اور انصار صحابہ مدینہ منورہ کے گرد خندق کھودنے میں مصروف تھے اور اپنی پشتوں پر مٹی (کے ٹوکڑے) لاوے لے جاتے ہوئے یہ شعر پڑھتے تھے:

”ہم محمد مصطفیٰ ﷺ کے دستِ اقدس پر بک گئے ہیں، اور ہماری یہ زندگی

تو آپ ﷺ کی غلامی کے لئے ہی ہمیشہ وقف ہو چکی ہے۔“

”یہ سماعت فرما کر حضور نبی اکرم ﷺ کی زبان مبارک پر اپنے پروانوں کے

لئے جواباً یہ الفاظ جاری ہو جاتے:

”یا اللہ! اصل بھلائی (و کامیابی) تو آخرت کی (زندگی میں بھلائی و

کامیابی) ہے، پس انصار و مہاجرین کو برکت عطا فرما۔“

۴/۹۴. وفي رواية: عَنْ سَهْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ

نَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَنْقُلُ التُّرَابَ عَلَى أَكْتَادِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

اَللّٰهُمَّ، لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ

فَاَغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”ایک اور روایت میں حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی

اکرم ﷺ ہماری طرف تشریف لائے جبکہ ہم خندق کھود رہے تھے اور اپنے کندھوں پر مٹی اٹھا کر منتقل کر رہے تھے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

”یا اللہ! اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے پس تو (اس زندگی میں

سرخرو ہونے کے لئے) انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۵/۹۵. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانُوا يَرْتَجِرُونَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَهُمْ وَهُمْ يَقُولُونَ:

اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ
فَانْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار و مہاجرین (خندق کھودتے وقت) رجزیہ اشعار پڑھ رہے تھے اور حضور نبی اکرم ﷺ بھی ان کے ساتھ (رجزیہ اشعار پڑھنے میں شریک) تھے۔ اور آپ ﷺ یہ فرما رہے تھے:

”یا اللہ! اصل بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے، پس تو انصار و مہاجرین کی مدد فرما“

۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: مقدم النبي ﷺ المدينة، ۳/ ۱۴۳۰، الرقم: ۳۷۱۷، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة الأحزاب وهي الخندق، ۳/ ۴۳۱، الرقم: ۱۸۰۵، وفي كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: ابتناء مسجد النبي ﷺ، ۱/ ۳۷۳، الرقم: ۵۲۴، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في بناء المساجد، ۱/ ۱۲۳، الرقم: ۴۵۳، والنسائي في السنن، كتاب: المساجد، باب: نبش القبور واتخاذ أرضها مسجداً، ۲/ ۳۹، الرقم: ۷۰۲، وفي السنن الكبرى، ۱/ ۲۵۹، الرقم: ۷۸۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/ ۲۱۱، الرقم: ۱۳۲۳۱، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲/ ۴۳۸، الرقم: ۴۰۹۳، وأبو عوانة في المسند، ۱/ ۳۳۲، الرقم: ۱۱۷۷۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۶/۹۶. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْخَنْدَقِ، فَإِذَا الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفَرُونَ فِي عِدَاةٍ بَارِدَةٍ، فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَبِيدٌ يَعْمَلُونَ ذَلِكَ لَهُمْ، فَلَمَّا رَأَى مَا بِهِمْ مِنَ النَّصَبِ وَالْجُوعِ، قَالَ:

اللَّهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةِ
فَأَعْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ
فَقَالُوا مُجِيبِينَ لَهُ:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ (غزوہ خندق کے

۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غزوة الخندق، وهي الأحزاب، ۴/ ۱۵۰، الرقم: ۳۸۷۳، وفي كتاب: الجهاد والسير، باب: التحريض على القتال، ۳/ ۱۰۴، الرقم: ۲۶۷۹، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة الأحزاب، وهي الخندق، ۳/ ۱۴۳۱، الرقم: ۱۸۰۵، وابن ماجه نحوه في السنن، كتاب: المساجد والجماعات، باب: أن يجوز بناء المساجد، ۱/ ۲۴۵، الرقم: ۷۴۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۲۷۶، الرقم: ۱۳۹۵۱، وابن حبان في الصحيح، ۱۶/ ۲۴۹، الرقم: ۷۲۵۹، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/ ۴۰۰، الرقم: ۳۲۳۷۱۔

موقع پر) خندق کی کھدائی والی جگہ تشریف لے گئے جہاں مہاجرین و انصار صحابہ سخت سردی میں صبح صبح ہی کھدائی میں لگ گئے تھے۔ ان حضرات کے پاس کوئی خادم اور غلام نہ تھے جو ان کی طرف سے اس کام کو انجام دیتے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کی مشقت اور بھوک دیکھ کر فرمایا:

”اے میرے اللہ! بلاشبہ زندگی تو آخرت کی زندگی ہے اور اے اللہ! ان انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما!“

انصار و مہاجرین نے آپ ﷺ کی بات کا جواب دیتے ہوئے عرض کیا:

”ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمد مصطفیٰ ﷺ کے ہاتھوں پر جہاد کی بیعت کی ہے جب تک ہم باقی رہیں (اس عہد پر قائم رہیں گے)۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۷/۹۷. عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ فِي بَعْضِ الْمَشَاهِدِ وَقَدْ دَمِيتُ إِصْبَعُهُ فَقَالَ:

۷-۸: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الجہاد والسير، باب: من ینکب فی سبیل اللہ، ۱۰۳۱/۳، الرقم: ۲۶۴۸، وفي کتاب: الأدب، باب: ما یجوز من الشعر والرجز والحداء وما یکرہ منہ، ۲۲۷۶/۵، الرقم: ۵۷۹۴، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الجہاد والسير، باب: ما لقي النبي ﷺ من أذى المشركين والمنافقين، ۱۴۲۱/۳، الرقم: ۱۷۹۶، والترمذي فی السنن، کتاب: تفسیر القرآن عن رسول اللہ ﷺ، باب: ومن سورة الضحی، ۴۴۲/۵، الرقم: ۳۳۴۵، وقال أبو عیسی: هذا حدیث حسن صحيح، والنسائي فی السنن الكبرى، ۱۵۹/۶، الرقم: ۱۰۴۵۶، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۳۱۳/۴، الرقم: ۱۸۸۲۸، وابن أبي شیبہ فی المصنف، ۲۸۰/۵، الرقم: ۲۶۰۷۱، وأبو یعلی فی المسند، ۱۰۱/۳، الرقم: ۱۵۳۳۔

هَلْ أَنْتَ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتْ
وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيتْ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت جندب بن سفیان ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کسی جہاد میں تھے کہ آپ ﷺ کی انگشت مبارک خون آلود ہو گئی۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا:

”تو ایک انگلی ہے جو خون آلود ہوئی۔ اور تو نے جو پایا اللہ کی راہ میں پایا ہے۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۸/۹۸. وفي رواية عنه: يَقُولُ بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ يَمْشِي إِذْ أَصَابَهُ حَجَرٌ
فَعَثَرَ فَدَمِيتُ إِصْبَعُهُ فَقَالَ:

هَلْ أَنْتَ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتْ
وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيتْ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

www.MinhajBooks.com

”ایک روایت میں حضرت جندب بن عبد اللہ ؓ سے ہی مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ (جہاد کے لئے) تشریف لے جا رہے تھے کہ ایک پتھر آپ کے سامنے آ گیا جس سے آپ ﷺ پھسلے اور پاؤں مبارک کی ایک انگلی سے خون بہنے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

”تو ایک انگلی ہے جو خون آلود ہوئی اور تو نے جو پایا اللہ تعالیٰ کی راہ میں

‘پایا‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۹/۹۹. عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَقِيَ الزُّبَيْرَ فِي رَكْبٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا تِجَارًا قَافِلِينَ مِنَ الشَّامِ، فَكَسَا الزُّبَيْرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ ﷺ ثِيَابَ بَيَاضٍ وَسَمِعَ الْمُسْلِمُونَ بِالْمَدِينَةِ مَخْرَجَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ مَكَّةَ، فَكَانُوا يَعْدُونَ كُلَّ عِدَاةٍ إِلَى الْحَرَّةِ، فَيَنْتَظِرُونَهُ حَتَّى يَرُدَّهُمْ حَرُّ الظَّهِيرَةِ، فَانْقَلَبُوا يَوْمًا بَعْدَ مَا أَطَالُوا انْتِظَارَهُمْ فَلَمَّا أَوُوا إِلَى بُيُوتِهِمْ أَوْفَى رَجُلٌ مِنْ يَهُودٍ عَلَى أُطْمٍ مِنْ آطَامِهِمْ لِأَمْرٍ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَبَصُرَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابِهِ مُبَيِّضِينَ يَزُولُ بِهِمُ السَّرَابُ فَلَمْ يَمْلِكِ الْيَهُودِيُّ أَنْ قَالَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَا مَعْاشِرَ الْعَرَبِ، هَذَا جَدُّكُمْ الَّذِي تَنْتَظِرُونَ، فَثَارَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى السَّلَاحِ، فَتَلَقَّوْا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِظَهْرِ الْحَرَّةِ، فَعَدَلَ بِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ حَتَّى نَزَلَ بِهِمْ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَذَلِكَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ رَبِيعِ الْأَوَّلِ، فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ لِلنَّاسِ وَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَامِتًا، فَطَفِقَ مَنْ جَاءَ مِنْ

۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب هجرة النبي ﷺ

وأصحابه إلى المدينة، ۳/ ۱۴۲۱، الرقم: ۳۶۹۴، وابن أبي شيبة في

المصنف، ۵/ ۲۷۹، الرقم: ۲۶۰۶۸، وفي كتاب الأدب، ۱/ ۳۸۲،

الرقم: ۴۱۵، وابن حبان في الثقات، ۱/ ۱۳۵، وابن سعد في الطبقات

الكبرى، ۱/ ۲۴۰، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ۱/ ۱۳۴۔

الْأَنْصَارِ مِمَّنْ لَمْ يَرِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُحْيِي أَبَا بَكْرٍ حَتَّى أَصَابَتْ
الشَّمْسُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى ظَلَّلَ عَلَيْهِ بَرْدَائِهِ، فَعَرَفَ
النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ ذَلِكَ، فَلَبِثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَنِي
عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً وَأُسِّسَ الْمَسْجِدُ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى
التَّقْوَى وَصَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ، فَسَارَ يَمْشِي مَعَهُ
النَّاسُ حَتَّى بَرَكَتْ عِنْدَ مَسْجِدِ الرَّسُولِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يُصَلِّي فِيهِ
يَوْمَئِذٍ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَكَانَ مُرَبِّدًا لِلتَّمَرِ لِسَهْلٍ وَسَهْلٍ غُلَامِينَ
يَتِيمَيْنِ فِي حَجَرٍ أَسْعَدَ بْنَ زُرَّارَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ بَرَكَتَ بِهِ
رَاحِلَتُهُ: هَذَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ الْمَنْزِلُ، ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعُلَامِينَ،
فَسَاوَمَهُمَا بِالْمُرَبِّدِ لِيَتَّخِذَهُ مَسْجِدًا فَقَالَا: لَا، بَلْ نَهَبُهُ لَكَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ، فَأَبَى رَسُولُ اللَّهِ أَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُمَا هَبَةً حَتَّى ابْتَاعَهُ مِنْهُمَا ثُمَّ بَنَاهُ
مَسْجِدًا وَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْقُلُ مَعَهُمُ اللَّبَنَ فِي بُنْيَانِهِ وَيَقُولُ وَهُوَ
يَنْقُلُ اللَّبَنَ:

هَذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالَ خَيْرُ هَذَا أَبَرُّ رَبَّنَا وَاطْهَرُ
وَيَقُولُ:

اللَّهُمَّ إِنَّ الْأَجْرَ أَجْرُ الْآخِرَةِ فَارْحَمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ
فَتَمَثَّلَ بِشَعْرِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ سَعْدٍ.

”حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ (ہجرت کے دوران) راستے میں حضور نبی اکرم ﷺ کو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ملے جو مسلمانوں کے ایک قافلے کے ساتھ شام سے تجارت کر کے آرہے تھے۔ پس انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پہننے کے لیے سفید کپڑے دیئے۔ مدینہ منورہ کے مسلمانوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے مکہ معظمہ سے تشریف لے آنے کی خبر سن لی تھی۔ پس وہ روزانہ صبح کے وقت آپ ﷺ کا استقبال کرنے کے لیے مقام حرہ تک آتے، انتظار کرتے رہتے اور سخت دوپہر ہونے پر واپس لوٹتے تھے۔ ایک روز جب وہ آپ ﷺ کا طویل انتظار کر کے واپس لوٹے، اپنے گھروں میں پہنچے تو کسی ضرورت سے ایک یہودی کسی ٹیلے پر چڑھا اور اس نے دیکھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھی آرہے ہیں، جو سفید کپڑوں میں ملبوس صاف نظر آرہے تھے۔ پس یہودی بے اختیار بلند آواز سے چلایا، اے گروہ عرب! جن کا تم انتظار کر رہے تھے وہ تو یہ آ گئے۔ مسلمانوں نے اپنے ہتھیار لیے اور حضور نبی اکرم ﷺ کا آگے بڑھ کر مقام حرہ کے پیچھے استقبال کیا۔ آپ ﷺ نے ان کے ساتھ دائیں جانب کا راستہ اختیار فرمایا، یہاں تک کہ بنی عمرو بن عوف میں جا اترے۔ یہ دو شنبہ (پیر) کا روز اور ربیع الاول کا مبارک مہینہ تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ چپ چاپ تشریف فرما ہو گئے اور لوگوں سے مخاطب ہونے کے لیے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے رہے۔ پس انصار میں سے جو آتا، جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت نہ کی ہوتی، وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سلام کرتا۔ یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ پر دھوپ آ گئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے اوپر اپنی چادر تان لی اور سایہ کیے رکھا تو لوگوں نے پہچانا کہ حضور نبی اکرم ﷺ تو یہ ہیں۔ سو حضور نبی اکرم ﷺ قبیلہ بنی عمرو بن عوف میں دس راتوں سے کچھ زیادہ ہی اقامت پذیر رہے اور وہاں اس مسجد کی بنیاد رکھی جس کی بنیاد تقویٰ پر ہے (یعنی مسجد قباء) اور اسی میں رسول اللہ نماز ادا فرماتے رہے۔ پھر آپ ﷺ

اونٹنی پر سوار ہوئے اور لوگ آپ ﷺ کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے، یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ اس جگہ پہنچے جہاں مدینہ منورہ میں مسجد نبوی ہے اور جہاں آج مسلمان نماز پڑھتے ہیں۔ اس جگہ کھجوروں کا کھلیان تھا اور وہ اسعد بن زرارہ کے دو یتیم بچوں یعنی سہل اور سہیل کی تھی۔ جب آپ ﷺ کی اونٹنی اس جگہ بیٹھ گئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انشاء اللہ تعالیٰ ہماری منزل یہی ہوگی۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں لڑکوں کو بلایا تاکہ یہاں مسجد بنانے کے لیے ان کے کھلیان کی قیمت ادا کر دی جائے۔ دونوں لڑکے عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم اس جگہ کو ہبہ کرتے ہیں۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے مفت لینے سے انکار کیا اور انہیں قیمت ادا فرمائی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے مسجد کی بنیاد رکھی اور آپ ﷺ خود بھی مسلمانوں کے ساتھ اینٹیں اٹھا اٹھا کر لا رہے تھے اور ساتھ ساتھ (یہ اشعار) پڑھتے جاتے:

”اے رب! یہ خیبر کا بوجھ اٹھانا نہیں بلکہ یہ تو نیکی اور پاکیزگی ہے۔“

نیز یہ بھی فرمایا:

”اے اللہ! اجر تو آخرت کا اجر ہے۔ پس انصار اور مہاجرین پر رحم فرما۔“

”پھر آپ ﷺ نے ایک مسلمان (شاعر یعنی حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ) کا ایک شعر پڑھا۔“

اس حدیث کو امام بخاری، ابن ابی شیبہ، ابن حبان اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

۱۰/۱۰۰. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ

۱۰: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غزوة الخندق وهي

الأحزاب، ۱/۴، ۱۵۰۷، الرقم: ۳۸۸۰۔

وَخَنَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأْيَتُهُ يَنْقُلُ مِنْ تُرَابِ الْخَنْدَقِ حَتَّى وَارَى عَيْنِي
الْغُبَارُ جِلْدَةً بَطْنِهِ وَكَانَ كَثِيرَ الشَّعْرِ، فَسَمِعْتُهُ يَرْتَجِزُ بِكَلِمَاتِ ابْنِ
رَوَاحَةَ وَهُوَ يَنْقُلُ مِنَ التُّرَابِ يَقُولُ.

اللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَتَبَّتْ الْأَقْدَامُ إِنْ لَا قَيْنَا
إِنَّ الْأُلَى قَدْ بَعُؤَا عَلَيْنَا
وَإِنْ أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا
قَالَ ثُمَّ يَمُدُّ صَوْتَهُ بِآخِرِهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت براءؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جنگ احزاب اور خندق کے دنوں میں حضور نبی اکرم ﷺ کو میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ خندق کی مٹی اٹھا کر لے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کے شکم مبارک کی جلد پر گرد و غبار پڑی ہوئی تھی اور آپ ﷺ کے جسم اطہر پر کافی بال تھے۔ پس میں نے سنا کہ آپ ﷺ مٹی ڈھوتے ہوئے حضرت عبداللہ ابن رواحہؓ کے یہ اشعار پڑھ رہے تھے:

”تو ہدایت گر نہ فرماتا ہمیں پروردگار
کیسے بن سکتے تھے ہم بندے ترے طاعت گزار
ہم پہ اے رحمن فرما اپنی رحمت کا نزول

ہوں مقابل دشمنوں کے قلعہ مرصوص وار
ہر کمیں گاہی سے بدخواہوں کی ہم ہوں باخبر
اُن کے فتنوں اور مکروں سے رہیں ہم ہوشیار“
راوی کا بیان ہے کہ آخری مصرعہ آپ ﷺ آواز کھینچ کر پڑھتے تھے۔“
اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۱۱/۱۰۱ . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ دِينَارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا يَتَمَثَّلُ بِشَعْرِ أَبِي طَالِبٍ:

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْعِمَامُ بَوَجْهِهِ
ثِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا سَالِمٌ، عَنْ أَبِيهِ: رُبَّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ
الشَّاعِرِ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ يُسْتَسْقَى، فَمَا يَنْزِلُ حَتَّى

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاستسقاء، باب: سُؤَالِ النَّاسِ
الإِمَامَ الإِسْتِسْقَاءَ إِذَا قَحْطُوا، ۳/۴۲، الرقم: ۹۶۳، وابن ماجه في
السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ماجاء في الدعاء في
الاستسقاء، ۴۰۵/۱، الرقم: ۱۲۷۲، وأحمد بن حنبل في المسند،
۹۳/۲، الرقم: ۲۶، ۵۶۷۳، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳/۳۵۲، الرقم:
۶۲۱۸-۶۲۱۹، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۱۴/۳۸۶، الرقم:
۷۷۰۰، والعسقلاني في تغليق التعليق، ۲/۳۸۹، الرقم: ۱۰۰۹، وابن
كثير في البداية والنهاية، ۲/۴، ۴۷۱، والمزي في تحفة الأشراف،
۳۵۹/۵، الرقم: ۶۷۷۵۔

يَجِيْشَ كُلُّ مِيْزَابٍ .

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ
ثِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةُ لِلْأَرَامِلِ

وَهُوَ قَوْلُ أَبِي طَالِبٍ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَأَحْمَدُ .

”حضرت عبداللہ بن دینار ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو حضرت ابوطالب کا یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا:

”وہ گورے (مکھڑے والے ﷺ) جن کے چہرے کے توسل سے بارش مانگی جاتی ہے، یتیموں کے والی، بیواؤں کے سہارا ہیں۔“

”حضرت عمر بن حمزہ کہتے ہیں کہ حضرت سالم (بن عبداللہ بن عمر ؓ) نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ کبھی میں شاعر کی اس بات کو یاد کرتا اور کبھی حضور نبی اکرم ﷺ کے چہرہ اقدس کو تکتا کہ اس (رخِ زیبا) کے توسل سے بارش مانگی جاتی تو آپ ﷺ (منبر سے) اترنے بھی نہ پاتے کہ سارے پر نالے بہنے لگتے اور مذکورہ بالا شعر حضرت ابوطالب کا ہے۔“

اس حدیث کو امام بخاری، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۰۲/۱۲ . عَنْ شُرَيْحٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قِيلَ لَهَا: هَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتِمُّثَلُ بِشَيْءٍ مِنَ الشَّعْرِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَتِمُّثَلُ بِشَعْرِ ابْنِ رَوَاحَةَ ﷺ وَيَتِمُّثَلُ وَيَقُولُ:

۱۲: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الأدب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في إنشاده، ۱۳۹/۵، الرقم: ۲۸۴۸، وأحمد بن حنبل في المسند،

وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تَزِدْ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت شریح روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ کیا حضور نبی اکرم ﷺ شعر بھی پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: (ہاں) آپ ﷺ حضرت ابن رواحہ رحمہ اللہ کا یہ شعر پڑھتے:

”تیرے پاس وہ شخص خبریں لے کر حاضر ہوگا جسے تو نے ان کے لانے کے لئے زادراہ بھی نہیں دیا ہوگا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد، نسائی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام ابو عیسیٰ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۳/۱۳. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أُنْكِحَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ذَاتَ قَرَابَةٍ لَهَا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: أَهْدِيْتُمْ الْفَتَاةَ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: أَرَسَلْتُمْ مَعَهَا مِنْ يُعْنِي؟ قَالَتْ: لَا، فَقَالَ رَسُولُ

----- ۱۵۶/۶، ۲۲۲، الرقم: ۲۵۲۷۰، والنسائي في السنن الكبرى، ۲۴۸/۶، الرقم: ۱۰۸۳۵، والطبري في تهذيب الآثار، ۶۵۸/۲ - ۶۵۹، الرقم: ۹۷۳ - ۹۷۴، وابن أبي شيبه في المصنف، ۲۷۲/۵، الرقم: ۲۶۰۱۴، وفي كتاب الأدب، ۳۴۳/۱، الرقم: ۳۶۲، والبحاري في الأدب المفرد، ۳۰۰/۱، الرقم: ۸۶۷، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ۲۹۷/۴ -

۱۳-۱۴: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: النكاح، باب: الغناء والدفع، —

اللَّهُ ﷺ: إِنَّ الْأَنْصَارَ قَوْمٌ فِيهِمْ غَزْلٌ، فَلَوْ بَعَثْتُمْ مَعَهَا مَنْ يَقُولُ:

أَتَيْنَاكُمْ أَتَيْنَاكُمْ فَحَيَّانَا وَحَيَّاكُمْ

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ بِسَنَدٍ صَحِيحٍ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما نے انصار میں سے اپنی کسی قرابت دار (لڑکی) کا نکاح کروایا، تو حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے انہیں فرمایا: کیا تم نے لڑکی کو کوئی تحفہ دیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اس کے ساتھ کوئی گنگنانے والا بھیجا ہے؟ انہوں رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: نہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار گانے کو پسند کرتے ہیں، اگر تم اس کے ہمراہ کوئی گانے والا بھیج دیتے اور وہ کہتا جاتا:

”ہم تمہارے پاس آئے ہیں تم ہمیں مبارک باد دو، ہم تمہیں مبارکباد دیں۔“

اس حدیث کو ابن ماجہ نے سند صحیح کے ساتھ اور نسائی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۰۴/۱۔ وفي رواية: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ

النَّبِيُّ ﷺ فِي أَوَّلِ مُقَدِّمَةِ الْمَدِينَةِ بِعَرُوسٍ، وَمَعَهَا نِسْوَةٌ، وَإِذَا إِحْدَاهُنَّ

تَقُولُ: وَأَهْدِي لَهَا أَكْبُشًا تَنْحَنُّ فِي الْمَرْبَدِ وَزَوْجُكِ فِي النَّادِي

وَيَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَقُولِي هَكَذَا وَلَكِنْ قُولِي:

----- ۱/۶۱۲، الرقم: ۱۹۰۰، والنسائي في السنن الكبرى، ۳/۳۳۲، الرقم:

۵۵۶۶، والطبراني في المعجم الأوسط، ۶/۲۰۵، الرقم: ۶۱۹۸، والحاكم

في المستدرک، ۲/۲۰۰ - ۲۰۱، الرقم: ۲۷۵۰، ۲۷۵۳، والبيهقي في السنن

الكبرى، ۷/۲۸۹، الرقم: ۱۴۴۶۶، وابن حبان في أحاديث أبي الزبير،

۵۵/۱، وقال: صحيح، والعسقلاني في فتح الباري، ۹/۲۲۶۔

أَتَيْنَاكُمْ أَتَيْنَاكُمْ فَحَيَّانَا وَحَيَّاكُمْ

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ. وَقَالَ ابْنُ حَيَّانَ: صَحِيحٌ.

”اور ایک روایت میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ شہر مدینہ کے آغاز میں ایک دولہن کے پاس سے گزرے اور اس کے ساتھ چند اور عورتیں بھی تھیں، اچانک ان میں سے ایک عورت کہنے لگی کہ اس (دولہن) کو ایسے مینڈھے ہدیہ کئے گئے ہیں جو اونٹوں کے باڑے میں کھٹکھارتے ہیں اور تمہارا خاوند اجتماع میں ہے اور وہ وہ کچھ جانتا ہے جو کل ہونے والا ہے، پس حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس طرح نہ کہو، بلکہ یوں کہو: ہم تمہارے پاس آئے ہیں، ہم تمہارے پاس آئے ہیں، پس تم ہمیں مبارکباد دو اور ہم تمہیں مبارکباد دیتے ہیں۔“

اس حدیث کو امام طبرانی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ امام ابن حیان نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۵/۱۰۵. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَرَاتِ الْخَبَرَ تَمَثَّلَ فِيهِ بَيْتِ طَرْفَةٍ:

وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تَزِدْ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَجُلٌ أَحْمَدُ

۱۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳۱/۶، ۱۴۶، الرقم: ۲۴۰۶۹،

۲۵۱۷۷، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲۷۸/۵، الرقم: ۲۶۰۶۰،

والنسائي في السنن الكبرى، ۲۴۷/۶، الرقم: ۱۰۸۳۳-۱۰۳۴، وفي

عمل اليوم والليلة، ۵۴۹/۱، الرقم: ۹۹۵-۹۹۷، والمقدسي في أحاديث

الشعر، ۶۱/۱، الرقم: ۲۰، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۲۸/۸۔

رِجَالُ الصَّحِيح.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ پر وحی کے نزول میں دیر ہو جاتی تو آپ ﷺ طرفہ بن العبد کا یہ شعر پڑھتے:

”تیرے پاس وہ شخص خبریں لائے گا جسے تو نے زاہد راہ بھی نہیں دیا ہوگا
(یعنی خبر لانے کا مکلف بھی نہیں ٹھہرایا ہوگا)۔“

اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا کہ امام احمد کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۱۰۶/۱۶. عَنْ شُرَيْحٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ لَهَا: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرَوِي شَيْئًا مِنَ الشَّعْرِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، شِعْرَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ كَانَ يَرَوِي هَذَا الْبَيْتَ:

وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تَزُودْ
رَوَاهُ أَحْمَدُ.

وفي رواية: عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَتْ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَمَثَّلُ شِعْرًا قَطُّ؟
قَالَتْ: كَانَ أحيانًا إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ يَقُولُ:

۱۶: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۳۸/۶، الرقم: ۲۵۱۱۵، وأبو يعلى في المسند، ۳۵۸/۸، الرقم: ۴۹۴۵، والبخاري في الأدب المفرد، ۲۷۶/۱، الرقم: ۷۹۲، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۱/۳۸۳۔

وَيَاتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تَزِدْ

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَابْنُ خَرِشٍ فِي الْأَدَبِ.

”امام شریح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عرض گزار ہوا: کیا حضور نبی اکرم ﷺ اشعار میں سے کچھ بیان فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا یہ شعر بیان فرماتے تھے:

”تیرے پاس وہ شخص خبریں لائے گا جسے تو نے انہیں لانے کے لئے زادِ راہ بھی نہیں دیا ہوگا۔“

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

”اور حضرت عکرمہ کی روایت میں ہے، آپ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا حضور نبی اکرم ﷺ کبھی اشعار بھی پڑھا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: کبھی کبھار جب آپ ﷺ گھر داخل ہوتے تو فرماتے:

”تیرے پاس وہ شخص خبریں لائے گا جسے تو نے انہیں لانے کے لئے زادِ راہ بھی نہیں دیا ہوگا۔“

اس حدیث کو امام ابویعلیٰ اور بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں روایت کیا ہے۔

۱۰۷/۱۷ . عَنْ سَيَابَةِ بْنِ عَاصِمٍ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ حُنَيْنٍ: أَنَا ابْنُ الْعَوَاتِكِ مِنْ سُلَيْمٍ.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ سَعِيدٍ وَالشَّيْبَانِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرٍ وَالدَّبْلَمِيُّ. وَقَالَ
الْهَيْثَمِيُّ: رَجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت سیابہ بن عاصم سلمیؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے
جنگِ حنین کے دن فرمایا: میں بنو سلیم کی پاکدامن عورتوں عواتک کا بیٹا ہوں (عواتک عاتکہ
کی جمع ہے اور اس کا لفظی معنی پاکدامن اور طاہرہ کے ہیں، حضور نبی اکرم ﷺ کی
امہات میں سے تین کا نام عاتکہ ہے اور ان کی پاک دامنی اور طہارت کی وجہ سے تمام
قریش ان کی اولاد ہونے پر فخر کرتے تھے)۔“

اس حدیث کو امام طبرانی، ابن سعید، شیبانی، ابن عساکر اور دیلمی نے روایت کیا
ہے۔ امام پیشی نے فرمایا کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔



www.MinhajBooks.com

----- في كتاب السنن، ۳۵۱/۲، الرقم: ۲۸۴۰-۲۸۴۱، والشيباني في الأحاد
والمثاني، ۹۵/۳، الرقم: ۱۴۱۳، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق،
۱۰۷/۳، والديلمي في مسند الفردوس، ۴۶/۱، الرقم: ۱۱۴، وابن أبي
عاصم في الجهاد، ۶۰۵/۲، الرقم: ۲۵۵، والهيثمي في مجمع الزوائد،
- ۲۱۹/۸

بَابُ فِيمَنْ أُنْشِدَ الْمَدَائِحَ النَّبَوِيَّةَ مِنْ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ وَفَضْلِهِمْ

﴿نعت خواں صحابہ کرام ﷺ و تابعین اور اُن کی فضیلت کا

بیان﴾

۱۰۸/۱. عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

وَعِنْدَهَا حَسَنُ ابْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ يُنْشِدُهَا شِعْرًا يُشَبِّبُ بِأَبْيَاتٍ لَهُ وَقَالَ:

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُرْزَنُ بِرَبِيبَةٍ وَتُصْبِحُ غَرْثِي مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ

فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: لَكَكَ لَسْتُ كَذَلِكَ قَالَ

مَسْرُوقٌ: فَقُلْتُ لَهَا: لِمَ تَأْذِنِينَ لَهُ أَنْ يَدْخَلَ عَلَيْكَ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ

تَعَالَى: ﴿وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ [النور، ۲۴: ۱۱]

فَقَالَتْ: وَأَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ الْعَمَى. قَالَتْ لَهُ: إِنَّهُ كَانَ يَنَافِحُ أَوْ يُهَاجِي

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: حديث الإفك،

۱۵۲۳/۴، الرقم: ۳۹۱۵، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة،

باب: فضائل حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ، الرقم: ۱۹۳۴/۴، والبيهقي

في السنن الكبرى، ۲۳۸/۱۰، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۳۵/۲۳،

الرقم: ۱۷۵-

”حضرت مسروق بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے، درآ نکالی کہ ان کے پاس حضرت حسان ؓ بیٹھے ہوئے انہیں اپنے اشعار سنا رہے تھے، حضرت حسان ؓ نے کہا:

”وہ پاکیزہ اور دانش مند ہیں ان پر کسی کے عیب جوئی کی تہمت نہیں ہے وہ صبح غافلوں کے گوشت سے بھوکی اٹھتی ہیں (یعنی کسی کی غیبت نہیں کرتیں)۔“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے (أَزِ رَاهِ تَقْنًا) فرمایا: لیکن تم اس طرح نہیں تھے۔ مسروق نے کہا: آپ انہیں اپنے پاس آنے کی کیوں اجازت دیتی ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ”اور ان میں سے جس نے اس (بہتان) میں سب سے زیادہ حصہ لیا اس کے لئے زبردست عذاب ہے۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اندھے پن سے زیادہ اور کون سا بڑا عذاب ہوگا؟ حضرت حسان ؓ تو حضور نبی اکرم ﷺ کے دفاع میں کفار کو جواب دیتے تھے، یا ان (کفار) کی ہجو و مذمت کرتے تھے۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲/۱۰۹. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَالَسْتُ النَّبِيَّ ﷺ

۳-۲: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الأدب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في إنشاد الشعر، ۱۴۰/۵، الرقم: ۲۸۵۰، وفي الشمائل المحمدية، ۲۰۴/۱، الرقم: ۲۴۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۹۱/۵، الرقم: ۲۰۸۸۵، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲۷۸/۵، الرقم: ۲۶۰۶۲، وابن حبان في الصحيح، ۹۶/۱۳، الرقم: ۵۷۸۱، وأبو يعلى في المسند، ۴۴۶/۱۳، الرقم: ۷۴۴۹، والطبراني في المعجم الأوسط، ۱۲۰/۷، الرقم: ۷۰۳۱، وفي المعجم الكبير، ۲۲۹/۲، الرقم: ۱۹۴۸، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۳۷۲/۱، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۴۰/۱۰، الرقم: ۲۰۹۰۶-۲۰۹۰۷۔

أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ، فَكَانَ أَصْحَابُهُ يَتَنَاشَدُونَ الشَّعْرَ، وَيَتَذَكَّرُونَ أَشْيَاءَ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ سَاكِتٌ (وفي رواية: فَلَا يَنْهَاهُمْ) فَرُبَّمَا تَبَسَّمَ مَعَهُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ جَبَّانَ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سو (۱۰۰) سے زائد نشستوں میں بیٹھنے کا شرف حاصل کیا ان نشستوں میں اکثر اوقات زمانہ جاہلیت کے امور کا تذکرہ ہوتا جبکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش بیٹھے حاضرین مجلس کی باتیں سنتے (جبکہ ایک اور روایت میں آیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کو کبھی منع نہ فرماتے) اور کبھی کبھار مسکرا دیتے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ابو عیسیٰ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۰/۳. وفي رواية: عَنْ سِمَاكِ قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ: أَكُنْتُ تُجَالِسُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قَالَ: نَعَمْ، فَكَانَ طَوِيلَ الصَّمْتِ، قَلِيلَ الضَّحِكِ، وَكَانَ أَصْحَابُهُ يَذْكُرُونَ عِنْدَهُ الشَّعْرَ وَأَشْيَاءَ مِنْ أُمُورِهِمْ فَيَضْحَكُونَ وَرُبَّمَا تَبَسَّمَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَأَبُو يَعْلَى وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ.

”اور ایک روایت میں حضرت سماک بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم طویل خاموشی والے، کم ہنسنے والے تھے اور صحابہ کرام

آپ ﷺ کے پاس اشعار اور بعض اپنے امور بیان کرتے تو آپ ﷺ ہنس پڑتے اور بعض اوقات صرف تبسم فرماتے۔“

اس حدیث کو امام احمد، طبرانی، ابویعلیٰ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۴/۱۱۱. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضَعُ لِحْسَانَ مِنبَرًا فِي الْمَسْجِدِ، فَيَقُومُ عَلَيْهِ يَهْجُو مَنْ قَالَ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ مَعَ حَسَّانَ مَا نَافَعَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت حسان کے لئے مسجد میں منبر رکھوایا کرتے تھے اور وہ اس پر کھڑے ہو کر حضور نبی اکرم ﷺ کی گستاخی کرنے والوں کی ہجو (یعنی مذمت) کیا کرتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک جب تک حسان رسول اللہ ﷺ کی طرف سے دفاع کرتا رہے گا روح القدس (حضرت جبرائیل علیہ السلام) بھی حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے ساتھ (ان کے مددگار) ہوں گے۔“

اس حدیث کو امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۵/۱۱۲. عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى قُرْطَةَ بِنِ كَعْبٍ وَأَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي عُرْسٍ، وَإِذَا جَوَارٍ يُغَيِّنُ، فَقُلْتُ:

۴: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: ماجاء في الشعر، ۳۰۴/۴، الرقم: ۵۰۱۵، والعسقلاني في فتح الباري، ۱/۵۴۸، الرقم: ۴۴۲، والشوكاني في نيل الأوطار، ۲/۱۶۹۔

۵-۶: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: النكاح، باب: اللهو والغناء عند العرس، ۱۳۵/۶، الرقم: ۳۳۸۳، وفي السنن الكبرى، ۳/۳۳۲، الرقم: ۵۵۶۵،

أَنْتُمَا صَاحِبَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمِنْ أَهْلِ بَدْرٍ يُفْعَلُ هَذَا عِنْدَكُمْ؟ فَقَالَ:
اجْلِسْ إِنْ شِئْتَ، فَاسْمَعْ مَعَنَا. وَإِنْ شِئْتَ اذْهَبْ، قَدْ رُخِّصَ لَنَا فِي
اللَّهِوِ عِنْدَ الْعُرْسِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.
وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

”حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں ایک شادی میں شامل ہوا، جہاں
قریظہ بن کعب اور حضرت ابوسعود انصاری رضی اللہ عنہما بھی شامل تھے۔ اتفاقاً وہاں (ہجو کی
چھوٹی) لڑکیاں گاہی تھیں، میں نے ان (صحابہ) سے عرض کیا: آپ دونوں حضور نبی
اکرم ﷺ کے اصحاب اور اہل بدر میں سے ہیں اور آپ کی موجودگی میں یہ کام ہو رہا
ہے۔ تو وہ دونوں اصحاب فرمانے لگے کہ اگر تمہارا جی چاہے تو تم ہمارے ساتھ بیٹھ کر سنو
وگرنہ چلے جاؤ۔ ہمیں شادی میں کھیلنے کی رخصت دی گئی ہے (کیونکہ شادی ایک خوشی ہے
اور اس میں مباح کھیل کود کی اجازت ہے، کلام میں اگر حرام چیزیں نہ ہوں تو یہ منع نہیں
ہے)۔“

اس حدیث کو امام نسائی، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا
کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

۶/۱۱۳. وفي رواية عنه قال: دَخَلْتُ عَلَى قُرْطَةَ بِنِ كَعْبٍ وَأَبِي
مَسْعُودٍ وَذَكَرْتُ ثَالِثًا. قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: ذَهَبَ عَلَيَّ وَجَوَارِي يَضْرِبْنَ

----- والحاكم في المستدرک، ۲/۲۰۱، الرقم: ۲۷۵۱-۲۷۵۲، والطیالسی

في المسند، ۱/۱۶۹، الرقم: ۱۲۲۱، والبیہقی في السنن الکبری،

۷/۲۸۹، الرقم: ۱۴۴۶۹-۱۴۴۷۰، والعسقلانی في المطالب العالیة،

۸/۳۷۱، الرقم: ۱۶۸۰۔

بِالذُّفِ وَيُعِينَنَّ فَقُلْتُ: تُفَرُّونَ عَلَى هَذَا وَأَنْتُمْ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ،
قَالُوا: إِنَّهُ قَدْ رُخِّصَ لَنَا فِي الْعُرُسَاتِ وَالْيَاخَةِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ.
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

”اور عامر بن سعد سے ہی مروی ایک روایت میں ہے، انہوں نے فرمایا کہ
میں حضرت قرظہ بن کعب اور ابو مسعود رضی اللہ عنہما اور ایک اور شخص کا نام لیا ان کے پاس
گیا، عبدالملک نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے درآ نکالیکہ لڑکیاں دف بجا
رہی تھیں اور گا رہی تھیں، پس میں نے کہا: تم اس چیز کو جائز قرار دیتے ہو، حالانکہ تم
اصحاب محمد ﷺ ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں شادیوں اور مصیبت میں نوحہ کرنے کے لئے
اس چیز کی اجازت ہے۔“
اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۷/۱۱۴. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَضَرْتُ حَرْبًا، فَقَالَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

۷: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الجهاد، باب: القتال في سبيل الله
سبحانه وتعالى، ۲/۹۳۴، الرقم: ۲۷۹۳، وابن أبي شيبة في المصنف،
۵/۲۷۹، الرقم: ۲۶۰۶۶، وفي كتاب الأدب، ۱/۳۸۰، الرقم: ۴۱۳،
وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۱/۱۲۰، وابن أبي عاصم في الجهاد،
۲/۶۱۲-۶۱۳، الرقم: ۲۵۸، وإسناده حسن، وابن منصور في السنن،
۲/۳۴۰، الرقم: ۲۸۳۵، والبيهقي في السنن الكبرى، ۹/۱۵۴، الرقم:
۱۸۲۵۴، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۳/۵۲۹، وابن عبد البر في
الاستيعاب، ۳/۸۹۹، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۲۸/۹۵۔

يَا نَفْسِ أَلَا أَرَاكَ تَكْرَهِينَ الْجَنَّةَ
أَحْلِفُ بِاللَّهِ لَتَنْزِلَنَّهُ
طَائِعَةً أَوْ لَتُكْرَهَنَّهُ

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو نُعَيْمٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ. وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

”حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک جنگ میں موجود تھا، تو میں نے حضرت عبداللہ بن رواحہ ؓ کو فرماتے ہوئے سنا:

”اے نفس! میں تجھے دیکھتا ہوں کہ تو جنت میں جانا پسند نہیں کرتا، لیکن خدا کی قسم تجھے ضرور جنت میں جانا ہوگا، چاہے خوشی کے ساتھ جائے یا بغیر خوشی کے۔“

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، ابونعیم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔
اس روایت کو ابن ماجہ، ابی شیبہ اور ابونعیم نے نقل کیا ہے۔

۸/۱۱۵. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَنَى لِحَسَنَ بْنِ ثَابِتٍ مَنِيرًا فِي الْمَسْجِدِ يُنْشَدُ عَلَيْهِ الشَّعْرُ.

۹/۱۱۶. وَفِي رَوَايَةٍ: يَهْجُو عَلَيْهِ الْمُشْرِكِينَ. قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ: أَهْجُهُمْ أَوْ هَاجَهُمْ وَجَبْرِئِلُ مَعَكَ.

رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَابْنُ شَاهِينَ وَابْنُ عَدِيٍّ وَوَافَقَهُ ابْنُ تَيْمِيَّةَ وَالذَّهَبِيُّ.

۹-۸: أخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار، ۲۹۸/۴، وابن شاهين في ناسخ الحديث ومنسوخه، ۴۸۴/۱، الرقم: ۶۴۸، وابن عدي في الكامل، ۲۷۴/۴، الرقم: ۱۱۰۶، وابن تيمية في الصارم المسلول، ۲۱۴/۱، والذهبي في ميزان الاعتدال، ۳۰۰/۴، الرقم: ۴۹۱۳۔

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسان بن ثابت ؓ کے لئے مسجد میں منبر بنوا رکھا تھا۔ وہ اس پر (حضور نبی اکرم ﷺ کی شان میں) نعت پڑھتے۔“

”اور ایک روایت میں ہے کہ اس پر کھڑے ہو کر (حضور نبی اکرم ﷺ کے دفاع میں) مشرکین کی ہجو کرتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”(اے حسان!) مشرکین کی ہجو کرو اور حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی تمہارے ساتھ (اس کام میں مددگار) ہیں۔“

اس حدیث کو امام طحاوی، ابن شاہین اور ابن عدی نے روایت کیا ہے اور ابن تیمیہ اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

۱۰/۱۱۷. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَقْحَمَتِ السَّنَةُ نَابِغَةَ بَنِي جَعْدَةَ، فَآتَى عَبْدَ اللَّهِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَهُوَ جَالِسٌ بِالْمَدِينَةِ فَأَنْشَدَهُ فِي الْمَسْجِدِ.

حَكَيْتَ لَنَا الصِّدِّيقَ لَمَّا وَلَّيْنَا
وَعُثْمَانَ وَالْفَارُوقَ فَارْتَحَ مَعْدُومُ
وَسَوَّيْتُ بَيْنَ النَّاسِ فِي الْحَقِّ فَاسْتَوُوا
فَعَادَ صَبَاحًا حَالِكَ اللَّوْنِ مُظْلَمُ

۱۰: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۳۶۴/۱۸، الرقم: ۹۳۳، والطبري في تهذيب الآثار، ۶۷۳/۲، الرقم: ۹۸۹، والفاكهي في أخبار مكة، ۳۰۸/۱، الرقم: ۶۳۶، وابن عبد البر في الاستيعاب، ۱۵۱۸/۴، وابن ماکولا في الإكمال، ۴۸۸/۱، وابن عساکر في تاریخ مدينة دمشق، ۱۹۰/۲۸-۱۹۲، والعسقلاني في المطالب العالیة، ۶۰۶/۹، والهیثمی فی مجمع الزوائد، ۲۵/۱۰۔

فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: إِلَيْكَ أَبَا لَيْلَى فَإِنَّ الشَّعْرَ أَهْوَنُ وَسَائِلَكَ
عِنْدَنَا أَمَّا صَفْوَةُ مَالِنَا فَلَالِ الزُّبَيْرِ وَأَمَّا عَفْوَتُهُ فَإِنَّ بَنِي أَسَدٍ يُشْغِلُهَا
عَنْكَ وَتَمِيمًا وَلَكِنْ لَكَ فِي مَالِ اللَّهِ حَقَّانِ حَقٌّ لِرُؤُوسِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
وَحَقٌّ لِشِرْكِكَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَأُذْخِلَ دَارَ النِّعَمِ وَأَمَرَ لَهُ
بِقَلَانِصَ سَبْعٍ وَحُمِلَ وَخُيِّلَ وَأُوقِرَ لَهُ الرِّكَابُ بُرًّا وَتَمَرًا الحديث.
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالتَّطَبُّرِيُّ وَالْفَاكِهِيُّ.

حضرت عبداللہ بن عروہ بن زبیر ؓ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا کہ حضرت
نابغہ بنی جعدہ ؓ (حضور نبی اکرم ﷺ کے نعت خواں صحابی) پر ایک ایسا سال بیتا جس
میں انہیں سخت قحط پڑ گیا تو وہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے پاس مدینہ منورہ
تشریف لائے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے تو انہوں
نے وہیں مسجد میں ہی انہیں اشعار سنانا شروع کر دیئے:

”جب آپ خلیفہ ہوئے تو آپ نے بھی حضرت ابوبکر، عمر فاروق اور
عثمان غنی ؓ (جیسی اصطلاحات و سخاوت کر کے) ان کی حکایات دہرا دیں
(یعنی آپ کی سخاوت کے واقعات بھی ان کی طرح زبان زد عام ہیں) ایسی
(سخاوت کی) حکایات جس سے تنگدست و مفلس انسان راحت محسوس کرے۔
اور آپ نے بھی لوگوں کو (ان کی طرح ہی قوت) حق کے ساتھ سیدھا کیا تو وہ
بالکل سیدھے ہو گئے، اور دکھوں اور غموں کا مارا سیاہ رنگت والا شخص (خوشحالی اور
فرحت سے) روشن چہرے والا ہو گیا۔“

تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے ابولیلی! تمہارے لئے ہم
تک پہنچنے کے لئے (شانِ مصطفیٰ ﷺ کے) اشعار آسان مزین ذریعہ ہے۔ رہا ہمارے

مال کا خالص حصہ تو وہ آلِ زبیر کے لئے ہے، اور اس کا باقی ماندہ حصہ تو وہ بنو اسد اور تمیم لے جاتے ہیں، لیکن تیرے لئے اللہ تعالیٰ کے مال میں دو حق ہیں، ایک حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھنے کا حق (یعنی شرفِ صحابیت) اور دوسرا اہل اسلام میں شریک ہونے کا حق، پھر انہوں نے حکم دیا تو آپ کو بیت المال میں داخل کر دیا گیا، اور آپ کے لئے سات اونٹنیاں، گندم اور کھجوروں سے لدی ہوئی سواریاں عطا کیں۔“

اس حدیث کو امام طبرانی، طبری اور فاکہی نے روایت کیا ہے۔

۱۱/۱۱۸. عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ قَالَ: كُنَّا نَجَالِسُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَتَنَاشِدُونَ الْأَشْعَارَ وَيَذْكُرُونَ أَمْرَ الْجَاهِلِيَّةِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ بَيْهَقٍ.

۱۲/۱۱۹. وفي رواية: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ أَجَالِسُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَعَ أَبِي فِي الْمَسْجِدِ، فَيَتَنَاشِدُونَ الْأَشْعَارَ، وَيَذْكُرُونَ حَدِيثَ الْجَاهِلِيَّةِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت ابو خالد والبی علیہ الرحمہ سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ ہم بسا اوقات حضور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کرام کے ساتھ نشست برپا کرتے تھے اور وہ اکثر شعر و شاعری میں مصروف ہوتے اس دوران کچھ جاہلیت کی زمانہ کی باتیں بھی بسبیل تذکرہ چھڑ جاتیں (جس سے ہم سب محفوظ ہوتے)۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۱-۱۲: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۵/۲۷۳، ۲۷۸، الرقم: ۲۳، ۲۶۰،

۲۶۰، وفي كتاب الأدب، ۱/۳۶۰، الرقم: ۳۸۶، والبيهقي في السنن

الكبرى، ۱۰/۲۴۰، الرقم: ۲۰۹۱۰، والعسقلاني في فتح الباري، ۱۰/۵۴۰۔

”اور ایک روایت میں حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی مجلس میں بیٹھا کرتا تھا، پس وہ آپس میں ایک دوسرے کو اشعار سناتے اور زمانہ جاہلیت کی باتوں کا بھی تذکرہ چھڑ جاتا۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۲۰/۱۳. عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مُنْحَرِفِينَ وَلَا مُتَمَاوِتِينَ، وَكَانُوا يَتَنَاشِدُونَ الشُّعْرَ فِي مَجَالِسِهِمْ، وَيَذْكُرُونَ أَمْرَ جَاهِلِيَّتِهِمْ، فَإِذَا أُرِيدَ أَحَدُهُمْ عَلَى شَيْءٍ مِنْ دِينِهِ دَارَتْ حِمَالِقُ عَيْنِيهِ كَأَنَّهُ مَجْنُونٌ.
رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ بِسَنَدٍ حَسَنٍ وَابْنُ الْبَخَارِيِّ فِي الْأَدَبِ.

”حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب با وفا تھے اور وہ کبھی بھی اپنے دین سے منحرف نہ ہوئے اور نہ ہی ان میں کوئی سستی یا کاہلی پائی جاتی تھی بلکہ وہ اکثر اوقات اپنی مجالس میں شاعری کرتے اور جاہلیت کے امور کا بھی تذکرہ کرتے اور جب ان کے (آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے) دین کو کوئی برا بھلا کہتا تو وہ برہم ہو جاتے اور اس برہمی کا اظہار ان کی آنکھوں میں نظر آتا اور غصہ سے ان کی آنکھوں کی پتلیاں گھومنے لگتیں۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے سند حسن کے ساتھ اور بخاری نے الأدب

۱۳: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۲۷۸/۵، الرقم: ۲۶۰۵۸، ۱۵۸/۷،

الرقم: ۳۴۹۵۷، والبخاري في الأدب المفرد، ۱۹۵/۱، الرقم: ۵۵۵،

والعسقلاني في فتح الباري، ۵۴۰/۱۰۔

المفرد، میں روایت کیا ہے۔

۱۴/۱۲۱. عَنْ خَالِدٍ هُوَ ابْنُ كَيْسَانَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَوَقَفَ عَلَيْهِ إِيَّاسُ بْنُ خَيْثَمَةَ قَالَ: أَلَا أَنْشِدُكَ مِنْ شِعْرِي يَا ابْنَ الْفَارُوقِ؟ قَالَ: بَلَى وَلَكِنْ لَا تُنْشِدُنِي إِلَّا حَسَنًا فَأَنْشَدُهُ.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

”حضرت خالد بن کیسان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا کہ اتنے میں ان کے پاس حضرت ایاس بن خیشمہ آئے اور عرض کیا: اے ابن فاروق! کیا میں آپ کو اپنا (شاعرانہ) کلام نہ سناؤں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: لیکن مجھے اچھے کلام (شاعری) کے علاوہ نہ سنانا سو ایاس بن خیشمہ نے انہیں (حمد و نعت پر مشتمل) عمدہ کلام سنایا۔“
اس حدیث کو امام بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں روایت کیا ہے۔

۱۵/۱۲۲. وَفِي رَوَايَةٍ: أَتَى ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا شَاعِرٌ فَأَعْطَاهُ دِرْهَمَيْنِ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

”اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں ایک شاعر آیا تو آپ نے (بہترین کلام سنانے پر) اسے دو درہم انعام عطا فرمائے۔“
اسے امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

۱۵-۱۴: أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ۲۹۷/۱، الرقم: ۸۵۶، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۱۵۵/۴، والعسقلاني في فتح الباري، ۵۴۰/۱۰۔

۱۶/۱۲۳. عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِيبِيِّ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ قَالَ: كُنْتُ أَجْلِسُ مَعَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَعَلَّهُمْ لَا يَذْكُرُونَ إِلَّا الشَّعْرَ حَتَّى يَنْتَفِرُوا. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت ابو خالد والیبی علیہ الرحمۃ سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام کی محافل میں بیٹھا کرتا تھا تو جب تک مجلس برخاست نہ ہو جاتی حاضرین مجلس ماسوائے شعر کے شاید ہی کسی اور موضوع پر گفتگو کرتے تھے۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۷/۱۲۴. عَنْ حَيْشَمَةَ قَالَ: أَتَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ شَاعِرٌ فَقَالَ: أُنْشِدْكَ فَاسْتَشْدُّهُ، فَجَعَلَ هُوَ يُشْدُّ وَذَكَرَ مُحَمَّدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي شَعْرِهِ، فَقَالَ: غَفَرَ اللَّهُ لِمُحَمَّدٍ بِمَا صَبَرَ. فَقَالَ: يَقُولُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَدْ فَعَلَ، قَالَ: ثُمَّ أَبَا بَكْرٍ جَمِيعًا وَعُمَرَ فَقَالَ: مَا شَاءَ اللَّهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت حشیمہ سے روایت ہے، وہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شاعر آیا اور آپ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا: میں آپ کو شعر سنانے کی درخواست کرتا ہو چنانچہ اس نے شعر سننا شروع کیا اور اس ضمن میں اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کا

۱۶: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۲۷۴/۵، الرقم: ۲۶۰۲۷، وفي كتاب الأدب، ۳۶۰/۱، الرقم: ۳۸۷۔

۱۷: أخرجه أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۱۴۶/۱، الرقم: ۱۲۵، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲۷۳/۵، الرقم: ۲۶۰۲۵، وفي كتاب الأدب، ۳۶۲/۱، الرقم: ۳۸۹۔

ذکر کیا اور کہنے لگا:

”کہ اللہ تعالیٰ رسول اکرم ﷺ پر رحمت فرمائے کیونکہ آپ ﷺ نے اسلام کی نشر و اشاعت میں مصیبتوں پر صبر کیا۔“

”حضرت خیمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا: حقیقتاً آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا۔ (پھر شاعر نے کہا:) اس کے بعد ان کے رفیق غار حضرت ابو بکرؓ نے بھی یہی وطیرہ اختیار کیا اور حضرت عمرؓ نے بھی بلکہ سب جاٹانارن مصطفیٰ ﷺ کا یہی طرہ امتیاز رہا ہے۔ تو اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کی مرضی ہو (یعنی تمام صحابہ منشاء الہی پر ہی راضی رہتے تھے)۔“

اس حدیث کو امام احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۸/۱۲۵. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَلَقِي الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى ظَهْرِهِ ثُمَّ تَرَنَّمْ، فَقَالَ لَهُ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: اذْكُرْ اللَّهَ أَيُّ أَخِي، فَاسْتَوَى جَالِسًا. فَقَالَ: أَيُّ أَنَسٍ، أَتَرَانِي أَمُوتُ عَلَى فِرَاشِي، وَقَدْ قَعَلْتُ مِثَّةَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مُبَارَزَةً سَوَى مَنْ شَارَكْتُ فِي قَتْلِهِ.

۱۸-۱۹: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ۲۳۳/۵، الرقم: ۹۴۶۹، ۶/۱۱،

الرقم: ۱۹۷۴۲، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲۱۲/۴، الرقم: ۴۶۷،

والحاكم في المستدرک، ۳۳۰/۳، الرقم: ۵۲۷۲، والطبرانی في المعجم

الكبير، ۲۴۵/۱، الرقم: ۶۹۱-۶۹۲، ۲۶-۲۷، الرقم: ۱۱۷۸-

۱۱۷۹، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۳۵۰/۱، وابن سعد في الطبقات

الكبرى، ۱۶/۷، وابن عبد البر في الاستيعاب، ۱۵۳/۱، والهيشمي في

مجمع الزوائد، ۳۲۴/۹، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۱۹۸/۱-

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَطَبْرَانِيُّ وَأَبُو نُعَيْمٍ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ چت لیٹے ہوتے تھے پھر کچھ گنگنا نے لگے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اے میرے بھائی! اللہ تعالیٰ کو یاد کیجئے، تو اس پر حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمانے لگے: اے انس، کیا تم چاہتے ہو کہ میں اپنے بستر پر (لیٹے لیٹے بیماری کی حالت میں ہی) موت کے حوالے ہو جاؤں، حالانکہ میں نے دورانِ جہاد تقریباً سو افراد مشرکین کو اپنے ہاتھوں سے قتل کیا ہے ماسوائے چند جنگوں کے جب میں نے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ مل کر (جہاد میں انہیں) قتل کیا۔“

اس حدیث کو امام عبد الرزاق، طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

۱۹/۱۲۶. وفي رواية: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَخِيهِ الْبَرَاءِ وَهُوَ مُسْتَلَقٍ، وَاضْعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى يَتَغَنَّى (وفي رواية: هُوَ يَتَغَنَّى وَيُرْنِمُ قَوْسَهُ. وفي رواية: وَهُوَ يَقُولُ الشَّعْرَ) فَنَهَاها فَقَالَ: أَتَرْهَبُ أَنْ أَمُوتَ عَلَى فِرَاشِي وَقَدْ تَفَرَّدْتُ بِقَتْلِ مِائَةِ مِنَ الْكُفَّارِ سِوَى مَنْ شَرَكَنِي فِيهِ النَّاسُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَطَبْرَانِيُّ وَأَبْنُ سَعْدٍ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”ایک روایت میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے بھائی حضرت براء رضی اللہ عنہ کے پاس گئے درآ خالیکہ وہ چت لیٹے، اپنی ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھے گنگنا رہے تھے (ایک روایت میں ہے کہ گنگنا تے ہوئے ساتھ ساتھ اپنی کمان بھی بجا رہے تھے، اور ایک روایت میں ہے کہ شعر پڑھ رہے تھے) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے انہیں منع

کیا تو انہوں نے کہا: کیا تم چاہتے ہو کہ میں اپنے بستر پر ہی (پیارے سے) مرجاؤں حالانکہ میں نے خود سو کفار کو (دورانِ جہاد) قتل کیا، وہ قتل اس کے علاوہ ہیں جو میں نے دوسرے لوگوں کے ساتھ (اجتماعی طور پر شامل جہاد) ہو کر کئے۔“

اس حدیث کو امام حاکم، طبرانی اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث شیخین کی شرائط پر صحیح ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۲۰/۱۲۷. عَنْ عُرْوَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَلَا أَعْلَمُ بِفَقْهِ مَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَعْلَمَ بِشَعْرِ، وَلَا فَرِیْضَةٍ، وَلَا أَعْلَمُ بِفَقْهِ مَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کوئی شخص نہیں دیکھا جو کہ علمِ شعر، علمِ الفرائض (یعنی علمِ المیراث) اور اسی طرح علمِ فقہ کا بھی ماہر ہو۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۲۱/۱۲۸. وَفِي رِوَايَةٍ: عَنْ هِشَامٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: تَرَكْتُهَا يَعْنِي عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَبْلَ أَنْ تَمُوتَ بِثَلَاثِ سِنِينَ وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَعْلَمَ

۲۰-۲۱: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۵/۲۷۶، الرقم: ۲۶۰، ۴۸، وفي كتاب الأدب، ۱/۳۶۵، الرقم: ۳۹۵، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۲/۴۹، وابن عبد البر في الاستيعاب، ۴/۱۸۸۳، والمزي في تهذيب الكمال، ۳۵/۲۳۴، والذهبي في تذكرة الحفاظ، ۱/۲۸، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ۲/۳۲، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ۱۲/۴۶۳، وفي الإصابة، ۸/۱۸۔

بِكِتَابِ اللَّهِ وَلَا بِسُنَّةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا بِشِعْرِ وَلَا فَرِيضَةٍ مِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

”اور ایک روایت میں حضرت ہشام (بن عروہ) ؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے والد (حضرت عروہ ؓ) سے سنا وہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما کو ان کی وفات سے تین سال قبل اس حال میں چھوڑا تھا کہ میں نے کتاب اللہ، حضور نبی اکرم ﷺ کی سنت، علم اشعار اور علم الفرائض (یعنی علم میراث) کا ان سے بڑا عالم کوئی نہیں دیکھا۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۲۲/۱۲۹. عَنْ عِكْرِمَةَ يَقُولُ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ أُنْشِدَ شِعْرًا مِنْ أَشْعَارِهِمْ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے قرآن پاک میں سے کوئی چیز پوچھی جاتی، تو وہ اس (کی تشریح اور وضاحت کے لئے) عربوں کے اشعار میں سے کوئی شعر پڑھتے۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔“

۲۳/۱۳۰. وَفِي رِوَايَةٍ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهِ

۲۵-۲۲: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۲۷۶/۵، الرقم: ۲۶۰۴۹، وفي كتاب الأدب، ۳۶۶/۱، الرقم: ۳۹۶، والحاكم في المستدرک، ۵۴۲/۲، الرقم: ۳۸۴۵، والطبري في تهذيب الآثار، ۶۷۸/۲، الرقم: ۹۹۴، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۴۱/۱۰، الرقم: ۲۰۹۱۳، وفي شعب الإيمان، ۲۵۸/۲، الرقم: ۱۶۸۳، والسيوطي في الدر المنثور، ۲۵۴/۸۔

﴿يَوْمَ يَكْشَفُ عَنْ سَاقٍ﴾ [القلم، ۶۸: ۴۲] قَالَ: إِذَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ فَابْتَغُوهُ فِي الشَّعْرِ فَإِنَّهُ دِيْوَانُ الْعَرَبِ..... الحديث.
رَوَاهُ الْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ إِسْنَادًا.

”اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے جب اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ”اور جس دن ساق (یعنی احوال قیامت کی ہولناک شدت) سے پردہ اٹھایا جائے گا؟“ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب قرآن کریم میں سے کوئی چیز تم پر واضح نہ ہو رہی ہو تو تم اسے عربوں کے اشعار میں تلاش کرو، کیونکہ شعر عربوں کا دیوان ہے..... الحديث۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے، اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۲۴/۱۳۱. وَفِي رَوَايَةٍ: عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِذَا قَرَأَ أَحَدُكُمْ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ فَلَمْ يَدْرِ مَا تَفْسِيرُهُ، فَلْيَتَمَسَّهُ فِي الشَّعْرِ، فَإِنَّهُ دِيْوَانُ الْعَرَبِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ: هَذَا هُوَ الصَّحِيحُ.

”اور ایک روایت میں حضرت عکرمہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص قرآن کریم میں سے کوئی چیز پڑھے، اور اس کی تفسیر نہ جان سکے، تو اسے چاہیے کہ وہ اسے عربوں کے اشعار میں تلاش کرے، کیونکہ شعر عربوں کا دیوان ہے..... الحديث۔“

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہی درست ہے۔

۲۵/۱۳۲. وَفِي رَوَايَةٍ: عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّهُ (يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ

عنہما) كَانَ يَرْوِي الشَّعْرَ وَيَسْتَخْرِجُ الْآيَاتِ مِنَ الْقُرْآنِ وَكَانَ يَرْوِي شِعْرًا حَسَنًا فِيهِ هَجَاءٌ. رَوَاهُ الطَّبْرِيُّ.

”اور ایک روایت میں حضرت عکرمہ سے مروی ہے کہ وہ (یعنی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) شعر روایت کرتے تھے، اور قرآن کریم سے آیات کا استخراج کرتے تھے، اور آپ عمدہ شعر روایت کرتے تھے، جس میں (حمد و نعت کے ساتھ ساتھ کفار و مشرکین کی) بھجوبھی ہوتی۔“

اس حدیث کو امام طبری نے روایت کیا ہے۔

۲۶/۱۳۳. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: مَا سَمِعْتُ بِشِعْرِ أَحْسَنَ مِنْ شِعْرِ حَسَّانَ رضی اللہ عنہ وَلَا تَمَثَّلْتُ بِهِ إِلَّا رَجَوْتُ لَهُ الْجَنَّةَ، قَوْلُهُ لِأَبِي سَفْيَانَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ:

هَجَوْتُ مُحَمَّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ
وَعِنْدَ اللَّهِ فِي ذَاكَ الْجَزَاءُ
فَإِنَّ أَبِي وَالِدَهُ وَعَرْضِي
لِعَرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وَقَاءُ
أَنْشُدْتُمُهُ وَلَسْتُ لَهُ بِكُفٍّ
فَشَرُّكُمْ لَخَيْرُكُمْ الْفَدَاءُ

۲۶: أخرجه الطبري في جامع البيان، ۸۸/۱۸، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۲۷۴/۳، والسيوطي في الدر المنثور، ۱۵۸/۶، والمزي في تهذيب الكمال، ۳۹/۳۵۔

لِسَانِي صَارِمٌ لَا عَيْبَ فِيهِ
وَيَجْرِي لَا تُكْدِرُهُ الدَّلَاءُ

فَقِيلَ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، أَلَيْسَ هَذَا لَعْوًا؟ قَالَتْ: لَا، إِنَّمَا اللَّعْوُ مَا قِيلَ عِنْدَ النِّسَاءِ. رَوَاهُ الطَّبْرِيُّ وَابْنُ كَثِيرٍ وَالسَّيُوطِيُّ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، آپ فرماتی ہیں کہ میں نے ایسا شعر نہیں سنا کہ جو حضرت حسان ؓ کی شاعری سے بہتر ہو اور میں نے جب بھی حضرت حسان ؓ کا یہ شعر پڑھا تو ان کے لئے جنت کی آرزو کی۔ (بالخصوص) ان کا وہ شعر جو کہ ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب (ہجو میں) انہوں نے کہا تھا:

”تو نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی مذمت کی تو میں تجھے آپ ﷺ کی جانب سے اس مذمت کا جواب دیتا ہوں اور یہ کہ اس جواب کی جزاء میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے پاؤں گا، کیونکہ مجھے یقین ہے کہ میرے والد اور میرے دادا اور میری شرافت اور ناموس محمد مصطفیٰ ﷺ کے ناموس و شرافت کو تم سے بچانے والی (ڈھال) ہے۔ تمہاری مجال کیسے ہوئی کہ تم (ہمارے آقا) محمد مصطفیٰ ﷺ کو (سب و شتم) کرو جبکہ تم تو خود آپ ﷺ کی مقدس نعلین کے برابر بھی نہیں گردانے جاتے۔ بس پھر یہ بات ٹھہری کہ تمہارا شر تمہارے خیر پر قربان ہو گیا میری زبان تو (گستاخ رسول کے خلاف) تیزی سے کاٹ کرنے والی ہے اور اس میں کوئی عیب اور دوہرا معیار نہیں (یعنی ناموس محمد مصطفیٰ ﷺ کے دفاع میں ہم ساری مصلحتیں بالائے طاق رکھ دیتے ہیں) اور یہ زبان آپ ﷺ کی مدح سرائی میں ہمیشہ محور رہی ہے اور آئندہ بھی اسی ذات محمد مصطفیٰ ﷺ کی نعت گوئی میں ہی مصروف رہے گی۔ اور کوئی پلیدی اسے گدلا نہیں کر سکے گی۔“

تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا کہ اے اُمّ المؤمنین! کیا یہ لغو بات نہیں؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نہیں، بلکہ فضول باتیں وہ ہیں جو عورتوں کے ہاں بطور تغزل کہی جاتی ہیں۔ (جبکہ یہ تو مدحتِ مصطفیٰ ﷺ ہے)۔“

اس حدیث کو امام طبری، ابن کثیر اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

۲۷/۱۳۴. عَنْ هِشَامٍ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ مَحَمَّدًا (يعني ابن سيرين) وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَالرَّجُلُ يُرِيدُ أَنْ يُصَلِّيَ أَيْتَوْضَأُ مَنْ يُنْشِدُ الشَّعْرَ وَيُنْشِدُ الشَّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ: وَأَنْشِدْهُ أَيْبَاتًا مِنْ شِعْرِ حَسَّانَ ذَلِكَ الدَّقِيقِ ثُمَّ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو نُعَيْمٍ نَحْوَهُ.

”حضرت ہشام سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ امام محمد بن سیرین علیہ الرحمہ مسجد میں تشریف فرما تھے اس وقت ایک سائل نے جو کہ نماز پڑھنے کا ارادہ رکھتا تھا ان سے سوال کیا کہ جو شخص مسجد میں شعر گنگاتا ہے کیا وہ شخص (نماز پڑھنے سے پہلے دوبارہ) وضو کرے؟ تو راوی بیان کرتے ہیں کہ امام ابن سیرین نے (اس شخص کو مسئلہ سمجھانے کے لئے اسی وقت) حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے اشعار میں سے کچھ (نہایت عمدہ اور) معنی خیز شعر سنائے پھر (بغیر دوبارہ وضو کئے) نماز کا آغاز فوراً کر دیا۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور ابو نعیم نے بھی اس طرح روایت کیا ہے۔

۲۸/۱۳۵. وفي رواية: عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ: رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ

۲۷-۲۸: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۲۷۹/۵، الرقم: ۲۶۰۶۴، وفي

كتاب الأدب، ۳۸۰/۱، الرقم: ۴۱۲، وأبو نعيم في حلية الأولياء،

۲۷۵/۲، وابن أبي الدنيا في الإشراف في منازل الأشراف، ۱/۱۴۹،

الرقم: ۹۲۔

سِيرَيْنَ تَوْضِئًا ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لِيُصَلِّيَ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ أُخْتِهِ يُوسُفُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ: يَا خَالِي، أَنِّي سَمِعْتُ نَاسًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُولُونَ: إِنَّ الشَّعْرَ يَنْقُضُ الْوُضُوءَ قَالَ: فَأَنْشَدَ مُحَمَّدٌ عَشْرَةَ آيَاتٍ مِنْ شَعْرِ حَسَّانِ ابْنِ ثَابِتٍ ؓ مِنْ هَجَائِهِ ثُمَّ كَبَّرَ مُحَمَّدٌ لِلصَّلَاةِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.

”اور ایک روایت میں حضرت جریر بن حازم علیہ الرحمہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ امام محمد بن سیرین ؓ نے وضو کیا پھر نماز ادا کرنے کے لیے مسجد تشریف لائے، تو ان کے بھانجے حضرت یوسف بن عبد اللہ بن حارث نے ان سے دریافت کیا: ماموں جان! میں نے لوگوں کو مسجد میں کہتے ہوئے سنا ہے کہ شعر کہنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں انہوں نے (یعنی امام ابن سیرین نے بھانجے کو مسئلہ سمجھانے کے لئے پہلے) حضرت حسان بن ثابت ؓ کے وہ دس اشعار پڑھے جو انہوں نے (نعت مصطفیٰ ﷺ میں اور) کفار و مشرکین کی ہجو میں کہے تھے، پھر انہوں نے (بغیر نیا وضو کیے) نماز کے لیے تکبیر کہی (اور نماز پڑھنا شروع کر دی)۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی دنیا نے روایت کیا ہے۔

۲۹/۱۳۶. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا تَمَثَّلَتْ بِهَذَا الْبَيْتِ وَأَبُو

بَكْرٍ يَقْضِي:

www.MinhajBooks.com

۲۹: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۷/۱، الرقم: ۲۶، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲۷۹/۵، الرقم: ۲۶۰۶۷، ۵۳۵/۶، الرقم: ۳۱۹۶۷، وفي كتاب الأدب، ۳۸۱/۱، الرقم: ۴۱۴، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۱۹۸/۳، والمروزي في مسند أبي بكر ؓ، ۹۱/۱، الرقم: ۳۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۷۲/۸، والذهبي في ميزان الاعتدال، ۵/۱۵۸۔

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بَوَجْهِهِ
رَبِيعُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رضي الله عنه: ذَاكَ وَاللَّهِ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ سَعْدٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ یہ اشعار پڑھا کرتی تھیں اور ابو بکر رضی اللہ عنہ (ان شعار کے بارے) فیصلہ فرماتے تھے:

وہ گورے (کھڑے والے صلی اللہ علیہ وسلم) جن کے چہرے کے توسل سے بارش مانگی جاتی ہے۔ جو یتیموں کے والی، بیواؤں کے سہارا ہیں۔“

پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ شعر سن کر فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! اس سے مراد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات ہی ہیں۔“

اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۳۷/۳۰. عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

يَتَنَاشَدُونَ الشَّعْرَ عِنْدَ الْبَيْتِ أَوْ حَوْلَ الْبَيْتِ لَا أَعْلَمُ إِلَّا قَالَ مُحْرَمِينَ.

۳۰-۳۴: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۲۸۱/۵، الرقم: ۲۶۰۸۰،

والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۴۰/۱۰، الرقم: ۲۰۹۰۸، والفاكهي في

أخبار مكة، ۳۰۶/۱-۳۰۷، الرقم: ۶۳۲-۶۳۳، وابن جبير في حديث

المصيصي لوين، ۵۲/۱، الرقم: ۲۸، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق،

۳۹۶/۱۲، والمزي في تهذيب الكمال، ۲۰/۶، والذهبي في ميزان

الاعتدال، ۵۰/۷، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ۴۲۶/۱۰۔

شَكَّ اِبْرَاهِيْمُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت شعبی رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ میں سے بعض کو دیکھا کہ وہ خانہ کعبہ کے پاس یا اس کے ارد گرد ایک دوسرے کو اشعار سنا رہے تھے اور شاید انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ حالت احرام میں تھے ابراہیم راوی کو شک گزرا ہے (کہ آپ نے ایسا کہا تھا یا نہیں)۔“

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۳۱/۱۳۸. وَفِي رَوَايَةٍ: عَنْ سُفْيَانَ عَنْ رَجُلٍ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يُنْشِدُ الشَّعْرَ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”اور ایک روایت میں حضرت سفیان ایک (ثقہ) آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے اشعار پڑھتے تھے۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۳۲/۱۳۹. وَفِي رَوَايَةٍ: عَنْ أُمِّ خَدَّاشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ عُمَرُ بْنُ حَبِيبٍ: وَأَنَا أَشْكُ فِي أَحَدِ هَذَيْنِ: ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَأَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، يَتَحَدَّثُونَ فِي الطَّوَافِ، وَيَتَنَاشِدُونَ الْأَشْعَارَ. رَوَاهُ الْفَاكِهِيُّ.

”اور ایک روایت میں حضرت اُمّ خدّاش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس، ابو سعید خدری اور جابر بن عبد اللہ ﷺ کی زیارت کی۔ (راوی) عمر بن حبیب بیان کرتے ہیں کہ مجھے ان دونوں یعنی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں کسی کی ایک کے بارے میں شک گزرا (کہ انہوں نے کس کا نام لیا تھا)، وہ سب دورانِ طواف میں آپس میں بات چیت کر رہے ہیں اور ایک دوسرے کو اشعار سنا رہے ہیں۔“

اس حدیث کو امام فاکہی نے روایت کیا ہے۔

۳۳/۱۴۰ . وفي رواية: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَتَنَاشَدُونَ الشُّعْرَ وَهُمْ يَطُوفُونَ. رَوَاهُ الْفَاكِهِيُّ وَالذَّهَبِيُّ.

”اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام حالتِ طواف میں بھی ایک دوسرے کو (شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر مشتمل) اشعار سناتے تھے۔“

اس حدیث کو امام فاکہی اور ذہبی نے روایت کیا ہے۔

۳۴/۱۴۱ . وفي رواية: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ بَرَكَةٍ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ: كُنْتُ مَعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي الطَّوَافِ، فَنَدَاكَرُوا حَسَانَ رضی اللہ عنہ، فَوَقَعُوا فِيهِ فَهَتَّهُمْ عَنْهُ، فَقَالَتْ: أَلَيْسَ هُوَ الَّذِي يَقُولُ:

هَجَرْتُ مُحَمَّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ

وَعِنْدَ اللَّهِ فِي ذَاكَ الْجَزَاءُ

فَإِنَّ أَبِي وَالِدَتِي وَعَرَضِي

لِعَرَضٍ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وَقَاءُ

رَوَاهُ ابْنُ جُبَيْرٍ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَابْنُ عَسَاكَرٍ وَالْمَزِي.

”اور ایک روایت میں محمد بن سائب بن برکہ رحمہ اللہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتی ہیں کہ میں طواف کے دوران حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھی کہ بعض لوگوں نے حضرت حسان رحمہ اللہ کا تذکرہ کیا اور انہیں برا بھلا کہا، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان لوگوں کو حضرت حسان رحمہ اللہ کو برا بھلا کہنے سے منع کیا اور فرمایا: کیا وہ (یعنی حضرت حسان رحمہ اللہ) نہیں ہیں جو (اپنے اشعار میں) یہ کہتے رہے ہیں:

”تو نے حضور نبی اکرم ﷺ کی ہجو کی، تو میں ان کی طرف سے تجھے جواب دیتا ہوں، اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کام کا اجر و ثواب ہے، اور بے شک میرے والد، اور والدہ اور میری عزت، تم سے حضور نبی اکرم ﷺ کی عزت کو بچانے کے لئے ڈھال ہے۔“

اس حدیث کو امام ابن جبیر نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے، اس کے علاوہ ابن عساکر اور مزنی نے بھی اسے روایت کیا ہے۔

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ فَتَلَقَّى النَّاسَ وَالْعَوَاتِقَ فَوْقَ الْجَاغِرِ، وَالصَّبِيَّانَ وَالْوَلَدَ يُدْفِقُونَ:

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا
مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ

۳۵: أخرجه ابن حبان في الثقات، ۱/۱۳۱، وابن عبد البر في التمهيد،

۱۴/۸۲، والعسقلاني في فتح الباري، ۷/۲۶۱، ۸/۱۲۹، والعيني في

عمدة القاري، ۱۷/۶۰، ومحب الدين الطبري في الرياض النضرة،

۱/۴۸۰۔

وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا

مَا دَعَا لِلَّهِ دَاعٍ

وَأَخَذَتِ الْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ بِحَرَائِبِهِمْ لِقُدُومِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
فَرَحًا بِذَلِكَ.

رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي الثَّقَاتِ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَالْعَسْقَلَانِيُّ وَمُحِبُّ الدِّينِ
الطَّبْرِيُّ.

”حضرت عبید اللہ بن عائشہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے لوگوں اور عورتوں کو (اپنے استقبال کے لیے) مکانوں کی چھتوں پر پایا جبکہ (مدینہ منورہ کے) بچے اور بچیاں یہ پڑھ رہے تھے:

”ہم پر وداع کی گھاٹیوں سے چودھویں کا چاند (یعنی چہرہ والضحیٰ ﷺ) طلوع ہو گیا، اور ہم پر اس وقت تک شکر واجب ہو گیا جب تک کوئی اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والا دعوت دے رہا ہے۔ (یعنی جب تک کوئی بھی خدا کا نام لینے والا باقی رہے گا)۔“

”اور حضور نبی اکرم ﷺ کی تشریف آوری کا جشن منانے کی خاطر حبشہ کے لوگ اپنے آلات حرب کے ساتھ رقص کرتے رہے۔“

اس حدیث کو امام ابن حبان نے ’الثقات‘ میں، ابن عبد البر، عسقلانی اور محب طبری نے روایت کیا ہے۔

۳۶/۱۴۳. عَنْ مِطْرَفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ قَالَ: صَحِبْتُ
عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مِنَ الْكُوفَةِ إِلَى الْبَصْرَةِ، فَمَا أَتَى عَلَيْنَا يَوْمٌ
إِلَّا أَنْشَدَنَا فِيهِ شِعْرًا. رَوَاهُ الطَّبْرِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.
وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت مطرف بن عبد اللہ بن شخیرؓ روایت کرتے ہیں کہ میں کوفہ سے
بصرہ تک کے سفر میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کے ساتھ سفر کیا پس کوئی دن ایسا
نہ گزرا جس میں انہوں نے ہمیں کوئی شعر نہ سنایا ہو۔“

اس حدیث کو امام طبری، ابن ابی شیبہ، بخاری نے ”الأدب المفرد“ میں، اور
طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام پیشی نے فرمایا کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔
۳۷/۱۴۴. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ: صَحِبْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا مِنَ الْبَصْرَةِ إِلَى مَكَّةَ، وَكَانَ يُنْشِدُنِي كُلَّ يَوْمٍ ثُمَّ قَالَ لِي: إِنَّ الشَّعْرَ
كَأَلَمٌ وَإِنَّ مِنَ الْكَلَامِ حَقًّا وَبَاطِلًا. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

اور ایک روایت میں ان ہی سے مروی ہے کہ بصرہ سے مکہ تک میں نے حضرت
عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کے ساتھ سفر کیا اور آپ مجھے ہر روز شعر سناتے تھے، پھر مجھے

۳۶-۳۷: أخرجه الطبري في تهذيب الآثار، ۶۳۸/۲، الرقم: ۹۴۳، وابن أبي
شيبه في المصنف، ۲۷۵/۵، الرقم: ۲۶۰۳۷، وفي كتاب الأدب،
۳۵۲/۱، الرقم: ۳۷۵، والبخاري في الأدب المفرد، ۳۰۵/۱، الرقم:
۸۸۵، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۰۶/۱۸، الرقم: ۲۰۱، والبيهقي
في السنن الكبرى، ۲۴۰/۱۰، الرقم: ۲۰۹۱۱، والهيثمى في مجمع
الزوائد، ۱۳۰/۸۔

فرماتے: ”بے شک شعر کلام ہوتا ہے، اور بے شک کلام حق بھی ہوتا ہے اور باطل بھی۔“
اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۳۸/۱۴۵. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ يَتَمَثَّلُ بِهَذَا الْبَيْتِ.

إِلَيْكَ تَغْدُو قَلْبًا وَضِيئَهَا
مُعْتَرِضًا فِي بَطْنِهَا جَنِينَهَا
مُخَالِفًا دِينَ النَّصَارَى دِينَهَا
رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ شعر پڑھا کرتے تھے:
”اور وہ دہلی پتلی اوٹنی تیزی سے تیری طرف دوڑتی ہے، درآںحالیکہ اس کا بچہ
اس کے پیٹ میں نمایاں ہے، اور اس کا دین عیسائیوں کے دین کے خلاف ہے۔“
(اس کے دین سے مراد شاعر کا اپنا دین ہے، کیونکہ اوٹنی کا کوئی دین نہیں ہوتا۔)
اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۳۹/۱۴۶. عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ تَتَمَثَّلُ بِهَذَيْنِ الْبَيْتَيْنِ مِنْ قَوْلٍ لَبِيدٍ:

۳۸: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۲۷۵/۵، الرقم: ۲۶۰۴۱، وفي كتاب الأدب، ۳۵۵/۱، الرقم: ۳۷۹۔

۳۹: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۲۷۵/۵، الرقم: ۴۶۰۴۰، وفي كتاب الأدب، ۳۵۴/۱، الرقم: ۳۷۸، والخطابي في العزلة، ۶۹/۱، وفي غريب الحديث، ۵۸۶/۲۔

ذَهَبَ الَّذِينَ يُعَاشُ فِي أَكْنَافِهِمْ
وَبَقِيَتْ فِي خَلْفِ كَجِلْدِ الْأَجْرَبِ
يَنَاقِلُونَ مُشِيحَةً وَخِيَانَةً
وَيُعَابُ قَانِلُهُمْ وَإِنْ لَمْ يَشْعَبِ

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عروہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اکثر لبید بن ربیعہ (عرب شاعر) کے یہ دو اشعار پڑھا کرتی تھیں:

”وہ لوگ چلے گئے جن کے سائے تلے جیا جاتا تھا، اور میں خارش زدہ
شخص کی جلد کی طرح باقی رہ گیا، وہ احتیاط اور خیانت کرنے کے باوجود بوسیدہ
ہوتے جا رہے ہیں، اور اُن کے قائل کو عیب لگایا جاتا ہے، اگرچہ وہ فتنہ و فساد
پھیلانے والا نہ ہی ہو۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۴۷/۴۰. عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: كَانَ قَتَادَةُ يَسْتَشِدُّنِي الشَّعْرَ فَأَقُولُ

لَهُ: أُنَشِّدُكَ بَيْتًا وَتُحَدِّثُنِي بِحَدِيثٍ.

www.MinhajBooks.com

۴۰: أخرجه الطبري في تهذيب الآثار، ۲/ ۶۸۰، الرقم: ۹۹۹، وابن أبي الدنيا
في الإشراف في منازل الأشراف، ۱/ ۲۷۱، الرقم: ۳۵۴، وأبو نعيم في
حلية الأولياء، ۷/ ۱۵۴، والتميمي في أدب الإملاء والاستملاء، ۱/ ۷۱،
والرامهرمزي في المحدث الفاضل، ۱/ ۵۹۳، والذهبي في تذكرة
الحفاظ، ۱/ ۱۹۶، وفي سير أعلام النبلاء، ۷/ ۲۱۲۔

رَوَاهُ الطَّبْرِيُّ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَأَبُو نَعِيمٍ.

حضرت شعبہ سے مروی ہے کہ حضرت قتادہ شعر سنا کرتے تھے تو میں اُن سے عرض کیا کرتا کہ میں آپ کو شعر سناؤں گا اور آپ مجھے حضور نبی اکرم ﷺ کی کوئی ایک حدیث بیان فرمائیں۔“

اس حدیث کو امام طبری، ابن ابی الدنیا اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

۴۸/۱. عَنْ أَبِي الْغُرَيَّانِ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ عَلَيْهِ لَرَحْمَةُ يُنْشِدُ الشَّعْرَ وَغُلَامُهُ يَقُولُ: ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ“، فَيَقُولُ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَعُودُ إِلَى الشَّعْرِ. رَوَاهُ الطَّبْرِيُّ.

”حضرت ابو غریان سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے امام ابن ابی ملیکہ علیہ الرحمہ کو شعر پڑھتے ہوئے سنا جبکہ ان کا غلام (ان کے اشعار سُن کر فرحت و مسرت سے) کہہ رہا تھا: (سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ) تو ابن ابی ملیکہ بھی یہی کہتے جا رہے تھے پھر اپنے اشعار سنانے لگے۔“

اسے امام طبری نے بیان کیا ہے۔

۴۹/۱. عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ أَنْشَدَ شَابًا شِعْرًا قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: تُنْشِدُهُ قَالَ: إِنَّهُ عَرُوسٌ. رَوَاهُ الطَّبْرِيُّ.

”حضرت قتادہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے امام محمد بن سیرین

۴۱: أخرجه الطبري في تهذيب الآثار، ۲/۶۷۸، الرقم: ۹۹۳۔

۴۲: أخرجه الطبري في تهذيب الآثار، ۲/۶۸۰، الرقم: ۹۹۸۔

علیہ الرحمہ کو ایک نوجوان کو شعر سناتے ہوئے دیکھا تو میں نے عرض کیا: آپ اس نوجوان کو شعر سنا رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں کیونکہ یہ ایک دولہا ہے۔“

اس حدیث کو امام طبری نے روایت کیا ہے۔

۴۳/۱۵۰. عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: كَانَ سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا كَانَ لَهُ إِلَى عَامِلٍ حَاجَةٌ مَدَحَهُ بَيِّنِينَ فَقَضَى حَاجَتَهُ. رَوَاهُ الطَّبْرِيُّ.

حضرت شعبہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ کو جب کسی (ایماندار) عامل سے کوئی حاجت ہوتی تو آپ دو شعروں سے اس کی تعریف کر دیتے تھے بس وہ آپ کی حاجت پوری کر دیتا۔“

اس حدیث کو امام طبری نے روایت کیا ہے۔

۴۴/۱۵۱. عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: كُنْتُ أَرَى عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عُمَيْرٍ وَمَعْبَدَ بْنَ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُنْشِدَانِ الشَّعْرَ عِنْدَ الْإِقَامَةِ وَهُمَا قَاعِدَانِ فِي الْمَسْجِدِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ. رَوَاهُ الطَّبْرِيُّ.

”امام شعبہ علیہ الرحمہ سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ میں نے حضرت عبدالملک بن عمیر اور حضرت معبد بن خالد رضی اللہ عنہما کو اقامت نماز کے وقت شعر پڑھتے ہوئے دیکھا جبکہ وہ نماز فجر سے پہلے مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔“

اس حدیث کو امام طبری نے روایت کیا ہے۔

۴۳: أخرجه الطبري في تهذيب الآثار، ۶۸۰/۲، الرقم: ۱۰۰۰۔

۴۴: أخرجه الطبري في تهذيب الآثار، ۶۷۹/۲، الرقم: ۹۹۷۔

۴۵/۱۵۲. عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَأَلْتُ شُعْبَةَ عَلَيْهِ لَرَحْمَةُ قُلْتُ: مَا تَرَى فِي الشَّعْرِ الرَّقِيقِ؟ قَالَ: أُنْشِدْنِي ابْنُ عَوْنٍ شِعْرًا رَقِيقًا. قَالَ: وَأَخْبَرَنِي قَتَادَةُ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى ابْنِ سِيرِينَ وَهُوَ فِي السِّجْنِ فَإِذَا هُوَ يُكْتَبُ رَجُلًا شِعْرًا رَقِيقًا. رَوَاهُ الطَّبْرِيُّ.

”امام حجاج بن محمد علیہ الرحمہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان فرمایا کہ میں نے حضرت شعبہ ؓ سے یہ دریافت کیا اور پوچھا کہ حضرت آپ شفاف اور اچھے (یعنی حمد و نعت پر مشتمل) شعر کو کیسے دیکھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ ابن عون نے مجھے بہت شفاف اور بامعنی شعر سنایا اور فرمایا کہ مجھے حضرت قتادہ نے بتایا کہ وہ ایک مرتبہ امام ابن سیرین علیہ الرحمہ کے پاس گئے جبکہ وہ جیل میں تھے تو کیا دیکھا کہ وہ ایک آدمی کو شعر رقیق (یعنی دل کو نرم کر دینے والے اشعار) لکھوا رہے تھے۔“

اس حدیث کو امام طبری نے روایت کیا ہے۔

۴۶/۱۵۳. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ رَجُلًا يَتَغَنَّى بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ: الْغَنَاءُ مِنْ زَادِ الرَّائِبِ أَوْ قَالَ: مِنْ زَادِ الْمُسَافِرِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

”حضرت زید بن اسلم ؓ نے اپنے والد سے روایت کیا کہ انہوں نے کسی

۴۵: أخرجه الطبري في تهذيب الآثار، ۶۷۸/۲، الرقم: ۹۹۵۔

۴۶-۵۱: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ۵/۱۱، الرقم: ۱۹۷۳۹، والبيهقي

في السنن الكبرى، ۶۸/۵، الرقم: ۸۹۶۴، ۲۲۴/۱۰، ۲۲۵،

الرقم: ۲۰۸۰۴، ۲۰۸۰۶، وابن عبد البر في الاستذكار، ۲۴۰/۸، ۲۴۱،

وفي التمهيد، ۱۹۷/۲۲۔

ویران زمین میں کسی آدمی کو گاتے ہوئے سنا، تو انہوں نے فرمایا: غنا سوار کا زادِ راہ ہے، یا فرمایا: مسافر کا زادِ راہ ہے۔“

اس حدیث کو امام بیہقی اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

۴۷/۱۵۴ . وفي رواية: عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ ﷺ: نِعَمَ زَادُ

الرَّاكِبِ الْغِنَاءُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

”اور ایک روایت میں حضرت عروہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر ﷺ نے فرمایا: مسافر کا بہترین زادِ راہ غنا ہے۔“

اس حدیث کو امام بیہقی اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

۴۸/۱۵۵ . وفي رواية: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ

الْأَرْقَمِ ﷺ رَافِعًا عَقِيرَتَهُ يَتَغَنَّى. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: وَلَا، وَاللَّهِ، مَا رَأَيْتُ رَجُلًا

قَطُّ مِمَّنْ رَأَيْتُ وَأَدْرَكْتُ أَرَاهُ قَالَ: كَانَ أَحْشَى لِلَّهِ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

الْأَرْقَمِ ﷺ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

اور ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عتبہ سے مروی ہے کہ انہوں نے

حضرت عبد اللہ بن ارقم ﷺ کو بلند آواز میں گنگنااتے ہوئے سنا۔ حضرت عبد اللہ (راوی)

نے بیان کیا کہ اللہ کی قسم! میں نے کبھی بھی، ان لوگوں میں جنہیں میں نے دیکھا ہے اور

جن سے میں ملا ہوں، کسی شخص کو حضرت عبد اللہ بن ارقم ﷺ سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے

ڈرنے والا نہیں دیکھا۔“

اس حدیث کو امام بیہقی اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

۴۹/۱۵۶ . وفي رواية: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ نَوْفَلٍ أَنَّهُ رَأَى أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ

بْنِ حَارِثَةَ ۞ وَاصْغَا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى يَتَغَنَّى النَّصْبَ .

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ .

”اور ایک روایت میں امام محمد بن نوفل ۞ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت اسامہ بن زید بن حارثہ ۞ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھی ہوئی ہے اور وہ سریلی آواز میں گنگنا رہے ہیں۔“

اس حدیث کو امام عبد الرزاق، بیہقی اور ابن عبد البر نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۵۰/۱۵۷ . وفي رواية: عَنِ الْعُجَاجِ قَالَ: أُنْشِدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ۞:

طَافَ الْخَيَالَانِ فَهَاجَا تَغْنِيَا
خَيَالٌ خِيَالٌ تَكْنِي تَكْتَمَا

فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ ۞: قَدْ كُنَّا نُنْشِدُ مِثْلَ هَذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَا يُعَابُ عَلَيْنَا . رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ .

”اور ایک روایت میں حضرت عجاج روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ ۞ کو یہ شعر سنایا:

www.MinhajBooks.com

”دو خیال خواب میں آئے اور گنگنانے کے اعتبار سے ان میں اشتعال

پیدا ہو گیا، خیال کا خیال سے کنایہ لیا جاتا ہے اور چھپایا جاتا ہے۔“

تو حضرت ابو ہریرہ ۞ نے فرمایا: ہم اس طرح کے اشعار حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں پڑھا کرتے تھے، اور ہمیں برا بھلا نہیں کہا جاتا تھا۔“

اس حدیث کو امام ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

۵۱/۱۵۸ . وفي رواية: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ﷺ أَتَى عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ ﷺ زَائِرًا، فَسَمِعَهُ يَتَغَنَّى. رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

”اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر ﷺ ایک مرتبہ حضرت عبد الرحمن بن عوف ﷺ کے پاس آئے تو انہیں گنگناٹے ہوئے سنا۔“
اس حدیث کو امام ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

۵۲/۱۵۹ . عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَانَ أَبُو بَكْرٍ ﷺ شَاعِرًا وَكَانَ عُمَرُ ﷺ شَاعِرًا وَكَانَ عَلِيٌّ ﷺ شَاعِرًا. وفي رواية: وَكَانَ عَلِيٌّ ﷺ أَشْعَرُ السَّلَافَةِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

”امام شعبی ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر، عمر اور علی ﷺ شاعر تھے۔“
اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی ﷺ تینوں احباب میں بڑھ کر شاعر تھے۔“
اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، ابن عساکر اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

۵۳/۱۶۰ . عَنْ أَبِي الضُّحَى أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ﷺ اسْتَنْشَدَ مَعْدِيكَرِبَ

www.MinhajBooks.com

۵۲: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۵/۲۷۴، الرقم: ۲۸۰۲۶، وفي كتاب

الأدب، ۱/۳۴۶، الرقم: ۳۶۶، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق،

۴۲/۵۲۰، وابن عبد البر في الاستيعاب، ۳/۱۲۲۵، الرقم: ۱۹۹۹۔

۵۳: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۵/۲۷۴، الرقم: ۳۰۲۶۷،

الرقم: ۳۵۹۵۵، وفي كتاب الأدب، ۱/۳۴۸، الرقم: ۳۶۸، وابن سعد

في الطبقات الكبرى، ۶/۵۷۔

فَأَنْشَدَهُ وَقَالَ: مَا اسْتَنْشَدْتُ فِي الْإِسْلَامِ أَحَدًا قَبْلَكَ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

”حضرت ابوحنیٰؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے حضرت معکربؓ کو شعر سنانے کے لئے کہا تو انہوں نے آپ کو شعر سنایا اور حضرت ابو بکر نے فرمایا: میں نے تجھ سے پہلے کسی سے شعر سنانے کے لئے نہیں کہا۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

۵۴/۱۶۱. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍؓ:

رُبَّمَا قَالَ الشَّاعِرُ الْكَلِمَةَ الْحَكِيمَةَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عبد اللہ بن عبید بن عمیرؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا: بعض اوقات شاعر حکمت پر مبنی کلمہ کہہ دیتا ہے۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۵۵/۱۶۲. عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: كُنْتُ أُسِيرُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

وَنَحْنُ مُنْطَلِقُونَ إِلَى عَرَفَاتٍ، فَكُنْتُ أَنْشِدُهُ الشَّعْرَ، وَهُوَ يَفْتَحُهُ عَلَيَّ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عباسؓ رضی اللہ عنہما

۵۴: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۵/۲۷۴، الرقم: ۲۶۰۳۱، وفي كتاب

الأدب، ۱/۳۴۸، الرقم: ۳۶۹، والعسقلاني في فتح الباري، ۱۰/۵۴۰۔

۵۵: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۵/۲۷۵، الرقم: ۲۶۰۳۶، وفي كتاب

الأدب، ۱/۳۵۲، الرقم: ۳۷۴۔

کے ساتھ چلا کرتا تھا، جبکہ ہم عرفات کی طرف جا رہے ہوتے، تو میں انہیں شعر سناتا جاتا تھا اور وہ میرے لئے شعر کی ابتدا کرتے تھے (پھر میں اسے مکمل طور پر سناتا)۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۵۶/۱۶۳. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ قَالَ: كَانَ

آخِرُ مَجْلِسٍ جَلَسْنَا فِيهِ مَعَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ؓ مَجْلِسًا تَنَاشَدْنَا فِيهِ الشُّعْرَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”امام محمد بن سیرین، حضرت کثیر بن افلح ؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ ہماری آخری مجلس وہ تھی جس میں ہم حضرت زید بن ثابت ؓ کے ساتھ بیٹھے اور ایک دوسرے کو شعر سنائے۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا۔

۵۷/۱۶۴. عَنِ الْحَكَمِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى ؓ أَنشَدَ

شِعْرًا فِي الْمَسْجِدِ وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيمُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبْرِيُّ.

”حضرت حکم سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ ؓ نے مسجد میں شعر پڑھا جبکہ مؤذن اقامت کہہ رہا تھا۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور طبری نے روایت کیا ہے۔

۵۶: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۲۷۵/۵، الرقم: ۲۶۰۳۸، وفي كتاب

الأدب، ۳۵۳/۱، الرقم: ۳۷۶۔

۵۸-۵۷: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۲۷۶/۵، الرقم: ۲۶۰۴۳،

والطبري في تهذيب الآثار، ۲/۶۶۰، الرقم: ۹۹۶، وابن عساكر في تاريخ

مدينة دمشق، ۴۱۵/۵۹۔

۵۸/۱۶۵ . وفي رواية: عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ حَسَّانَ ؓ كَانَ يُنْشِدُ شِعْرًا فِي الْمَسْجِدِ وَحَدَّثَهُمْ بِهِ بِالْيَمَنِ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكَرٍ.

”اور ایک روایت میں ہے حضرت عروہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسان ؓ مسجد میں شعر سناتے تھے، انہوں نے یہ بات یمن میں بیان کی۔“
اس حدیث کو امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۵۹/۱۶۶ . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ بَيْنَا هُوَ يَسِيرُ مَعَ عُمَرَ ؓ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ فِي خِلَافَتِهِ، وَمَعَهُ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ، فَتَرَنَمَ عُمَرُ ؓ بِبَيْتٍ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ: لَيْسَ مَعَهُ عِرَاقِيٌّ غَيْرُهُ غَيْرُكَ فَلْيَقْلُهَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَاسْتَحْيَا عُمَرُ ؓ مِنْ ذَلِكَ، وَضَرَبَ رَأْسَهُ حَتَّى انْقَطَعَتْ مِنَ الْمَوَكِبِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ وہ حضرت عمر ؓ کے ساتھ ان کے دور خلافت میں مکہ کے ایک راستے پر جا رہے تھے، اور ان ؓ کے ساتھ انصار و مہاجرین بھی تھے، پس حضرت عمر ؓ نے ایک شعر گنگنا دیا، تو اہل عراق میں سے ایک شخص نے ان ؓ سے کہا کہ اس کے ساتھ آپ کے اور اس کے علاوہ کوئی عراقی نہیں ہے، پس اے امیر المؤمنین! اسے چاہئے کہ وہ اسے کہے، حضرت عمر ؓ کو اس سے حیا آئی، انہوں نے اپنی سواری کو ٹھوکر ماری، یہاں تک وفد سے الگ ہو گئے۔“

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۶۰/۱۶۷. عَنْ خَوَاتِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا حُجَّاجًا مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: فَسَرْنَا فِي رَكْبٍ، فِيهِمْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: فَقَالَ الْقَوْمُ غَنَّا مِنْ شَعْرِ ضَرَّارٍ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: دَعُوا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ يَتَغَنَّى مِنْ بَنَاتِ قُرَادِهِ، يَغْنِي مِنْ شَعْرِهِ قَالَ: فَمَا زِلْتُ أُغْنِيهِمْ، حَتَّى إِذَا كَانَ السَّحَرُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ارْفَعْ لِسَانَكَ يَا خَوَاتُ، فَقَدْ أُسْحَرْنَا قَالَ: فَتَسَحَّيْتُ وَأَبُو عُبَيْدَةَ فَمَا زِلْنَا كَذَلِكَ حَتَّى صَلَّيْنَا الْفَجَرَ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

”حضرت خوات بن جبير رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمر بن خطاب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کے ساتھ حج کے لئے نکلے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک قافلہ کے ساتھ چلے جس میں حضرت ابو عبیدہ بن جراح اور عبد الرحمن بن عوف رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بھی تھے۔ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے مجھے کہا: ہمیں ضرار کے اشعار میں سے کچھ سناؤ، تو حضرت عمر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نے فرمایا: حضرت ابو عبیدہ کو اپنے اشعار سنانے دو۔ بیان کرتے ہیں کہ میں انہیں طلوع فجر تک شعر سناتا رہا، پس جب سحر کا وقت تھا، تو حضرت عمر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نے کہا: اے خوات! اپنی آواز بلند کرو کیونکہ ہم نے صبح کر لی ہے..... راوی بیان کرتے ہیں کہ پس میں اور حضرت ابو عبیدہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وہاں سے دور چلے گئے، اور ہم اسی طرح ایک دوسرے سے شعر سنتے سناتے رہے یہاں تک کہ ہم نے فجر کی نماز ادا کی۔“

۶۰: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ۶۹/۵، الرقم: ۸۹۶۷، وابن عبد البر

في الاستيعاب، ۴۵۷/۲، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق،

۴۸۳/۲۵، والعسقلاني في الإصابة، ۳۴۷/۲۔

اس حدیث کو امام بیہقی، ابن عبد البر اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۶۱/۱۶۸. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ أَفْلَحَ قَالَ: إِنَّ آخِرَ مَجْلِسٍ

جَالَسْنَا فِيهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ مَجْلِسٌ تَنَاسَدْنَا فِيهِ الشُّعْرَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت محمد بن کثیر بن الفح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آخری بار جب ہم نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ساتھ مجلس کی تو وہ ایسی مجلس تھی جس میں ہم نے ایک دوسرے کو اشعار سنائے۔“

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۶۲/۱۶۹. وَفِي رِوَايَةٍ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: كَانَ شُعْرَاءُ

أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ، وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ، وَكَعْبُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

”اور ایک روایت میں امام محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے شعراء صحابہ کرام میں حضرت عبد اللہ بن رواحہ، حسان بن ثابت اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ شامل تھے۔“ اس حدیث کو امام بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۶۳/۱۷۰. عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ

۶۲-۶۱: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ۲۴۰/۱۰-۲۴۱، الرقم:

۲۰۹۰۹-۲۰۹۱۲، وابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، ۹۳/۲۸،

۱۹۲/۵۰، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۵۲۵/۲.

۶۳: أخرجه ابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، ۴۰۰/۱۲، وابن جبير في

حديث المصيصي لوين، ۵۲/۱، الرقم: ۲۷، والمزي في تهذيب الكمال،

۲۱/۶، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ۲۱۶/۲، والذهبي في سير

عنهما: قَدْ قَدِمَ حَسَّانُ اللَّعِينِ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: مَا هُوَ بِالْعَيْنِ، قَدْ جَاهَدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِنَفْسِهِ وَلِسَانِهِ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ جُبَيْرٍ.

”حضرت سعید بن جبیر ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ (معاذ اللہ) حسان لعین آیا ہے، تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضرت حسان ؓ لعین نہیں ہیں۔ کیونکہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی معیت میں اپنی جان اور اپنی زبان کے ساتھ جہاد کیا ہے۔“

اس حدیث کو امام ابن عساکر اور ابن جبیر نے روایت کیا ہے۔



www.MinhajBooks.com

بَابُ فِيمَنْ أَنْشَدَ الْمَدَائِحَ النَّبَوِيَّةَ مِنْ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ وَفَضْلِهِمْ

﴿نعت خواں صحابہ کرام ﷺ و تابعین اور اُن کی فضیلت کا

بیان﴾

۱۰۸/۱. عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

وَعِنْدَهَا حَسَنُ ابْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُنْشِدُهَا شِعْرًا يُشَبِّبُ بِأَبْيَاتٍ لَهُ وَقَالَ:

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُرْنُ بِرَبِيبَةٍ وَتُصْبِحُ غَرْثِي مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ

فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: لَكَكَ لَسْتُ كَذَلِكَ قَالَ

مَسْرُوقٌ: فَقُلْتُ لَهَا: لِمَ تَأْذِنِينَ لَهُ أَنْ يَدْخَلَ عَلَيْكَ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ

تَعَالَى: ﴿وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ [النور، ۲۴: ۱۱]

فَقَالَتْ: وَأَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ الْعَمَى. قَالَتْ لَهُ: إِنَّهُ كَانَ يَنَافِحُ أَوْ يُهَاجِي

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: حديث الإفك،

۱۵۲۳/۴، الرقم: ۳۹۱۵، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة،

باب: فضائل حسان بن ثابت رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، الرقم: ۱۹۳۴/۴، والبيهقي

في السنن الكبرى، ۲۳۸/۱۰، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۳۵/۲۳،

الرقم: ۱۷۵-

”حضرت مسروق بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے، درآ نکالی کہ ان کے پاس حضرت حسان ؓ بیٹھے ہوئے انہیں اپنے اشعار سنا رہے تھے، حضرت حسان ؓ نے کہا:

”وہ پاکیزہ اور دانش مند ہیں ان پر کسی کے عیب جوئی کی تہمت نہیں ہے وہ صبح غافلوں کے گوشت سے بھوکی اٹھتی ہیں (یعنی کسی کی غیبت نہیں کرتیں)۔“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے (أَزِ رَاهِ تَقْنًا) فرمایا: لیکن تم اس طرح نہیں تھے۔ مسروق نے کہا: آپ انہیں اپنے پاس آنے کی کیوں اجازت دیتی ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ”اور ان میں سے جس نے اس (بہتان) میں سب سے زیادہ حصہ لیا اس کے لئے زبردست عذاب ہے۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اندھے پن سے زیادہ اور کون سا بڑا عذاب ہوگا؟ حضرت حسان ؓ تو حضور نبی اکرم ﷺ کے دفاع میں کفار کو جواب دیتے تھے، یا ان (کفار) کی ہجو و مذمت کرتے تھے۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲/۱۰۹. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَالَسْتُ النَّبِيَّ ﷺ

۳-۲: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الأدب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في إنشاد الشعر، ۱۴۰/۵، الرقم: ۲۸۵۰، وفي الشمائل المحمدية، ۲۰۴/۱، الرقم: ۲۴۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۹۱/۵، الرقم: ۲۰۸۸۵، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲۷۸/۵، الرقم: ۲۶۰۶۲، وابن حبان في الصحيح، ۹۶/۱۳، الرقم: ۵۷۸۱، وأبو يعلى في المسند، ۴۴۶/۱۳، الرقم: ۷۴۴۹، والطبراني في المعجم الأوسط، ۱۲۰/۷، الرقم: ۷۰۳۱، وفي المعجم الكبير، ۲۲۹/۲، الرقم: ۱۹۴۸، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۳۷۲/۱، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۴۰/۱۰، الرقم: ۲۰۹۰۶-۲۰۹۰۷۔

أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ، فَكَانَ أَصْحَابُهُ يَتَنَاشَدُونَ الشَّعْرَ، وَيَتَذَكَّرُونَ أَشْيَاءَ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ سَاكِتٌ (وفي رواية: فَلَا يَنْهَاهُمْ) فَرُبَّمَا تَبَسَّمَ مَعَهُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ جَبَّانَ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سو (۱۰۰) سے زائد نشستوں میں بیٹھنے کا شرف حاصل کیا ان نشستوں میں اکثر اوقات زمانہ جاہلیت کے امور کا تذکرہ ہوتا جبکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش بیٹھے حاضرین مجلس کی باتیں سنتے (جبکہ ایک اور روایت میں آیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کو کبھی منع نہ فرماتے) اور کبھی کبھار مسکرا دیتے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ابو عیسیٰ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۰/۳. وَفِي رَوَايَةٍ: عَنْ سِمَاكِ قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ: أَكُنْتُ تُجَالِسُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قَالَ: نَعَمْ، فَكَانَ طَوِيلَ الصَّمْتِ، قَلِيلَ الضَّحِكِ، وَكَانَ أَصْحَابُهُ يَذْكُرُونَ عِنْدَهُ الشَّعْرَ وَأَشْيَاءَ مِنْ أُمُورِهِمْ فَيَضْحَكُونَ وَرُبَّمَا تَبَسَّمَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَأَبُو يَعْلَى وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ.

”اور ایک روایت میں حضرت سماک بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم طویل خاموشی والے، کم ہنسنے والے تھے اور صحابہ کرام

آپ ﷺ کے پاس اشعار اور بعض اپنے امور بیان کرتے تو آپ ﷺ ہنس پڑتے اور بعض اوقات صرف تبسم فرماتے۔“

اس حدیث کو امام احمد، طبرانی، ابویعلیٰ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۴/۱۱۱. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضَعُ لِحْسَانَ مَنبرًا فِي الْمَسْجِدِ، فَيَقُومُ عَلَيْهِ يَهْجُو مَنْ قَالَ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ مَعَ حَسَّانَ مَا نَافَعَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت حسان کے لئے مسجد میں منبر رکھوایا کرتے تھے اور وہ اس پر کھڑے ہو کر حضور نبی اکرم ﷺ کی گستاخی کرنے والوں کی ہجو (یعنی مذمت) کیا کرتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک جب تک حسان رسول اللہ ﷺ کی طرف سے دفاع کرتا رہے گا روح القدس (حضرت جبرائیل علیہ السلام) بھی حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے ساتھ (ان کے مددگار) ہوں گے۔“

اس حدیث کو امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۵/۱۱۲. عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى قُرْطَةَ بْنِ كَعْبٍ وَأَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي عُرْسٍ، وَإِذَا جَوَارٍ يُغَيِّنُ، فَقُلْتُ:

۴: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: ماجاء في الشعر، ۳۰۴/۴، الرقم: ۵۰۱۵، والعسقلاني في فتح الباري، ۱/۵۴۸، الرقم: ۴۴۲، والشوكاني في نيل الأوطار، ۲/۱۶۹۔

۵-۶: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: النكاح، باب: اللهو والغناء عند العرس، ۱۳۵/۶، الرقم: ۳۳۸۳، وفي السنن الكبرى، ۳/۳۳۲، الرقم: ۵۵۶۵،

أَنْتُمْ صَاحِبَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمِنْ أَهْلِ بَدْرٍ يُفْعَلُ هَذَا عِنْدَكُمْ؟ فَقَالَ:
اجْلِسْ إِنْ شِئْتَ، فَاسْمَعْ مَعَنَا. وَإِنْ شِئْتَ اذْهَبْ، قَدْ رُخِّصَ لَنَا فِي
اللَّهُوَ عِنْدَ الْعُرْسِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.
وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

”حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ میں ایک شادی میں شامل ہوا، جہاں
قریظہ بن کعب اور حضرت ابوسعود انصاری رضی اللہ عنہما بھی شامل تھے۔ اتفاقاً وہاں (ہجو کی
چھوٹی) لڑکیاں گاہی تھیں، میں نے ان (صحابہ) سے عرض کیا: آپ دونوں حضور نبی
اکرم ﷺ کے اصحاب اور اہل بدر میں سے ہیں اور آپ کی موجودگی میں یہ کام ہو رہا
ہے۔ تو وہ دونوں اصحاب فرمانے لگے کہ اگر تمہارا جی چاہے تو تم ہمارے ساتھ بیٹھ کر سنو
وگرنہ چلے جاؤ۔ ہمیں شادی میں کھیلنے کی رخصت دی گئی ہے (کیونکہ شادی ایک خوشی ہے
اور اس میں مباح کھیل کود کی اجازت ہے، کلام میں اگر حرام چیزیں نہ ہوں تو یہ منع نہیں
ہے)۔“

اس حدیث کو امام نسائی، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا
کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

۶/۱۱۳. وفي رواية عنه قال: دَخَلْتُ عَلَى قُرْطَةَ بِنِ كَعْبٍ وَأَبِي
مَسْعُودٍ وَذَكَرْتُ ثَالِثًا. قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: ذَهَبَ عَلَيَّ وَجَوَارِي يَضْرِبْنَ

----- والحاكم في المستدرک، ۲/۲۰۱، الرقم: ۲۷۵۱-۲۷۵۲، والطیالسی

في المسند، ۱/۱۶۹، الرقم: ۱۲۲۱، والبیہقی في السنن الکبری،

۷/۲۸۹، الرقم: ۱۴۶۶۹-۱۴۶۷۰، والعسقلانی في المطالب العالیة،

۸/۳۷۱، الرقم: ۱۶۸۰۔

بِالذُّفِ وَيُعِينَنَّ فَقُلْتُ: تُفَرُّونَ عَلَى هَذَا وَأَنْتُمْ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ،
قَالُوا: إِنَّهُ قَدْ رُخِّصَ لَنَا فِي الْعُرُسَاتِ وَالْيَاخَةِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ.
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

”اور عامر بن سعد سے ہی مروی ایک روایت میں ہے، انہوں نے فرمایا کہ
میں حضرت قرظہ بن کعب اور ابو مسعود رضی اللہ عنہما اور ایک اور شخص کا نام لیا ان کے پاس
گیا، عبدالملک نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے درآ نکالیکہ لڑکیاں دف بجا
رہی تھیں اور گا رہی تھیں، پس میں نے کہا: تم اس چیز کو جائز قرار دیتے ہو، حالانکہ تم
اصحاب محمد ﷺ ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں شادیوں اور مصیبت میں نوحہ کرنے کے لئے
اس چیز کی اجازت ہے۔“
اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۷/۱۱۴. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَضَرْتُ حَرْبًا، فَقَالَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

۷: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الجهاد، باب: القتال في سبيل الله
سبحانه وتعالى، ۲/۹۳۴، الرقم: ۲۷۹۳، وابن أبي شيبة في المصنف،
۵/۲۷۹، الرقم: ۲۶۰۶۶، وفي كتاب الأدب، ۱/۳۸۰، الرقم: ۴۱۳،
وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۱/۱۲۰، وابن أبي عاصم في الجهاد،
۲/۶۱۲-۶۱۳، الرقم: ۲۵۸، وإسناده حسن، وابن منصور في السنن،
۲/۳۴۰، الرقم: ۲۸۳۵، والبيهقي في السنن الكبرى، ۹/۱۵۴، الرقم:
۱۸۲۵۴، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۳/۵۲۹، وابن عبد البر في
الاستيعاب، ۳/۸۹۹، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۲۸/۹۵۔

يَا نَفْسِ أَلَا أَرَاكَ تَكْرَهِينَ الْجَنَّةَ
أَحْلِفُ بِاللَّهِ لَتَنْزِلَنَّهُ
طَائِعَةً أَوْ لَتُكْرَهَنَّهُ

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو نُعَيْمٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ. وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

”حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک جنگ میں موجود تھا، تو میں نے حضرت عبداللہ بن رواحہ ؓ کو فرماتے ہوئے سنا:

”اے نفس! میں تجھے دیکھتا ہوں کہ تو جنت میں جانا پسند نہیں کرتا، لیکن خدا کی قسم تجھے ضرور جنت میں جانا ہوگا، چاہے خوشی کے ساتھ جائے یا بغیر خوشی کے۔“

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، ابونعیم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔
اس روایت کو ابن ماجہ، ابی شیبہ اور ابونعیم نے نقل کیا ہے۔

۸/۱۱۵. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَنَى لِحَسَنَ بْنِ ثَابِتٍ مَنِيرًا فِي الْمَسْجِدِ يُنْشَدُ عَلَيْهِ الشَّعْرُ.

۹/۱۱۶. وَفِي رَوَايَةٍ: يَهْجُو عَلَيْهِ الْمُشْرِكِينَ. قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ: أَهْجُهُمْ أَوْ هَاجَهُمْ وَجَبْرِئِلُ مَعَكَ.

رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَابْنُ شَاهِينَ وَابْنُ عَدِيٍّ وَوَافَقَهُ ابْنُ تَيْمِيَّةَ وَالذَّهَبِيُّ.

۹-۸: أخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار، ۲۹۸/۴، وابن شاهين في ناسخ الحديث ومنسوخه، ۴۸۴/۱، الرقم: ۶۴۸، وابن عدي في الكامل، ۲۷۴/۴، الرقم: ۱۱۰۶، وابن تيمية في الصارم المسلول، ۲۱۴/۱، والذهبي في ميزان الاعتدال، ۳۰۰/۴، الرقم: ۴۹۱۳۔

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسان بن ثابت ؓ کے لئے مسجد میں منبر بنوا رکھا تھا۔ وہ اس پر (حضور نبی اکرم ﷺ کی شان میں) نعت پڑھتے۔“

”اور ایک روایت میں ہے کہ اس پر کھڑے ہو کر (حضور نبی اکرم ﷺ کے دفاع میں) مشرکین کی ہجو کرتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”(اے حسان!) مشرکین کی ہجو کرو اور حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی تمہارے ساتھ (اس کام میں مددگار) ہیں۔“

اس حدیث کو امام طحاوی، ابن شاہین اور ابن عدی نے روایت کیا ہے اور ابن تیمیہ اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

۱۰/۱۱۷. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَقْحَمَتِ السَّنَةُ نَابِغَةَ بَنِي جَعْدَةَ، فَآتَى عَبْدَ اللَّهِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَهُوَ جَالِسٌ بِالْمَدِينَةِ فَأَنْشَدَهُ فِي الْمَسْجِدِ.

حَكَيْتَ لَنَا الصِّدِّيقَ لَمَّا وَلَّيْنَا
وَعُثْمَانَ وَالْفَارُوقَ فَارْتَحَ مَعْدُومُ
وَسَوَّيْتُ بَيْنَ النَّاسِ فِي الْحَقِّ فَاسْتَوَوْا
فَعَادَ صَبَاحًا حَالِكَ اللَّوْنِ مُظْلَمُ

۱۰: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۳۶۴/۱۸، الرقم: ۹۳۳، والطبري في تهذيب الآثار، ۶۷۳/۲، الرقم: ۹۸۹، والفاكهي في أخبار مكة، ۳۰۸/۱، الرقم: ۶۳۶، وابن عبد البر في الاستيعاب، ۱۵۱۸/۴، وابن ماکولا في الإكمال، ۴۸۸/۱، وابن عساکر في تاریخ مدينة دمشق، ۱۹۰/۲۸-۱۹۲، والعسقلاني في المطالب العالیة، ۶۰۶/۹، والهیثمی فی مجمع الزوائد، ۲۵/۱۰۔

فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: إِلَيْكَ أَبَا لَيْلَى فَإِنَّ الشَّعْرَ أَهْوَنُ وَسَائِلَكَ
عِنْدَنَا أَمَّا صَفْوَةٌ مَالِنَا فَلَالِ الزُّبَيْرِ وَأَمَّا عَفْوَتُهُ فَإِنَّ بَنِي أَسَدٍ يُشْغِلُهَا
عَنْكَ وَتَمِيمًا وَلَكِنْ لَكَ فِي مَالِ اللَّهِ حَقَّانِ حَقٌّ لِرُؤُوسِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
وَحَقٌّ لِشِرْكِكَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَأُدْخِلَ دَارَ النِّعَمِ وَأُمِرَ لَهُ
بِقَلَانِصَ سَبْعٍ وَحُمِلَ وَخُيِّلَ وَأُوقِرَ لَهُ الرِّكَابُ بُرًّا وَتَمَرًا الحديث.
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالطَّبْرِيُّ وَالْفَاكِهِيُّ.

حضرت عبداللہ بن عروہ بن زبیر ؓ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا کہ حضرت
نابغہ بنی جعدہ ؓ (حضور نبی اکرم ﷺ کے نعت خواں صحابی) پر ایک ایسا سال بیتا جس
میں انہیں سخت قحط پڑ گیا تو وہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے پاس مدینہ منورہ
تشریف لائے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے تو انہوں
نے وہیں مسجد میں ہی انہیں اشعار سنانا شروع کر دیئے:

”جب آپ خلیفہ ہوئے تو آپ نے بھی حضرت ابوبکر، عمر فاروق اور
عثمان غنی ؓ (جیسی اصطلاحات و سخاوت کر کے) ان کی حکایات دہرا دیں
(یعنی آپ کی سخاوت کے واقعات بھی ان کی طرح زبان زد عام ہیں) ایسی
(سخاوت کی) حکایات جس سے تنگدست و مفلس انسان راحت محسوس کرے۔
اور آپ نے بھی لوگوں کو (ان کی طرح ہی قوت) حق کے ساتھ سیدھا کیا تو وہ
بالکل سیدھے ہو گئے، اور دکھوں اور غموں کا مارا سیاہ رنگت والا شخص (خوشحالی اور
فرحت سے) روشن چہرے والا ہو گیا۔“

تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے ابولیلی! تمہارے لئے ہم
تک پہنچنے کے لئے (شانِ مصطفیٰ ﷺ کے) اشعار آسان مزین ذریعہ ہے۔ رہا ہمارے

مال کا خالص حصہ تو وہ آلِ زبیر کے لئے ہے، اور اس کا باقی ماندہ حصہ تو وہ بنو اسد اور تمیم لے جاتے ہیں، لیکن تیرے لئے اللہ تعالیٰ کے مال میں دو حق ہیں، ایک حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھنے کا حق (یعنی شرفِ صحابیت) اور دوسرا اہل اسلام میں شریک ہونے کا حق، پھر انہوں نے حکم دیا تو آپ کو بیت المال میں داخل کر دیا گیا، اور آپ کے لئے سات اونٹنیاں، گندم اور کھجوروں سے لدی ہوئی سواریاں عطا کیں۔“

اس حدیث کو امام طبرانی، طبری اور فاکہی نے روایت کیا ہے۔

۱۱/۱۱۸. عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ قَالَ: كُنَّا نَجَالِسُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَتَنَاشِدُونَ الْأَشْعَارَ وَيَذْكُرُونَ أَمْرَ الْجَاهِلِيَّةِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ بَيْهَقٍ.

۱۲/۱۱۹. وفي رواية: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ أَجَالِسُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَعَ أَبِي فِي الْمَسْجِدِ، فَيَتَنَاشِدُونَ الْأَشْعَارَ، وَيَذْكُرُونَ حَدِيثَ الْجَاهِلِيَّةِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت ابو خالد والبی علیہ الرحمہ سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ ہم بسا اوقات حضور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کرام کے ساتھ نشست برپا کرتے تھے اور وہ اکثر شعر و شاعری میں مصروف ہوتے اس دوران کچھ جاہلیت کی زمانہ کی باتیں بھی بسبیل تذکرہ چھڑ جاتیں (جس سے ہم سب محفوظ ہوتے)۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۱-۱۲: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۵/۲۷۳، ۲۷۸، الرقم: ۲۳، ۲۶۰،

۲۶۰، وفي كتاب الأدب، ۱/۳۶۰، الرقم: ۳۸۶، والبيهقي في السنن

الكبرى، ۱۰/۲۴۰، الرقم: ۲۰۹۱۰، والعسقلاني في فتح الباري، ۱۰/۵۴۰۔

”اور ایک روایت میں حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی مجلس میں بیٹھا کرتا تھا، پس وہ آپس میں ایک دوسرے کو اشعار سناتے اور زمانہ جاہلیت کی باتوں کا بھی تذکرہ چھڑ جاتا۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۲۰/۱۳. عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مُنْحَرِفِينَ وَلَا مُتَمَاوِتِينَ، وَكَانُوا يَتَنَاشَدُونَ الشُّعْرَ فِي مَجَالِسِهِمْ، وَيَذْكُرُونَ أَمْرَ جَاهِلِيَّتِهِمْ، فَإِذَا أُرِيدَ أَحَدُهُمْ عَلَى شَيْءٍ مِنْ دِينِهِ دَارَتْ حِمَالِقُ عَيْنِيهِ كَأَنَّهُ مَجْنُونٌ.
رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ بِسَنَدٍ حَسَنٍ وَابْنُ الْبَخَارِيِّ فِي الْأَدَبِ.

”حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب با وفا تھے اور وہ کبھی بھی اپنے دین سے منحرف نہ ہوئے اور نہ ہی ان میں کوئی سستی یا کابلی پائی جاتی تھی بلکہ وہ اکثر اوقات اپنی مجالس میں شاعری کرتے اور جاہلیت کے امور کا بھی تذکرہ کرتے اور جب ان کے (آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے) دین کو کوئی برا بھلا کہتا تو وہ برہم ہو جاتے اور اس برہمی کا اظہار ان کی آنکھوں میں نظر آتا اور غصہ سے ان کی آنکھوں کی پتلیاں گھومنے لگتیں۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے سند حسن کے ساتھ اور بخاری نے الأدب

۱۳: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۲۷۸/۵، الرقم: ۲۶۰۵۸، ۱۵۸/۷،

الرقم: ۳۴۹۵۷، والبخاري في الأدب المفرد، ۱۹۵/۱، الرقم: ۵۵۵،

والعسقلاني في فتح الباري، ۵۴۰/۱۰۔

المفرد، میں روایت کیا ہے۔

۱۴/۱۲۱. عَنْ خَالِدٍ هُوَ ابْنُ كَيْسَانَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَوَقَفَ عَلَيْهِ إِيَّاسُ بْنُ خَيْثَمَةَ قَالَ: أَلَا أَنْشِدُكَ مِنْ شِعْرِي يَا ابْنَ الْفَارُوقِ؟ قَالَ: بَلَى وَلَكِنْ لَا تُنْشِدُنِي إِلَّا حَسَنًا فَأَنْشِدُهُ.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

”حضرت خالد بن کیسان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا کہ اتنے میں ان کے پاس حضرت ایاس بن خیشمہ آئے اور عرض کیا: اے ابن فاروق! کیا میں آپ کو اپنا (شاعرانہ) کلام نہ سناؤں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: لیکن مجھے اچھے کلام (شاعری) کے علاوہ نہ سنانا سو ایاس بن خیشمہ نے انہیں (حمد و نعت پر مشتمل) عمدہ کلام سنایا۔“
اس حدیث کو امام بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں روایت کیا ہے۔

۱۵/۱۲۲. وَفِي رَوَايَةٍ: أَتَى ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا شَاعِرٌ فَأَعْطَاهُ دِرْهَمَيْنِ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

”اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں ایک شاعر آیا تو آپ نے (بہترین کلام سنانے پر) اسے دو درہم انعام عطا فرمائے۔“
اسے امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

۱۵-۱۴: أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ۲۹۷/۱، الرقم: ۸۵۶، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۱۵۵/۴، والعسقلاني في فتح الباري، ۵۴۰/۱۰۔

۱۶/۱۲۳. عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ قَالَ: كُنْتُ أَجْلِسُ مَعَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَعَلَّهُمْ لَا يَذْكُرُونَ إِلَّا الشَّعْرَ حَتَّى يَنْتَفِرُوا. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت ابو خالد والبی علیہ الرحمۃ سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام کی محافل میں بیٹھا کرتا تھا تو جب تک مجلس برخاست نہ ہو جاتی حاضرین مجلس ماسوائے شعر کے شاید ہی کسی اور موضوع پر گفتگو کرتے تھے۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۷/۱۲۴. عَنْ حَيْشَمَةَ قَالَ: أَتَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ شَاعِرٌ فَقَالَ: أُنْشِدْكَ فَاسْتَشْدُّهُ، فَجَعَلَ هُوَ يُشْدُّ وَذَكَرَ مُحَمَّدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي شِعْرِهِ، فَقَالَ: غَفَرَ اللَّهُ لِمُحَمَّدٍ بِمَا صَبَرَ. فَقَالَ: يَقُولُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَدْ فَعَلَ، قَالَ: ثُمَّ أَبَا بَكْرٍ جَمِيعًا وَعُمَرَ فَقَالَ: مَا شَاءَ اللَّهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت حشیمہ سے روایت ہے، وہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شاعر آیا اور آپ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا: میں آپ کو شعر سنانے کی درخواست کرتا ہو چنانچہ اس نے شعر سننا شروع کیا اور اس ضمن میں اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کا

۱۶: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۲۷۴/۵، الرقم: ۲۶۰۲۷، وفي كتاب الأدب، ۳۶۰/۱، الرقم: ۳۸۷۔

۱۷: أخرجه أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۱۴۶/۱، الرقم: ۱۲۵، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲۷۳/۵، الرقم: ۲۶۰۲۵، وفي كتاب الأدب، ۳۶۲/۱، الرقم: ۳۸۹۔

ذکر کیا اور کہنے لگا:

”کہ اللہ تعالیٰ رسول اکرم ﷺ پر رحمت فرمائے کیونکہ آپ ﷺ نے اسلام کی نشر و اشاعت میں مصیبتوں پر صبر کیا۔“

”حضرت خیمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا: حقیقتاً آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا۔ (پھر شاعر نے کہا:) اس کے بعد ان کے رفیق غار حضرت ابو بکرؓ نے بھی یہی وطیرہ اختیار کیا اور حضرت عمرؓ نے بھی بلکہ سب جاٹانارن مصطفیٰ ﷺ کا یہی طرہ امتیاز رہا ہے۔ تو اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کی مرضی ہو (یعنی تمام صحابہ منشاء الہی پر ہی راضی رہتے تھے)۔“

اس حدیث کو امام احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۸/۱۲۵. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَلْقَى الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى ظَهْرِهِ ثُمَّ تَرَنَّمَ، فَقَالَ لَهُ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: اذْكُرْ اللَّهَ أَيُّ أَخِي، فَاسْتَوَى جَالِسًا. فَقَالَ: أَيُّ أَنَسٍ، أَتَرَانِي أَمُوتُ عَلَى فِرَاشِي، وَقَدْ قَعَلْتُ مِثَّةَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مُبَارَزَةً سَوَى مَنْ شَارَكْتُ فِي قَتْلِهِ.

۱۸-۱۹: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ۲۳۳/۵، الرقم: ۹۴۶۹، ۶/۱۱،

الرقم: ۱۹۷۴۲، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲۱۲/۴، الرقم:

۱۹۳۹۹، ۲۶۰۲۶، وفي كتاب الأدب، ۳۶۲/۱، الرقم: ۳۹۰،

والحاكم في المستدرک، ۳/۳۳۰، الرقم: ۵۲۷۲، والطبراني في المعجم

الكبير، ۱/۲۴۵، الرقم: ۶۹۱-۶۹۲، ۲۶-۲۷، الرقم: ۱۱۷۸-

۱۱۷۹، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۱/۳۵۰، وابن سعد في الطبقات

الكبرى، ۷/۱۶، وابن عبد البر في الاستيعاب، ۱/۱۵۳، والهيشمي في

مجمع الزوائد، ۹/۳۲۴، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۱/۱۹۸-

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَطَبْرَانِيُّ وَأَبُو نُعَيْمٍ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ چت لیٹے ہوتے تھے پھر کچھ گنگنا نے لگے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اے میرے بھائی! اللہ تعالیٰ کو یاد کیجئے، تو اس پر حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمانے لگے: اے انس، کیا تم چاہتے ہو کہ میں اپنے بستر پر (لیٹے لیٹے بیماری کی حالت میں ہی) موت کے حوالے ہو جاؤں، حالانکہ میں نے دورانِ جہاد تقریباً سو افراد مشرکین کو اپنے ہاتھوں سے قتل کیا ہے ماسوائے چند جنگوں کے جب میں نے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ مل کر (جہاد میں انہیں) قتل کیا۔“

اس حدیث کو امام عبد الرزاق، طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

۱۹/۱۲۶. وفي رواية: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَخِيهِ الْبَرَاءِ وَهُوَ مُسْتَلَقٍ، وَاضْعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى يَتَغَنَّى (وفي رواية: هُوَ يَتَغَنَّى وَيُرْنِمُ قَوْسَهُ. وفي رواية: وَهُوَ يَقُولُ الشَّعْرَ) فَهَاهُ فَقَالَ: أَتَرْهَبُ أَنْ أَمُوتَ عَلَى فِرَاشِي وَقَدْ تَفَرَّدْتُ بِقَتْلِ مِائَةِ مِنَ الْكُفَّارِ سِوَى مَنْ شَرَكَنِي فِيهِ النَّاسُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَطَبْرَانِيُّ وَأَبْنُ سَعْدٍ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”ایک روایت میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے بھائی حضرت براء رضی اللہ عنہ کے پاس گئے درآ نکالیکہ وہ چت لیٹے، اپنی ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھے گنگنا رہے تھے (ایک روایت میں ہے کہ گنگنا تے ہوئے ساتھ ساتھ اپنی کمان بھی بجا رہے تھے، اور ایک روایت میں ہے کہ شعر پڑھ رہے تھے) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے انہیں منع

کیا تو انہوں نے کہا: کیا تم چاہتے ہو کہ میں اپنے بستر پر ہی (پیارے) مرجاؤں حالانکہ میں نے خود سو کفار کو (دورانِ جہاد) قتل کیا، وہ قتل اس کے علاوہ ہیں جو میں نے دوسرے لوگوں کے ساتھ (اجتماعی طور پر شامل جہاد) ہو کر کئے۔“

اس حدیث کو امام حاکم، طبرانی اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث شیخین کی شرائط پر صحیح ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۲۰/۱۲۷. عَنْ عُرْوَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَعْلَمَ بِشَعْرِ، وَلَا فَرِيضَةٍ، وَلَا أَعْلَمَ بِفَقْهِ مِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کوئی شخص نہیں دیکھا جو کہ علمِ شعر، علمِ الفرائض (یعنی علمِ المیراث) اور اسی طرح علمِ فقہ کا بھی ماہر ہو۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۲۱/۱۲۸. وَفِي رِوَايَةٍ: عَنْ هِشَامٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: تَرَكْتُهَا يَعْنِي عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَبْلَ أَنْ تَمُوتَ بِثَلَاثِ سِنِينَ وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَعْلَمَ

۲۰-۲۱: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۵/۲۷۶، الرقم: ۲۶۰، ۴۸، وفي كتاب الأدب، ۱/۳۶۵، الرقم: ۳۹۵، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۲/۴۹، وابن عبد البر في الاستيعاب، ۴/۱۸۸۳، والمزي في تهذيب الكمال، ۳۵/۲۳۴، والذهبي في تذكرة الحفاظ، ۱/۲۸، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ۲/۳۲، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ۱۲/۴۶۳، وفي الإصابة، ۸/۱۸۔

بِكِتَابِ اللَّهِ وَلَا بِسُنَّةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا بِشِعْرِ وَلَا فَرِیْضَةٍ مِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

”اور ایک روایت میں حضرت ہشام (بن عروہ) ؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے والد (حضرت عروہ ؓ) سے سنا وہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما کو ان کی وفات سے تین سال قبل اس حال میں چھوڑا تھا کہ میں نے کتاب اللہ، حضور نبی اکرم ﷺ کی سنت، علم اشعار اور علم الفرائض (یعنی علم میراث) کا ان سے بڑا عالم کوئی نہیں دیکھا۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۲۲/۱۲۹. عَنْ عِكْرِمَةَ يَقُولُ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ أُنْشِدَ شِعْرًا مِنْ أَشْعَارِهِمْ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے قرآن پاک میں سے کوئی چیز پوچھی جاتی، تو وہ اس (کی تشریح اور وضاحت کے لئے) عربوں کے اشعار میں سے کوئی شعر پڑھتے۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔“

۲۳/۱۳۰. وَفِي رَوَايَةٍ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهِ

۲۵-۲۲: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۲۷۶/۵، الرقم: ۲۶۰۴۹، وفي كتاب الأدب، ۳۶۶/۱، الرقم: ۳۹۶، والحاكم في المستدرک، ۵۴۲/۲، الرقم: ۳۸۴۵، والطبري في تهذيب الآثار، ۶۷۸/۲، الرقم: ۹۹۴، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۴۱/۱۰، الرقم: ۲۰۹۱۳، وفي شعب الإيمان، ۲۵۸/۲، الرقم: ۱۶۸۳، والسيوطي في الدر المنثور، ۲۵۴/۸۔

﴿يَوْمَ يَكْشَفُ عَنْ سَاقٍ﴾ [القلم، ۶۸: ۴۲] قَالَ: إِذَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ فَابْتَغُوهُ فِي الشَّعْرِ فَإِنَّهُ دِيْوَانُ الْعَرَبِ..... الحديث.
رَوَاهُ الْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ إِسْنَادًا.

”اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے جب اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ”اور جس دن ساق (یعنی احوال قیامت کی ہولناک شدت) سے پردہ اٹھایا جائے گا؟“ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب قرآن کریم میں سے کوئی چیز تم پر واضح نہ ہو رہی ہو تو تم اسے عربوں کے اشعار میں تلاش کرو، کیونکہ شعر عربوں کا دیوان ہے..... الحديث۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے، اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۲۴/۱۳۱. وَفِي رَوَايَةٍ: عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِذَا قَرَأَ أَحَدُكُمْ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ فَلَمْ يَدْرِ مَا تَفْسِيرُهُ، فَلْيَتَمَسَّهُ فِي الشَّعْرِ، فَإِنَّهُ دِيْوَانُ الْعَرَبِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ: هَذَا هُوَ الصَّحِيحُ.

”اور ایک روایت میں حضرت عکرمہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص قرآن کریم میں سے کوئی چیز پڑھے، اور اس کی تفسیر نہ جان سکے، تو اسے چاہیے کہ وہ اسے عربوں کے اشعار میں تلاش کرے، کیونکہ شعر عربوں کا دیوان ہے..... الحديث۔“

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہی درست ہے۔

۲۵/۱۳۲. وَفِي رَوَايَةٍ: عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّهُ (يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ

عنہما) كَانَ يَرْوِي الشَّعْرَ وَيَسْتَخْرِجُ الْآيَاتِ مِنَ الْقُرْآنِ وَكَانَ يَرْوِي شِعْرًا حَسَنًا فِيهِ هَجَاءٌ. رَوَاهُ الطَّبْرِيُّ.

”اور ایک روایت میں حضرت عکرمہ سے مروی ہے کہ وہ (یعنی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) شعر روایت کرتے تھے، اور قرآن کریم سے آیات کا استخراج کرتے تھے، اور آپ عمدہ شعر روایت کرتے تھے، جس میں (حمد و نعت کے ساتھ ساتھ کفار و مشرکین کی) بھجوبھی ہوتی۔“

اس حدیث کو امام طبری نے روایت کیا ہے۔

۲۶/۱۳۳. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: مَا سَمِعْتُ بِشِعْرِ أَحْسَنَ مِنْ شِعْرِ حَسَّانَ رضی اللہ عنہ وَلَا تَمَثَّلْتُ بِهِ إِلَّا رَجَوْتُ لَهُ الْجَنَّةَ، قَوْلُهُ لِأَبِي سَفْيَانَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ:

هَجَوْتُ مُحَمَّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ
وَعِنْدَ اللَّهِ فِي ذَاكَ الْجَزَاءُ
فَإِنَّ أَبِي وَالِدَهُ وَعَرْضِي
لِعَرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وَقَاءُ
أَنْشُدْتُمُهُ وَلَسْتُ لَهُ بِكُفٍّ
فَشَرُّكُمْ لَخَيْرُكُمْ الْفَدَاءُ

۲۶: أخرجه الطبري في جامع البيان، ۸۸/۱۸، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۲۷۴/۳، والسيوطي في الدر المنثور، ۱۵۸/۶، والمزي في تهذيب الكمال، ۳۹/۳۵۔

لِسَانِي صَارِمٌ لَا عَيْبَ فِيهِ
وَيَجْرِي لَا تُكْدِرُهُ الدَّلَاءُ

فَقِيلَ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، أَلَيْسَ هَذَا لَعْوًا؟ قَالَتْ: لَا، إِنَّمَا اللَّعْوُ مَا قِيلَ عِنْدَ النِّسَاءِ. رَوَاهُ الطَّبْرِيُّ وَابْنُ كَثِيرٍ وَالسَّيُوطِيُّ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، آپ فرماتی ہیں کہ میں نے ایسا شعر نہیں سنا کہ جو حضرت حسان ؓ کی شاعری سے بہتر ہو اور میں نے جب بھی حضرت حسان ؓ کا یہ شعر پڑھا تو ان کے لئے جنت کی آرزو کی۔ (بالخصوص) ان کا وہ شعر جو کہ ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب (ہجو میں) انہوں نے کہا تھا:

”تو نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی مذمت کی تو میں تجھے آپ ﷺ کی جانب سے اس مذمت کا جواب دیتا ہوں اور یہ کہ اس جواب کی جزاء میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے پاؤں گا، کیونکہ مجھے یقین ہے کہ میرے والد اور میرے دادا اور میری شرافت اور ناموس محمد مصطفیٰ ﷺ کے ناموس و شرافت کو تم سے بچانے والی (ڈھال) ہے۔ تمہاری مجال کیسے ہوئی کہ تم (ہمارے آقا) محمد مصطفیٰ ﷺ کو (سب و شتم) کرو جبکہ تم تو خود آپ ﷺ کی مقدس نعلین کے برابر بھی نہیں گردانے جاتے۔ بس پھر یہ بات ٹھہری کہ تمہارا شر تمہارے خیر پر قربان ہو گیا میری زبان تو (گستاخ رسول کے خلاف) تیزی سے کاٹ کرنے والی ہے اور اس میں کوئی عیب اور دوہرا معیار نہیں (یعنی ناموس محمد مصطفیٰ ﷺ کے دفاع میں ہم ساری مصلحتیں بالائے طاق رکھ دیتے ہیں) اور یہ زبان آپ ﷺ کی مدح سرائی میں ہمیشہ محور رہی ہے اور آئندہ بھی اسی ذات محمد مصطفیٰ ﷺ کی نعت گوئی میں ہی مصروف رہے گی۔ اور کوئی پلیدی اسے گدلا نہیں کر سکے گی۔“

تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا کہ اے اُمّ المؤمنین! کیا یہ لغو بات نہیں؟
آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نہیں، بلکہ فضول باتیں وہ ہیں جو عورتوں کے ہاں بطور تغزل کہی جاتی ہیں۔ (جبکہ یہ تو مدحتِ مصطفیٰ ﷺ ہے)۔“

اس حدیث کو امام طبری، ابن کثیر اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

۲۷/۱۳۴. عَنْ هِشَامٍ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ مَحَمَّدًا (يعني ابن سيرين) وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَالرَّجُلُ يُرِيدُ أَنْ يُصَلِّيَ أَيْتَوْضَأُ مَنْ يُنْشِدُ الشَّعْرَ وَيُنْشِدُ الشَّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ: وَأَنْشِدْهُ أَيْبَاتًا مِنْ شِعْرِ حَسَّانَ ذَلِكَ الدَّقِيقِ ثُمَّ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو نُعَيْمٍ نَحْوَهُ.

”حضرت ہشام سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ امام محمد بن سیرین علیہ الرحمہ مسجد میں تشریف فرما تھے اس وقت ایک سائل نے جو کہ نماز پڑھنے کا ارادہ رکھتا تھا ان سے سوال کیا کہ جو شخص مسجد میں شعر گنگاتا ہے کیا وہ شخص (نماز پڑھنے سے پہلے دوبارہ) وضو کرے؟ تو راوی بیان کرتے ہیں کہ امام ابن سیرین نے (اس شخص کو مسئلہ سمجھانے کے لئے اسی وقت) حضرت حسان بن ثابت ؓ کے اشعار میں سے کچھ (نہایت عمدہ اور) معنی خیز شعر سنائے پھر (بغیر دوبارہ وضو کئے) نماز کا آغاز فوراً کر دیا۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور ابو نعیم نے بھی اس طرح روایت کیا ہے۔

۲۸/۱۳۵. وفي رواية: عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ: رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ

۲۷-۲۸: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۲۷۹/۵، الرقم: ۲۶۰۶۴، وفي

كتاب الأدب، ۳۸۰/۱، الرقم: ۴۱۲، وأبو نعيم في حلية الأولياء،

۲۷۵/۲، وابن أبي الدنيا في الإشراف في منازل الأشراف، ۱/۱۴۹،

الرقم: ۹۲۔

سِيرَيْنَ تَوْضِئًا ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لِيُصَلِّيَ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ أُخْتِهِ يُوسُفُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ: يَا خَالِي، أَنِّي سَمِعْتُ نَاسًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُولُونَ: إِنَّ الشَّعْرَ يَنْقُضُ الْوُضُوءَ قَالَ: فَأَنْشَدَ مُحَمَّدٌ عَشْرَةَ آيَاتٍ مِنْ شَعْرِ حَسَّانِ ابْنِ ثَابِتٍ ؓ مِنْ هَجَائِهِ ثُمَّ كَبَّرَ مُحَمَّدٌ لِلصَّلَاةِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.

”اور ایک روایت میں حضرت جریر بن حازم علیہ الرحمہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ امام محمد بن سیرین ؓ نے وضو کیا پھر نماز ادا کرنے کے لیے مسجد تشریف لائے، تو ان کے بھانجے حضرت یوسف بن عبد اللہ بن حارث نے ان سے دریافت کیا: ماموں جان! میں نے لوگوں کو مسجد میں کہتے ہوئے سنا ہے کہ شعر کہنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں انہوں نے (یعنی امام ابن سیرین نے بھانجے کو مسئلہ سمجھانے کے لئے پہلے) حضرت حسان بن ثابت ؓ کے وہ دس اشعار پڑھے جو انہوں نے (نعت مصطفیٰ ﷺ میں اور) کفار و مشرکین کی ہجو میں کہے تھے، پھر انہوں نے (بغیر نیا وضو کیے) نماز کے لیے تکبیر کہی (اور نماز پڑھنا شروع کر دی)۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی دنیا نے روایت کیا ہے۔

۲۹/۱۳۶. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا تَمَثَّلَتْ بِهَذَا الْبَيْتِ وَأَبُو

بَكْرٍ يَقْضِي:

www.MinhajBooks.com

۲۹: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۷/۱، الرقم: ۲۶، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲۷۹/۵، الرقم: ۲۶۰۶۷، ۵۳۵/۶، الرقم: ۳۱۹۶۷، وفي كتاب الأدب، ۳۸۱/۱، الرقم: ۴۱۴، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۱۹۸/۳، والمروزي في مسند أبي بكر ؓ، ۹۱/۱، الرقم: ۳۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۷۲/۸، والذهبي في ميزان الاعتدال، ۵/۱۵۸۔

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بَوَجْهِهِ
رَبِيعُ الْيَتَامَى عِصْمَةُ لِلْأَرَامِلِ

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رضي الله عنه: ذَاكَ وَاللَّهِ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ سَعْدٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ یہ اشعار پڑھا کرتی تھیں اور ابو بکر رضی اللہ عنہ (ان شعار کے بارے) فیصلہ فرماتے تھے:

وہ گورے (کھڑے والے صلی اللہ علیہ وسلم) جن کے چہرے کے توسل سے بارش مانگی جاتی ہے۔ جو یتیموں کے والی، بیواؤں کے سہارا ہیں۔“

پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ شعر سن کر فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! اس سے مراد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات ہی ہیں۔“

اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۳۷/۳۰. عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

يَتَنَاشَدُونَ الشَّعْرَ عِنْدَ الْبَيْتِ أَوْ حَوْلَ الْبَيْتِ لَا أَعْلَمُ إِلَّا قَالَ مُحْرَمِينَ.

۳۰-۳۴: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۲۸۱/۵، الرقم: ۲۶۰۸۰،

والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۴۰/۱۰، الرقم: ۲۰۹۰۸، والفاكهي في

أخبار مكة، ۳۰۶/۱-۳۰۷، الرقم: ۶۳۲-۶۳۳، وابن جبير في حديث

المصيصي لوين، ۵۲/۱، الرقم: ۲۸، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق،

۳۹۶/۱۲، والمزي في تهذيب الكمال، ۲۰/۶، والذهبي في ميزان

الاعتدال، ۵۰/۷، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ۴۲۶/۱۰۔

شَكَّ اِبْرَاهِيْمُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت شعی ؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ میں سے بعض کو دیکھا کہ وہ خانہ کعبہ کے پاس یا اس کے ارد گرد ایک دوسرے کو اشعار سنا رہے تھے اور شاید انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ حالت احرام میں تھے ابراہیم راوی کو شک گزرا ہے (کہ آپ نے ایسا کہا تھا یا نہیں)۔“

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۳۱/۱۳۸. وَفِي رَوَايَةٍ: عَنْ سُفْيَانَ عَنْ رَجُلٍ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يُنْشِدُ الشِّعْرَ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”اور ایک روایت میں حضرت سفیان ایک (ثقہ) آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے اشعار پڑھتے تھے۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۳۲/۱۳۹. وَفِي رَوَايَةٍ: عَنْ أُمِّ خَدَّاشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ ؓ، قَالَ عُمَرُ بْنُ حَبِيبٍ: وَأَنَا أَشْكُ فِي أَحَدِ هَذَيْنِ: ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَأَبِي هُرَيْرَةَ ؓ، يَتَحَدَّثُونَ فِي الطَّوَافِ، وَيَتَنَاشِدُونَ الْأَشْعَارَ. رَوَاهُ الْفَاكِهِيُّ.

”اور ایک روایت میں حضرت اُمّ خدّاش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس، ابو سعید خدری اور جابر بن عبد اللہ ؓ کی زیارت کی۔ (راوی) عمر بن حبیب بیان کرتے ہیں کہ مجھے ان دونوں یعنی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں کسی کی ایک کے بارے میں شک گزرا (کہ انہوں نے کس کا نام لیا تھا)، وہ سب دورانِ طواف میں آپس میں بات چیت کر رہے ہیں اور ایک دوسرے کو اشعار سنا رہے ہیں۔“

اس حدیث کو امام فاکہی نے روایت کیا ہے۔

۳۳/۱۴۰. وفي رواية: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَتَنَاشَدُونَ الشُّعْرَ وَهُمْ يَطُوفُونَ. رَوَاهُ الْفَاكِهِيُّ وَالذَّهَبِيُّ.

”اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام حالتِ طواف میں بھی ایک دوسرے کو (شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر مشتمل) اشعار سناتے تھے۔“

اس حدیث کو امام فاکہی اور ذہبی نے روایت کیا ہے۔

۳۴/۱۴۱. وفي رواية: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ بَرَكَةٍ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ: كُنْتُ مَعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي الطَّوَافِ، فَنَدَاكَرُوا حَسَانَ رضی اللہ عنہ، فَوَقَعُوا فِيهِ فَهَتَّهُمْ عَنْهُ، فَقَالَتْ: أَلَيْسَ هُوَ الَّذِي يَقُولُ:

هَجَوْتُ مُحَمَّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ

وَعِنْدَ اللَّهِ فِي ذَاكَ الْجَزَاءُ

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَتِي وَعَرَضِي

لِعَرَضٍ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وَقَاءُ

رَوَاهُ ابْنُ جُبَيْرٍ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَابْنُ عَسَاكَرٍ وَالْمَزِي.

”اور ایک روایت میں محمد بن سائب بن برکہ رحمہ اللہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتی ہیں کہ میں طواف کے دوران حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھی کہ بعض لوگوں نے حضرت حسان رحمہ اللہ کا تذکرہ کیا اور انہیں برا بھلا کہا، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان لوگوں کو حضرت حسان رحمہ اللہ کو برا بھلا کہنے سے منع کیا اور فرمایا: کیا وہ (یعنی حضرت حسان رحمہ اللہ) نہیں ہیں جو (اپنے اشعار میں) یہ کہتے رہے ہیں:

”تو نے حضور نبی اکرم ﷺ کی ہجو کی، تو میں ان کی طرف سے تجھے جواب دیتا ہوں، اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کام کا اجر و ثواب ہے، اور بے شک میرے والد، اور والدہ اور میری عزت، تم سے حضور نبی اکرم ﷺ کی عزت کو بچانے کے لئے ڈھال ہے۔“

اس حدیث کو امام ابن جبیر نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے، اس کے علاوہ ابن عساکر اور مزنی نے بھی اسے روایت کیا ہے۔

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ فَتَلَقَّى النَّاسَ وَالْعَوَاتِقَ فَوْقَ الْجَاغِرِ، وَالصَّبْيَانُ وَالْوَلَدَ يُدْفِقُونَ:

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا
مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ

۳۵: أخرجه ابن حبان في الثقات، ۱/۱۳۱، وابن عبد البر في التمهيد،

۱۴/۸۲، والعسقلاني في فتح الباري، ۷/۲۶۱، ۸/۱۲۹، والعيني في

عمدة القاري، ۱۷/۶۰، ومحب الدين الطبري في الرياض النضرة،

۱/۴۸۰۔

وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا

مَا دَعَا لِلَّهِ دَاعٍ

وَأَخَذَتِ الْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ بِحِرَابِهِمْ لِقُدُومِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
فَرَحًا بِذَلِكَ.

رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي الثَّقَاتِ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَالْعَسْقَلَانِيُّ وَمُحِبُّ الدِّينِ
الطَّبْرِيُّ.

”حضرت عبید اللہ بن عائشہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے لوگوں اور عورتوں کو (اپنے استقبال کے لیے) مکانوں کی چھتوں پر پایا جبکہ (مدینہ منورہ کے) بچے اور بچیاں یہ پڑھ رہے تھے:

”ہم پر وداع کی گھاٹیوں سے چودھویں کا چاند (یعنی چہرہ والضحیٰ ﷺ) طلوع ہو گیا، اور ہم پر اس وقت تک شکر واجب ہو گیا جب تک کوئی اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والا دعوت دے رہا ہے۔ (یعنی جب تک کوئی بھی خدا کا نام لینے والا باقی رہے گا)۔“

”اور حضور نبی اکرم ﷺ کی تشریف آوری کا جشن منانے کی خاطر حبشہ کے لوگ اپنے آلات حرب کے ساتھ رقص کرتے رہے۔“

اس حدیث کو امام ابن حبان نے ’الثقات‘ میں، ابن عبد البر، عسقلانی اور محب طبری نے روایت کیا ہے۔

۳۶/۱۴۳. عَنْ مِطْرَفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ قَالَ: صَحِبْتُ
عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مِنَ الْكُوفَةِ إِلَى الْبَصْرَةِ، فَمَا أَتَى عَلَيْنَا يَوْمٌ
إِلَّا أَنْشَدَنَا فِيهِ شِعْرًا. رَوَاهُ الطَّبْرِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.
وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت مطرف بن عبد اللہ بن شخیرؓ روایت کرتے ہیں کہ میں کوفہ سے
بصرہ تک کے سفر میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کے ساتھ سفر کیا پس کوئی دن ایسا
نہ گزرا جس میں انہوں نے ہمیں کوئی شعر نہ سنایا ہو۔“

اس حدیث کو امام طبری، ابن ابی شیبہ، بخاری نے ”الأدب المفرد“ میں، اور
طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام پیشی نے فرمایا کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔
۳۷/۱۴۴. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ: صَحِبْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا مِنَ الْبَصْرَةِ إِلَى مَكَّةَ، وَكَانَ يُنْشِدُنِي كُلَّ يَوْمٍ ثُمَّ قَالَ لِي: إِنَّ الشَّعْرَ
كَالْأَمِّ وَإِنَّ مِنَ الْكَلَامِ حَقًّا وَبَاطِلًا. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

اور ایک روایت میں ان ہی سے مروی ہے کہ بصرہ سے مکہ تک میں نے حضرت
عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کے ساتھ سفر کیا اور آپ مجھے ہر روز شعر سناتے تھے، پھر مجھے

۳۶-۳۷: أخرجه الطبري في تهذيب الآثار، ۶۳۸/۲، الرقم: ۹۴۳، وابن أبي
شيبه في المصنف، ۲۷۵/۵، الرقم: ۲۶۰۳۷، وفي كتاب الأدب،
۳۵۲/۱، الرقم: ۳۷۵، والبخاري في الأدب المفرد، ۳۰۵/۱، الرقم:
۸۸۵، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۰۶/۱۸، الرقم: ۲۰۱، والبيهقي
في السنن الكبرى، ۲۴۰/۱۰، الرقم: ۲۰۹۱۱، والهيثمى في مجمع
الزوائد، ۱۳۰/۸۔

فرماتے: ”بے شک شعر کلام ہوتا ہے، اور بے شک کلام حق بھی ہوتا ہے اور باطل بھی۔“
اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۳۸/۱۴۵. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ يَتَمَثَّلُ بِهَذَا الْبَيْتِ.

إِلَيْكَ تَغْدُو قَلْبًا وَضِيئَهَا
مُعْتَرِضًا فِي بَطْنِهَا جَنِينَهَا
مُخَالِفًا دِينَ النَّصَارَى دِينَهَا
رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ شعر پڑھا کرتے تھے:
”اور وہ دہلی پتلی اوٹنی تیزی سے تیری طرف دوڑتی ہے، درآںحالیکہ اس کا بچہ
اس کے پیٹ میں نمایاں ہے، اور اس کا دین عیسائیوں کے دین کے خلاف ہے۔“
(اس کے دین سے مراد شاعر کا اپنا دین ہے، کیونکہ اوٹنی کا کوئی دین نہیں ہوتا۔)
اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۳۹/۱۴۶. عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ تَتَمَثَّلُ بِهَذَيْنِ الْبَيْتَيْنِ مِنْ قَوْلٍ لَبِيدٍ:

۳۸: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۲۷۵/۵، الرقم: ۲۶۰۴۱، وفي كتاب الأدب، ۳۵۵/۱، الرقم: ۳۷۹۔

۳۹: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۲۷۵/۵، الرقم: ۴۶۰۴۰، وفي كتاب الأدب، ۳۵۴/۱، الرقم: ۳۷۸، والخطابي في العزلة، ۶۹/۱، وفي غريب الحديث، ۵۸۶/۲۔

ذَهَبَ الَّذِينَ يُعَاشُ فِي أَكْنَافِهِمْ
وَبَقِيَتْ فِي خَلْفِ كَجِلْدِ الْأَجْرَبِ
يَنَاقِلُونَ مُشِيحَةً وَخِيَانَةً
وَيُعَابُ قَانِلُهُمْ وَإِنْ لَمْ يَشْعَبِ

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عروہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اکثر لبید بن ربیعہ (عرب شاعر) کے یہ دو اشعار پڑھا کرتی تھیں:

”وہ لوگ چلے گئے جن کے سائے تلے جیا جاتا تھا، اور میں خارش زدہ
شخص کی جلد کی طرح باقی رہ گیا، وہ احتیاط اور خیانت کرنے کے باوجود بوسیدہ
ہوتے جا رہے ہیں، اور اُن کے قائل کو عیب لگایا جاتا ہے، اگرچہ وہ فتنہ و فساد
پھیلانے والا نہ ہی ہو۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۴۷/۴۰. عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: كَانَ قَتَادَةُ يَسْتَشِدُّنِي الشَّعْرَ فَأَقُولُ

لَهُ: أُنَشِّدُكَ بَيْتًا وَتُحَدِّثُنِي بِحَدِيثٍ.

www.MinhajBooks.com

۴۰: أخرجه الطبري في تهذيب الآثار، ۶۸۰/۲، الرقم: ۹۹۹، وابن أبي الدنيا
في الإشراف في منازل الأشراف، ۲۷۱/۱، الرقم: ۳۵۴، وأبو نعيم في
حلية الأولياء، ۱۵۴/۷، والتميمي في أدب الإملاء والاستملاء، ۷۱/۱،
والرامهرمزي في المحدث الفاضل، ۵۹۳/۱، والذهبي في تذكرة
الحفاظ، ۱۹۶/۱، وفي سير أعلام النبلاء، ۲۱۲/۷۔

رَوَاهُ الطَّبْرِيُّ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَأَبُو نَعِيمٍ.

حضرت شعبہ سے مروی ہے کہ حضرت قتادہ شعر سنا کرتے تھے تو میں اُن سے عرض کیا کرتا کہ میں آپ کو شعر سناؤں گا اور آپ مجھے حضور نبی اکرم ﷺ کی کوئی ایک حدیث بیان فرمائیں۔“

اس حدیث کو امام طبری، ابن ابی الدنیا اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

۴۸/۱۴۱. عَنْ أَبِي الْغُرَيَّانِ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ عَلَيْهِ لَرَحْمَةُ يُنْشِدُ الشَّعْرَ وَغُلَامُهُ يَقُولُ: ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ“، فَيَقُولُ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَعُودُ إِلَى الشَّعْرِ. رَوَاهُ الطَّبْرِيُّ.

”حضرت ابو غریان سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے امام ابن ابی ملیکہ علیہ الرحمہ کو شعر پڑھتے ہوئے سنا جبکہ ان کا غلام (ان کے اشعار سُن کر فرحت و مسرت سے) کہہ رہا تھا: (سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ) تو ابن ابی ملیکہ بھی یہی کہتے جا رہے تھے پھر اپنے اشعار سنانے لگے۔“

اسے امام طبری نے بیان کیا ہے۔

۴۹/۱۴۲. عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ أَنْشَدَ شَابًّا شِعْرًا قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: تُنْشِدُهُ قَالَ: إِنَّهُ عَرُوسٌ. رَوَاهُ الطَّبْرِيُّ.

”حضرت قتادہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے امام محمد بن سیرین

۴۱: أخرجه الطبري في تهذيب الآثار، ۲/۶۷۸، الرقم: ۹۹۳۔

۴۲: أخرجه الطبري في تهذيب الآثار، ۲/۶۸۰، الرقم: ۹۹۸۔

علیہ الرحمہ کو ایک نوجوان کو شعر سناتے ہوئے دیکھا تو میں نے عرض کیا: آپ اس نوجوان کو شعر سنا رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں کیونکہ یہ ایک دولہا ہے۔“

اس حدیث کو امام طبری نے روایت کیا ہے۔

۴۳/۱۵۰. عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: كَانَ سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا كَانَ لَهُ إِلَى عَامِلٍ حَاجَةٌ مَدَحَهُ بَيِّنِينَ فَقَضَى حَاجَتَهُ. رَوَاهُ الطَّبْرِيُّ.

حضرت شعبہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ کو جب کسی (ایماندار) عامل سے کوئی حاجت ہوتی تو آپ دو شعروں سے اس کی تعریف کر دیتے تھے بس وہ آپ کی حاجت پوری کر دیتا۔“

اس حدیث کو امام طبری نے روایت کیا ہے۔

۴۴/۱۵۱. عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: كُنْتُ أَرَى عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عُمَيْرٍ وَمَعْبَدَ بْنَ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُنْشِدَانِ الشَّعْرَ عِنْدَ الْإِقَامَةِ وَهُمَا قَاعِدَانِ فِي الْمَسْجِدِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ. رَوَاهُ الطَّبْرِيُّ.

”امام شعبہ علیہ الرحمہ سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ میں نے حضرت عبدالملک بن عمیر اور حضرت معبد بن خالد رضی اللہ عنہما کو اقامت نماز کے وقت شعر پڑھتے ہوئے دیکھا جبکہ وہ نماز فجر سے پہلے مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔“

اس حدیث کو امام طبری نے روایت کیا ہے۔

۴۳: أخرجه الطبري في تهذيب الآثار، ۶۸۰/۲، الرقم: ۱۰۰۰۔

۴۴: أخرجه الطبري في تهذيب الآثار، ۶۷۹/۲، الرقم: ۹۹۷۔

۴۵/۱۵۲. عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَأَلْتُ شُعْبَةَ عَلَيْهِ لَرَحْمَةُ
قُلْتُ: مَا تَرَى فِي الشَّعْرِ الرَّقِيقِ؟ قَالَ: أُنْشِدْنِي ابْنُ عَوْنٍ شِعْرًا رَقِيقًا.
قَالَ: وَأَخْبَرَنِي قَتَادَةُ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى ابْنِ سِيرِينَ وَهُوَ فِي السِّجْنِ فَإِذَا
هُوَ يُكْتَبُ رَجُلًا شِعْرًا رَقِيقًا. رَوَاهُ الطَّبْرِيُّ.

”امام حجاج بن محمد علیہ الرحمہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان فرمایا کہ میں نے
حضرت شعبہ ؓ سے یہ دریافت کیا اور پوچھا کہ حضرت آپ شفاف اور اچھے (یعنی حمد و
نعت پر مشتمل) شعر کو کیسے دیکھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ ابن عون نے مجھے بہت شفاف
اور بامعنی شعر سنایا اور فرمایا کہ مجھے حضرت قتادہ نے بتایا کہ وہ ایک مرتبہ امام ابن سیرین
علیہ الرحمہ کے پاس گئے جبکہ وہ جیل میں تھے تو کیا دیکھا کہ وہ ایک آدمی کو شعر رقیق (یعنی
دل کو نرم کر دینے والے اشعار) لکھوا رہے تھے۔“
اس حدیث کو امام طبری نے روایت کیا ہے۔

۴۶/۱۵۳. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ رَجُلًا يَتَغَنَّى بِفَلَاةٍ
مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ: الْغَنَاءُ مِنْ زَادِ الرَّائِبِ أَوْ قَالَ: مِنْ زَادِ الْمُسَافِرِ.
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

”حضرت زید بن اسلم ؓ نے اپنے والد سے روایت کیا کہ انہوں نے کسی

۴۵: أخرجه الطبري في تهذيب الآثار، ۶۷۸/۲، الرقم: ۹۹۵۔

۴۶-۵۱: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ۵/۱۱، الرقم: ۱۹۷۳۹، والبيهقي

في السنن الكبرى، ۶۸/۵، الرقم: ۸۹۶۴، ۲۲۴/۱۰، ۲۲۵،

الرقم: ۲۰۸۰۴، ۲۰۸۰۶، وابن عبد البر في الاستذكار، ۲۴۰/۸، ۲۴۱،

وفي التمهيد، ۱۹۷/۲۲۔

ویران زمین میں کسی آدمی کو گاتے ہوئے سنا، تو انہوں نے فرمایا: غنا سوار کا زادِ راہ ہے، یا فرمایا: مسافر کا زادِ راہ ہے۔“

اس حدیث کو امام بیہقی اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

۴۷/۱۵۴ . وفي رواية: عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ ﷺ: نِعَمَ زَادُ الرَّائِبِ الْغِنَاءُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

”اور ایک روایت میں حضرت عروہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر ﷺ نے فرمایا: مسافر کا بہترین زادِ راہ غنا ہے۔“

اس حدیث کو امام بیہقی اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

۴۸/۱۵۵ . وفي رواية: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْأَرْقَمِ ﷺ رَافِعًا عَقِيرَتَهُ يَتَغَنَّى. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: وَلَا، وَاللَّهِ، مَا رَأَيْتُ رَجُلًا قَطُّ مِمَّنْ رَأَيْتُ وَأَدْرَكْتُ أَرَاهُ قَالَ: كَانَ أَحْشَى لِلَّهِ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ ﷺ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

اور ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عتبہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن ارقم ﷺ کو بلند آواز میں گنگنااتے ہوئے سنا۔ حضرت عبد اللہ (راوی) نے بیان کیا کہ اللہ کی قسم! میں نے کبھی بھی، ان لوگوں میں جنہیں میں نے دیکھا ہے اور جن سے میں ملا ہوں، کسی شخص کو حضرت عبد اللہ بن ارقم ﷺ سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا نہیں دیکھا۔“

اس حدیث کو امام بیہقی اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

۴۹/۱۵۶ . وفي رواية: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ نَوْفَلٍ أَنَّهُ رَأَى أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ

بْنِ حَارِثَةَ ۞ وَاصْغَا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى يَتَغَنَّى النَّصْبَ .

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ .

”اور ایک روایت میں امام محمد بن نوفل ۞ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت اسامہ بن زید بن حارثہ ۞ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھی ہوئی ہے اور وہ سریلی آواز میں گنگنا رہے ہیں۔“

اس حدیث کو امام عبد الرزاق، بیہقی اور ابن عبد البر نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۵۰/۱۵۷ . وفي رواية: عَنِ الْعُجَاجِ قَالَ: أُنْشِدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ۞:

طَافَ الْخَيَالَانِ فَهَاجَا تَغْنِيَا
خَيَالٌ خِيَالٌ تَكْنِي تَكْتَمَا

فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ ۞: قَدْ كُنَّا نُنْشِدُ مِثْلَ هَذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَا يُعَابُ عَلَيْنَا . رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ .

”اور ایک روایت میں حضرت عجاج روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ ۞ کو یہ شعر سنایا:

www.MinhajBooks.com

”دو خیال خواب میں آئے اور گنگنانے کے اعتبار سے ان میں اشتعال

پیدا ہو گیا، خیال کا خیال سے کنایہ لیا جاتا ہے اور چھپایا جاتا ہے۔“

تو حضرت ابو ہریرہ ۞ نے فرمایا: ہم اس طرح کے اشعار حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں پڑھا کرتے تھے، اور ہمیں برا بھلا نہیں کہا جاتا تھا۔“

اس حدیث کو امام ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

۵۱/۱۵۸ . وفي رواية: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ﷺ أَتَى عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ ﷺ زَائِرًا، فَسَمِعَهُ يَتَغَنَّى. رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

”اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر ﷺ ایک مرتبہ حضرت عبد الرحمن بن عوف ﷺ کے پاس آئے تو انہیں گنگناٹے ہوئے سنا۔“
اس حدیث کو امام ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

۵۲/۱۵۹ . عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَانَ أَبُو بَكْرٍ ﷺ شَاعِرًا وَكَانَ عُمَرُ ﷺ شَاعِرًا وَكَانَ عَلِيٌّ ﷺ شَاعِرًا. وفي رواية: وَكَانَ عَلِيٌّ ﷺ أَشْعَرُ السَّلَافَةِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

”امام شعبی ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر، عمر اور علی ﷺ شاعر تھے۔“
اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی ﷺ تینوں احباب میں بڑھ کر شاعر تھے۔“
اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، ابن عساکر اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

۵۳/۱۶۰ . عَنْ أَبِي الضُّحَى أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ﷺ اسْتَنْشَدَ مَعْدِيكَرِبَ

www.MinhajBooks.com

۵۲: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۵/۲۷۴، الرقم: ۲۸۰۲۶، وفي كتاب

الأدب، ۱/۳۴۶، الرقم: ۳۶۶، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق،

۴۲/۵۲۰، وابن عبد البر في الاستيعاب، ۳/۱۲۲۵، الرقم: ۱۹۹۹۔

۵۳: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۵/۲۷۴، الرقم: ۳۰۲۶۷،

الرقم: ۳۵۹۵۵، وفي كتاب الأدب، ۱/۳۴۸، الرقم: ۳۶۸، وابن سعد

في الطبقات الكبرى، ۶/۵۷۔

فَأَنْشَدَهُ وَقَالَ: مَا اسْتَنْشَدْتُ فِي الْإِسْلَامِ أَحَدًا قَبْلَكَ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

”حضرت ابوحنیٰؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے حضرت معکربؓ کو شعر سنانے کے لئے کہا تو انہوں نے آپ کو شعر سنایا اور حضرت ابو بکر نے فرمایا: میں نے تجھ سے پہلے کسی سے شعر سنانے کے لئے نہیں کہا۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

۵۴/۱۶۱. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍؓ:

رُبَّمَا قَالَ الشَّاعِرُ الْكَلِمَةَ الْحَكِيمَةَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عبد اللہ بن عبید بن عمیرؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا: بعض اوقات شاعر حکمت پر مبنی کلمہ کہہ دیتا ہے۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۵۵/۱۶۲. عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: كُنْتُ أُسِيرُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

وَنَحْنُ مُنْطَلِقُونَ إِلَى عَرَفَاتٍ، فَكُنْتُ أَنْشِدُهُ الشَّعْرَ، وَهُوَ يَفْتَحُهُ عَلَيَّ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عباسؓ رضی اللہ عنہما

۵۴: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۵/۲۷۴، الرقم: ۲۶۰۳۱، وفي كتاب

الأدب، ۱/۳۴۸، الرقم: ۳۶۹، والعسقلاني في فتح الباري، ۱۰/۵۴۰۔

۵۵: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۵/۲۷۵، الرقم: ۲۶۰۳۶، وفي كتاب

الأدب، ۱/۳۵۲، الرقم: ۳۷۴۔

کے ساتھ چلا کرتا تھا، جبکہ ہم عرفات کی طرف جا رہے ہوتے، تو میں انہیں شعر سناتا جاتا تھا اور وہ میرے لئے شعر کی ابتدا کرتے تھے (پھر میں اسے مکمل طور پر سناتا)۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۵۶/۱۶۳. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ قَالَ: كَانَ آخِرُ مَجْلِسٍ جَلَسْنَا فِيهِ مَعَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَجْلِسًا تَنَاشَدْنَا فِيهِ الشُّعْرَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”امام محمد بن سیرین، حضرت کثیر بن افلحؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ ہماری آخری مجلس وہ تھی جس میں ہم حضرت زید بن ثابتؓ کے ساتھ بیٹھے اور ایک دوسرے کو شعر سنائے۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا۔

۵۷/۱۶۴. عَنِ الْحَكَمِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَشَدَ شِعْرًا فِي الْمَسْجِدِ وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيمُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبْرِيُّ.

”حضرت حکم سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰؓ نے مسجد میں شعر پڑھا جبکہ مؤذن اقامت کہہ رہا تھا۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور طبری نے روایت کیا ہے۔

۵۶: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۲۷۵/۵، الرقم: ۲۶۰۳۸، وفي كتاب الأدب، ۳۵۳/۱، الرقم: ۳۷۶۔

۵۸-۵۷: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۲۷۶/۵، الرقم: ۲۶۰۴۳، والطبري في تهذيب الآثار، ۲/۶۶۰، الرقم: ۹۹۶، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۴۱۵/۵۹۔

۵۸/۱۶۵ . وفي رواية: عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ حَسَّانَ ؓ كَانَ يُنْشِدُ شِعْرًا فِي الْمَسْجِدِ وَحَدَّثَهُمْ بِهِ بِالْيَمَنِ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكَرٍ.

”اور ایک روایت میں ہے حضرت عروہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسان ؓ مسجد میں شعر سناتے تھے، انہوں نے یہ بات یمن میں بیان کی۔“
اس حدیث کو امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۵۹/۱۶۶ . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ بَيْنَا هُوَ يَسِيرُ مَعَ عُمَرَ ؓ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ فِي خِلَافَتِهِ، وَمَعَهُ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ، فَتَرَنَمَ عُمَرُ ؓ بِبَيْتٍ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ: لَيْسَ مَعَهُ عِرَاقِيٌّ غَيْرُهُ غَيْرُكَ فَلْيَقْلُهَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَاسْتَحْيَا عُمَرُ ؓ مِنْ ذَلِكَ، وَضَرَبَ رَأْسَهُ حَتَّى انْقَطَعَتْ مِنَ الْمَوَكِبِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ وہ حضرت عمر ؓ کے ساتھ ان کے دور خلافت میں مکہ کے ایک راستے پر جا رہے تھے، اور ان ؓ کے ساتھ انصار و مہاجرین بھی تھے، پس حضرت عمر ؓ نے ایک شعر گنگنا دیا، تو اہل عراق میں سے ایک شخص نے ان ؓ سے کہا کہ اس کے ساتھ آپ کے اور اس کے علاوہ کوئی عراقی نہیں ہے، پس اے امیر المؤمنین! اسے چاہئے کہ وہ اسے کہے، حضرت عمر ؓ کو اس سے حیا آئی، انہوں نے اپنی سواری کو ٹھوکر ماری، یہاں تک وفد سے الگ ہو گئے۔“

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۶۰/۱۶۷. عَنْ خَوَاتِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا حُجَّاجًا مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: فَسَرْنَا فِي رَكْبٍ، فِيهِمْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: فَقَالَ الْقَوْمُ غَنَّا مِنْ شِعْرِ ضَرَّارٍ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: دَعُوا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ يَتَغَنَّى مِنْ بَنَاتِ قُرَادِهِ، يَغْنِي مِنْ شِعْرِهِ قَالَ: فَمَا زِلْتُ أُغْنِيهِمْ، حَتَّى إِذَا كَانَ السَّحَرُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ارْفَعْ لِسَانَكَ يَا خَوَاتُ، فَقَدْ أُسْحَرْنَا قَالَ: فَتَسَحَّيْتُ وَأَبُو عُبَيْدَةَ فَمَا زِلْنَا كَذَلِكَ حَتَّى صَلَّيْنَا الْفَجَرَ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

”حضرت خوات بن جبير رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمر بن خطاب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کے ساتھ حج کے لئے نکلے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک قافلہ کے ساتھ چلے جس میں حضرت ابو عبیدہ بن جراح اور عبد الرحمن بن عوف رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بھی تھے۔ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے مجھے کہا: ہمیں ضرار کے اشعار میں سے کچھ سناؤ، تو حضرت عمر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نے فرمایا: حضرت ابو عبیدہ کو اپنے اشعار سنانے دو۔ بیان کرتے ہیں کہ میں انہیں طلوع فجر تک شعر سناتا رہا، پس جب سحر کا وقت تھا، تو حضرت عمر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نے کہا: اے خوات! اپنی آواز بلند کرو کیونکہ ہم نے صبح کر لی ہے..... راوی بیان کرتے ہیں کہ پس میں اور حضرت ابو عبیدہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وہاں سے دور چلے گئے، اور ہم اسی طرح ایک دوسرے سے شعر سنتے سناتے رہے یہاں تک کہ ہم نے فجر کی نماز ادا کی۔“

۶۰: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ۶۹/۵، الرقم: ۸۹۶۷، وابن عبد البر

في الاستيعاب، ۴۵۷/۲، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق،

۴۸۳/۲۵، والعسقلاني في الإصابة، ۳۴۷/۲۔

اس حدیث کو امام بیہقی، ابن عبد البر اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۶۱/۱۶۸. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ أَفْلَحَ قَالَ: إِنَّ آخِرَ مَجْلِسٍ

جَالَسْنَا فِيهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ مَجْلِسٌ تَنَاسَدْنَا فِيهِ الشُّعْرَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت محمد بن کثیر بن الفح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آخری بار جب ہم نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ساتھ مجلس کی تو وہ ایسی مجلس تھی جس میں ہم نے ایک دوسرے کو اشعار سنائے۔“

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۶۲/۱۶۹. وَفِي رِوَايَةٍ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: كَانَ شُعْرَاءُ

أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ، وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ، وَكَعْبُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

”اور ایک روایت میں امام محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شعراء صحابہ کرام میں حضرت عبد اللہ بن رواحہ، حسان بن ثابت اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ شامل تھے۔“ اس حدیث کو امام بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۶۳/۱۷۰. عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ: أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي السَّنَنِ الْكُبْرَى، ۱۰/۲۴۰-۲۴۱، الرَّقْمُ:

۲۰۹۰۹-۲۰۹۱۲، وَابْنُ عَسَاكِرَ فِي تَارِيخِ مَدِينَةِ دِمَشْقَ، ۲۸/۹۳،

۵۰/۱۹۲، وَالذَّهَبِيُّ فِي سِيرِ أَعْلَامِ النَّبَلَاءِ، ۲/۵۲۵۔

۶۳: أَخْرَجَهُ ابْنُ عَسَاكِرَ فِي تَارِيخِ مَدِينَةِ دِمَشْقَ، ۱۲/۴۰۰، وَابْنُ جُبَيْرٍ فِي

حَدِيثِ الْمُصْبِصِيِّ لَوْينَ، ۱/۵۲، الرَّقْمُ: ۲۷، وَالْمِزِّي فِي تَهْذِيبِ الْكَمَالِ،

۶/۲۱، وَالْعَسْكَلَانِيُّ فِي تَهْذِيبِ التَّهْذِيبِ، ۲/۲۱۶، وَالذَّهَبِيُّ فِي سِيرِ

عنهما: قَدْ قَدِمَ حَسَّانُ اللَّعِينِ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: مَا هُوَ بِالْعَيْنِ، قَدْ جَاهَدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِنَفْسِهِ وَلِسَانِهِ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ جُبَيْرٍ.

”حضرت سعید بن جبیر ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ (معاذ اللہ) حسان لعین آیا ہے، تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضرت حسان ؓ لعین نہیں ہیں۔ کیونکہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی معیت میں اپنی جان اور اپنی زبان کے ساتھ جہاد کیا ہے۔“

اس حدیث کو امام ابن عساکر اور ابن جبیر نے روایت کیا ہے۔



www.MinhajBooks.com

مصادر التخریج

- ۱۔ القرآن الحکیم۔
- ۲۔ احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴-۲۴۱ھ/۸۰-۸۵۵ء)۔ فضائل الصحابة۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة۔
- ۳۔ احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴-۲۴۱ھ/۸۰-۸۵۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء۔
- ۴۔ اسمہانی، اسماعیل بن محمد بن الفضل التیمی (۴۵۷-۵۳۵ھ)۔ دلائل النبوة۔ ریاض، سعودی عرب: دار طيبة، ۱۴۰۹ھ۔
- ۵۔ بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ/۸۱۰-۸۷۰ء)۔ الأدب المفرد۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء۔
- ۶۔ بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ/۸۱۰-۸۷۰ء)۔ التاريخ الكبير۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔
- ۷۔ بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ/۸۱۰-۸۷۰ء)۔ التاريخ الصغير۔ قاہرہ، مصر: دار الوعی، مکتبہ دار التراث، ۱۳۹۷ھ/۱۹۷۷ء۔
- ۸۔ بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ/۸۱۰-۸۷۰ء)۔ الصحيح۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۰۱ھ/

۱۹۸۱ء۔

۹۔ بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ/۸۱۰-۸۷۰ء)۔ الکئی۔ بیروت، لبنان: دار الفکر۔

۱۰۔ بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰-۲۹۲ھ/۸۲۵-۹۰۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔

۱۱۔ بغوی، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد (۴۳۶-۵۱۶ھ/۱۰۴۴-۱۱۲۲ء)۔ شرح السنۃ۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۱۲۔ بغوی، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد (۴۳۶-۵۱۶ھ/۱۰۴۴-۱۱۲۲ء)۔ معالم التنزیل۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۱۳۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ السنن الصغریٰ۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۱۰ھ/۱۹۸۹ء۔

۱۴۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ السنن الکبریٰ۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۱۵۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ السنن الکبریٰ۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۱۰ھ/۱۹۸۹ء۔

۱۶۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ شعب الایمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

- ۱۷۔ بیہقی، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ المدخل إلى السنن الكبرى۔ کویت: دار الخلفاء للكتاب الاسلامی، ۱۴۰۴ھ۔
- ۱۸۔ ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمیٰ (۲۱۰-۲۷۹ھ/۸۲۵-۸۹۲ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔
- ۱۹۔ ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمیٰ (۲۱۰-۲۷۹ھ/۸۲۵-۸۹۲ء)۔ الشمائل المحمدية والخصائص المصطفوية۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الكتب الثقافية، ۱۴۱۲ء۔
- ۲۰۔ تیمی، عبد الکریم بن محمد بن منصور سمعانی (۵۶۲ھ)۔ أدب الإملاء والاستملاء۔ بیروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء۔
- ۲۱۔ تھانوی، اشرف علی (۱۲۸۰-۱۳۶۲ھ/۱۸۶۳-۱۹۴۳ء)۔ نشر الطیب فی ذکر النبی الحبيب ﷺ۔ کراچی، پاکستان: ایچ۔ ایم سعید کمپنی، ۱۹۸۹ء۔
- ۲۲۔ ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحليم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱-۷۲۸ھ/۱۲۶۳-۱۳۲۸ء)۔ الصارم المسلول۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ۱۴۱۷ھ۔
- ۲۳۔ ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحليم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱-۷۲۸ھ/۱۲۶۳-۱۳۲۸ء)۔ مجموع الفتاوى۔ مکتبہ ابن تیمیہ۔
- ۲۴۔ ابن جارود، ابو محمد عبد اللہ بن علی بن جارود نیشاپوری (۳۰۷ھ)۔ المنتقى من السنن المسنودة۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الكتب الثقافية،

١٢١٨ھ/ ١٩٨٨ء۔

- ٢٥۔ ابن جبير، ابو جعفر محمد بن سليمان بن حبيب اسدي (١٢٤-١٢٣٦ھ)۔
حدیث المصیسی لوین۔ ریاض، سعودی عرب: اضواء السلف، ١٢١٨ھ۔
- ٢٦۔ بھاص، احمد بن علی الرازی ابو بکر (٣٠٥-٣٤٠ھ)۔ احکام القرآن۔
بیروت، لبنان: دار احیاء التراث، ١٢٠٥ھ۔
- ٢٧۔ ابن جعد، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (١٣٣-٢٣٠ھ/ ٤٥٠-٨٢٥ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر،
١٢١٠ھ/ ١٩٩٠ء۔
- ٢٨۔ جندی، المفضل بن محمد بن ابراہیم، ابو سعید (٣٠٨ھ)۔ فضائل
المدينة۔ دمشق: دار الفکر، ١٢٠٤ھ۔
- ٢٩۔ ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (٥١٠ھ- ٥٤٩ھ/ ١١١٦-١٢٠١ء)۔ صفوة الصفوة۔ بیروت، لبنان، دار الکتب
العلمیہ، ١٢٠٩ھ/ ١٩٨٩ء۔
- ٣٠۔ ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (٥١٠ھ- ٥٤٩ھ/ ١١١٦-١٢٠١ء)۔ المنتظم فی تاریخ الملوک والأئمہ۔ بیروت، لبنان:
دار صادر، ١٣٥٨ھ۔
- ٣١۔ ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (٥١٠ھ- ٥٤٩ھ/ ١١١٦-١٢٠١ء)۔ الوفا بأحوال المصطفی ﷺ۔ بیروت،
لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٢٠٨ھ/ ١٩٨٨ء۔
- ٣٢۔ ابن ابی حاتم، عبد الرحمن بن محمد بن ادريس ابو محمد الرازی التمیمی (٣٢٤ھ)۔
تفسیر القرآن العظیم۔ صیدا، المکتبۃ العصریہ۔

- ٣٣۔ ابن ابی حاتم، عبدالرحمن بن ابی حاتم محمد بن ادريس ابو محمد الرازی تمیمی (٣٢٤ھ)۔ الجرح والتعديل۔ بیروت، لبنان: دار إحياء التراث العربی، ١٤٢١ھ۔
- ٣٤۔ حارث، ابن ابی اسامہ (١٨٦-٢٨٢ھ)۔ بغیة الباحث عن زوائد مسند الحارث۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مرکز خدمة السنة والسيرة النبویة، ١٤١٣ھ/١٩٩٢ء۔
- ٣٥۔ حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (٣٢١-٤٠٥ھ/٩٣٣-١٠١٢ء)۔ المستدرک علی الصحیحین۔ بیروت۔ لبنان: دار الکتب العلمیة، ١٣١١/١٩٩٠۔
- ٣٦۔ حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (٣٢١-٤٠٥ھ/٩٣٣-١٠١٢ء)۔ المستدرک علی الصحیحین۔ مکہ، سعودی عرب: دار الباز للنشر و التوزیع۔
- ٣٧۔ ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٤٠-٣٥٢ھ/٨٨٣-٩٦٥ء)۔ الثقات۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٣٩٥ھ۔
- ٣٨۔ ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٤٠-٣٥٢ھ/٨٨٣-٩٦٥ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٤١٢ھ/١٩٩٣ء۔
- ٣٩۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٤٤٣-٨٥٢ھ/١٣٤٢-١٤٢٩ء)۔ الإصابة فی تمييز الصحابة۔ بیروت، لبنان: دار الجلیل، ١٤١٢ھ/١٩٩٢ء۔
- ٤٠۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٤٤٣-٨٥٢ھ/١٣٤٢-١٤٢٩ء)۔ تغلیق التعليق علی صحیح البخاری۔

- بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي + عمان، اردن: دارعمار، ١٢٠٥هـ -
- ٤١ - ابن حجر عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٧٧٣هـ - ٨٥٢هـ/١٣٤٢-١٤٢٩ء) - تلخيص الحبير في احاديث الرافي الكبير - مدينة منوره، سعودي عرب، ١٣٨٢هـ/١٩٦٢ء -
- ٤٢ - ابن حجر عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٧٧٣هـ - ٨٥٢هـ/١٣٤٢-١٤٢٩ء) - تهذيب التهذيب - بيروت، لبنان: دارالفكر، ١٢٠٢هـ/١٩٨٢ء -
- ٤٣ - ابن حجر عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٧٧٣هـ - ٨٥٢هـ/١٣٤٢-١٤٢٩ء) - الدراية في تخريج احاديث الهداية - بيروت، لبنان: دارالمعرفة -
- ٤٤ - ابن حجر عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٧٧٣هـ - ٨٥٢هـ/١٣٤٢-١٤٢٩ء) - فتح الباري شرح صحيح البخاري - لاهور، پاكستان: دارنشر الكتب الاسلاميه، ١٢٠١هـ/١٩٨١ء -
- ٤٥ - ابن حجر عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٧٧٣هـ - ٨٥٢هـ/١٣٤٢-١٤٢٩ء) - لسان الميزان - بيروت، لبنان، مؤسسة الأعلی المطبوعات ١٢٠٦هـ/١٩٨٦ء -
- ٤٦ - ابن حجر عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٧٧٣هـ - ٨٥٢هـ/١٣٤٢-١٤٢٩ء) - المطالب العاليه - بيروت، لبنان: دارالمعرفة، ١٢٠٤هـ/١٩٨٤ء -
- ٤٧ - حسام الدين هندي، علاء الدين علي متقي (م ٩٤٥هـ) - كنز العمال في سنن الاقوال والافعال - بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٣٩٩هـ -

- ٤٨- حسینی، ابراہیم بن محمد (١٠٥٣-١١٢٠ھ)۔ البیان والتعریف۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العربی، ١٢٠١ھ۔
- ٤٩- حکیم ترمذی، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر۔ نوادر الأصول فی أحادیث الرسول۔ بیروت، لبنان: دار الجلیل، ١٩٩٢ء۔
- ٥٠- حلبي، علی بن برہان الدین (١٢٠٢ھ)۔ السیرة الحلبيّة، بیروت، لبنان، دار المعرفہ، ١٢٠٠ھ۔
- ٥١- حمیدی، ابو بکر عبد اللہ بن زبیر (٢١٩ھ/٨٣٣ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المکتبی۔
- ٥٢- ابن حیان، ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الأنصاری (٢٤٢ھ- ٣٦٩ھ)۔ طبقات المحدثین بأصبہان والواردين علیہا۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٢١٢ھ۔
- ٥٣- ابن حیان، عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان اصبہانی، ابو محمد (٢٤٢ھ- ٣٦٩ھ)۔ العظمة۔ ریاض، سعودی عرب: دار العاصمة، ١٢٠٨ھ۔
- ٥٤- ابن حیان، ابو شیخ عبد اللہ بن جعفر بن حیان اصبہانی۔ أحادیث أبی الزبیر۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد۔
- ٥٥- خزرجی، صفی الدین احمد بن عبد اللہ انصاری یمنی (٩٠٠ھ)۔ خلاصة تذهیب تہذیب الکمال۔ بیروت، لبنان: مکتب المطبوعات، ١٢١٦ھ۔
- ٥٦- ابن خزیمہ، ابو بکر محمد بن إسحاق (٢٢٣-٣١١ھ/٨٣٨-٩٢٢ء)۔ الصحيح۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٠ھ/١٩٧٠ء۔
- ٥٧- خطابی، ابو سلیمان حمد بن محمد بن ابراہیم خطابی لبتي (٣١٩-٣٨٨ھ)۔

- إصلاح غلط المحدثين - دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٤٠٤هـ -
- ٥٨ - خطابي، ابوسليمان حمد بن محمد بن ابراهيم خطابي البستي (٣١٩-٣٨٨هـ) -
العزلة - قاهره، مصر: المطبعة السلفية، ١٣٩٩هـ -
- ٥٩ - خطابي، ابوسليمان حمد بن محمد بن ابراهيم الخطابي البستي (٣١٩-٣٨٨هـ) -
غريب الحديث - مكة المكرمة، سعودي عرب: جامعة أم القرى، ١٤٠٢هـ -
- ٦٠ - خطيب بغدادى، ابوبكر احمد بن على بن ثابت بن احمد بن مهدي بن ثابت
(٣٩٢-٣٦٣هـ/١٠٠٢-١٠٤١ء) - تاريخ بغداد - بيروت، لبنان: دار
الكتب العلمية -
- ٦١ - خطيب بغدادى، ابوبكر احمد بن على بن ثابت بن احمد بن مهدي بن ثابت
(٣٩٢-٣٦٣هـ/١٠٠٢-١٠٤١ء) - موضح أوهام الجمع والتفريق -
بيروت، لبنان: دار المعرفه، ١٤٠٤هـ -
- ٦٢ - خطيب تهريزى، ولى الدين ابو عبد الله محمد بن عبد الله (٤٢١هـ) - مشكوة
المصابيح - بيروت، لبنان، دار الكتب العلمية، ١٤٢٣هـ/٢٠٠٣ء -
- ٦٣ - ابن خلاد، ابو الحسن بن عبد الرحمن بن خلاد رامهرمزي (٥٤٦هـ) - أمثال
الحديث المروية عن النبي ﷺ - بيروت، لبنان: مؤسسة الكتاب
الثقافية، ١٤٠٩هـ -
- ٦٤ - خلل، احمد بن محمد بن هارون بن يزيد الخلال، ابوبكر (٣٣٣-٣١١هـ) -
السنة - رياض، سعودي عرب: ١٤١٠هـ -
- ٦٥ - دارمى، ابو محمد عبد الله بن عبد الرحمن (١٨١-٢٥٥هـ/٤٩٤-٤٨٦٩ء) -
السنن - بيروت، لبنان: دار الكتب العربى، ١٤٠٤هـ -

- ٦٦- دارقطني، أبو الحسن علي بن عمر بن أحمد بن مهدي بن مسعود بن نعمان (٣٠٦هـ - ٣٨٥هـ/٩١٨-٩٩٥ع) - السنن - بيروت، لبنان: دار المعرفة، ١٣٨٦هـ -
- ٦٧- أبو داود، سليمان بن اشعث سمخيتاني (٢٠٢-٢٤٥هـ/٨١٤-٨٨٩ع) - السنن - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٤١٣هـ/١٩٩٣ع -
- ٦٨- ابن أبي الدنيا، أبو عبد الله بن محمد بن عبيد (٢٠٨-٢٨١هـ) - الإشراف في منازل الأشراف - الرياض، سعودي عرب: مكتبة الرشد، ١٤١١هـ/١٩٩٠ع -
- ٦٩- وليمي، أبو شجاع شيرويه بن شهر دار بن شيرويه همداني (٣٣٥-٥٠٩هـ/١٠٥٣-١١١٥ع) - مسند الفردوس - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٩٨٦ع -
- ٧٠- ذهبي، شمس الدين محمد بن أحمد ذهبي (٦٤٣-٧٤٨هـ) - ميزان الاعتدال في نقد الرجال - بيروت، لبنان، دار الكتب العلمية، ١٩٩٥ع -
- ٧١- ذهبي، شمس الدين محمد بن أحمد ذهبي (٦٤٣-٧٤٨هـ) - سير أعلام النبلاء - بيروت، لبنان، مؤسسة الرسالة، ١٤١٣هـ -
- ٧٢- ذهبي، شمس الدين محمد بن أحمد ذهبي (٦٤٣-٧٤٨هـ) - تذكرة الحفاظ - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية -
- ٧٣- رازي، محمد بن عمر بن حسن بن حسين بن علي تيمي (٥٣٣-٦٠٦هـ/١١٢٩-١٢١٠ع) - النفسير الكبير - تهران، ايران: دار الكتب العلمية -
- ٧٤- ابن راشد، معمر بن راشد الأزدي (١٥١هـ) - الجامع - بيروت، لبنان: المكتبة الاسلامي، ١٤٠٣هـ -
- ٧٥- رامهرمزي، الحسن بن عبد الرحمان (٢٦٠-٣٦٠هـ) - المحدث الفاصل - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٤٠٣هـ -

- ٧٦۔ ابن راهویہ، ابو یعقوب إسحاق بن إبراهيم بن مخلد بن إبراهيم بن عبد اللہ (١٦١-٢٣٤ھ/ ٤٤٨-٨٥١ء)۔ المسند۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ١٤١٢ھ/ ١٩٩١ء۔
- ٧٧۔ ابن رجب حنبلی، ابو الفرج عبد الرحمن بن احمد (٣٦١-٤٩٥ھ)۔ جامع العلوم والحکم فی شرح خمسين حديثا من جوامع الکلم۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٤٠٨ھ۔
- ٧٨۔ رویانی، ابو بکر محمد بن ہارون الرویانی (٣٠٤ھ)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ١٤١٦ھ۔
- ٧٩۔ زرقانی، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقي بن يوسف بن احمد بن علوان مالکی (١٠٥٥-١١٢٢ھ/ ١٦٢٥-١٧١٠ء)۔ شرح المواهب اللدنیۃ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٣١٤ھ/ ١٩٩٦ء۔
- ٨٠۔ زرقانی، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقي بن يوسف بن احمد بن علوان مصری أزہری مالکی (١٠٥٥-١١٢٢ھ/ ١٦٢٥-١٧١٠ء)۔ شرح الموطأ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٣١١ھ۔
- ٨١۔ زیلعی، ابو محمد جمال الدین عبد اللہ بن یوسف حنفی (٤٦٢ھ)۔ تخریج الأحادیث والآثار۔ ریاض، سعودی عرب، دار ابن خزیمہ، ١٤١٢ھ۔
- ٨٢۔ زیلعی، ابو محمد جمال الدین عبد اللہ بن یوسف حنفی (٤٦٢ھ)۔ نصب الراية لأحاديث الهداية۔ مصر، دار الحديث، ١٣٥٤ھ۔
- ٨٣۔ ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد (١٢٨-٢٣٠ھ/ ٨٢-٨٢٥ء)۔ الطبقات الكبرى۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعة والنشر، ١٣٩٨ھ/ ١٩٤٨ء۔
- ٨٤۔ ابوسعود، محمد بن عبادي (٨٩٨-٩٨٢ھ/ ١٣٩٣-١٥٤٥ء)۔ إرشاد العقل

- السليم إلى مزايا القرآن الكريم (تفسير أبي سعود) - بيروت، لبنان: دار
احياء التراث العربي -
- ٨٥- سعيد بن منصور، ابو عثمان خراساني (٢٢٤هـ) - السنن - رياض، سعودي
عرب: دار العيصي، ١٢١٢هـ -
- ٨٦- ابن سليمان، ابو بكر عبد الله بن اشعث جتاني (٢٣٠-٣١٦هـ) - مسند
عائشة - كويت: مكتبة الاقصى، ١٤٠٥هـ -
- ٨٧- سمعاني، منصور بن محمد بن عبد الجبار سمعاني (٢٢٦-٢٨٩هـ) - التفسير -
رياض، سعودي عرب: دار الوطن، ١٤١٨هـ / ١٩٩٤م -
- ٨٨- ابن السني، احمد بن محمد دينوري (٢٨٢-٣٦٢هـ) - عمل اليوم والليلة -
بيروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٣٢٥هـ / ٢٠٠٣ع -
- ٨٩- سيوطي، جلال الدين ابوالفضل عبد الرحمن بن ابي بكر بن محمد بن ابي بكر بن
عثمان (٨٣٩-٩١١هـ / ١٣٢٥-١٥٠٥ع) - تنوير الحوالك شرح موطأ
مالك - مصر: مكتبة التجارية الكبرى، ١٣٨٩هـ / ١٩٦٩ع -
- ٩٠- سيوطي، جلال الدين ابوالفضل عبد الرحمن بن ابي بكر بن محمد بن ابي بكر بن
عثمان (٨٣٩-٩١١هـ / ١٣٢٥-١٥٠٥ع) - الجامع الصغير في أحاديث
البشير النذير - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية -
- ٩١- سيوطي، جلال الدين ابوالفضل عبد الرحمن بن ابي بكر بن محمد بن ابي بكر بن
عثمان (٨٣٩-٩١١هـ / ١٣٢٥-١٥٠٥ع) - الخصائص الكبرى - فيصل
آباد، پاکستان: مكتبة نوريه رضويه -
- ٩٢- سيوطي، جلال الدين ابوالفضل عبد الرحمن بن ابي بكر بن محمد بن ابي بكر بن
عثمان (٨٣٩-٩١١هـ / ١٣٢٥-١٥٠٥ع) - الدر المنثور في التفسير

- بالمأثور - بيروت، لبنان: دار المعرفة -
- ٩٣- شاشي، ابو سعيد يثتم بن كليب بن شريح (٣٣٥هـ/٩٣٦ع) - المسند -
مدينه منوره، سعودى عرب: مكتبة العلوم والحكم، ١٤١٠هـ -
- ٩٤- شافعي، ابو عبد الله محمد بن ادريس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشي
(١٥٠-٢٠٣هـ/٤٦٤-٨١٩ع) - المسند - بيروت لبنان: دار الكتب
العلمية
- ٩٥- شافعي، ابو عبد الله محمد بن ادريس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشي
(١٥٠-٢٠٣هـ/٤٦٤-٨١٩ع) - السنن المأثورة - بيروت لبنان: دار
المعرفة، ١٤٠٦هـ -
- ٩٦- ابن شابين، ابو حفص عمر بن احمد بن عثمان (٢٩٤-٣٨٥هـ) - ناسخ
الحديث ومنسوخه - الزرقاء: مكتبة المنار، ١٤٠٨هـ/١٩٨٨ -
- ٩٧- شوكاني، محمد بن علي بن محمد (١١٤٣-١٢٥٠هـ/١٤٦٠-١٨٣٣ع) - نيل
الأوطار شرح منتقى الأخبار - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٤٠٢هـ/
١٩٨٢ع -
- ٩٨- شوكاني، محمد بن علي بن محمد (١١٤٣-١٢٥٠هـ/١٤٦٠-١٨٣٣ع) - فتح
القدير - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٤٠٢هـ/١٩٨٢ع -
- ٩٩- شيباني، ابو بكر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (٢٠٦-٢٨٤هـ/٨٢٢ع) -
٩٠٠ع) - الآحاد والمثاني - الرياض، سعودى عرب: دار الراية،
١٤١١هـ/١٩٩١ع -
- ١٠٠- ابن ابى شيبة، ابو بكر عبد الله بن محمد بن ابراهيم بن عثمان كوفي (١٥٩-
٢٣٥هـ/٤٤٦-٨٢٩ع) - كتاب الأدب - مكة المكرمة، سعودى عرب:

دار البشائر الاسلامیہ۔

۱۰۱۔ ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹ھ- ۲۳۵ھ/۷۷۶-۸۴۹ء)۔ المصنف۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشید، ۱۴۰۹ھ۔

۱۰۲۔ صیداوی، محمد بن احمد بن جمیع، ابو الحسین (م ۳۰۵-۴۰۲ھ)۔ معجم الشیوخ۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ۱۴۰۵ھ۔

۱۰۳۔ **طاہر القادری، ڈاکٹر محمد طاہر القادری۔ عرفان القرآن۔ لاہور، پاکستان: منہاج القرآن پبلی کیشنز۔**

۱۰۴۔ طبرانی، ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر النخعی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ مسند الشامیین۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۴ء۔

۱۰۵۔ طبرانی، ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر النخعی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ المعجم الأوسط۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

۱۰۶۔ طبرانی، ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر النخعی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ المعجم الصغیر۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۱۰۷۔ طبرانی، ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر النخعی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ المعجم الکبیر۔ موصل، عراق: مطبعة الزهراء الحدیث۔

۱۰۸۔ طبرانی، ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر النخعی (۲۶۰-۳۶۰ھ/

- www.MinhajBooks.com

- ۱۱۷۔ ابن ابی عاصم، ابوبکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶-۲۸۷ھ/ ۸۲۲-۹۰۰ء)۔ السنة۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔
- ۱۱۸۔ ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸-۴۶۳ھ/ ۹۷۹-۱۰۷۱ء)۔ الاستذکار۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۲۰۰۰ء۔
- ۱۱۹۔ ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸-۴۶۳ھ/ ۹۷۹-۱۰۷۱ء)۔ الاستیعاب فی معرفۃ الأصحاب۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ۔
- ۱۲۰۔ ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸-۴۶۳ھ/ ۹۷۹-۱۰۷۱ء)۔ التمهید۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف و الشؤون الإسلامیة، ۱۳۸۷ھ۔
- ۱۲۱۔ ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸-۴۶۳ھ/ ۹۷۹-۱۰۷۱ء)۔ جامع بیان العلم و فضلہ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔
- ۱۲۲۔ عبد اللہ بن احمد بن حنبل (۲۱۳-۲۹۰ھ)۔ السنة۔ دام: دار ابن قیم، ۱۴۰۶ھ۔
- ۱۲۳۔ عبد بن حمید، ابو محمد بن نصر الکی (۲۳۹ھ/ ۸۶۳ء)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنۃ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔
- ۱۲۴۔ عبد الرزاق، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶-۲۱۱ھ/ ۷۴۴-۸۲۶ء)۔ المصنف۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔
- ۱۲۵۔ عبد الرزاق، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶-۲۱۱ھ/ ۷۴۴-۸۲۶ء)۔

- ٨٢٦هـ) - الجزء المفقود من الجزء الأول من المصنف - بيروت، لبنان + لاهور، باكستان: مؤسسة الشرف، ١٣٢٥هـ/٢٠٠٥ء -
- ١٢٦ - عجلوني، ابو الغداء اسماعيل بن محمد بن عبد الهادي بن عبد الغني جراجي (١٠٨٤-١١٦٢هـ / ١٦٤٦-١٧٣٩ء) - كشف الخفا ومزيل الالباس - بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٤٠٥هـ -
- ١٢٧ - ابن عدي، عبد الله بن عدي بن عبد الله بن محمد ابو احمد الجرجاني (٢٤٤هـ - ٣٦٥هـ) - الكامل في ضعفاء الرجال - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٣٠٩هـ/١٩٨٨ء -
- ١٢٨ - ابن عساكر، ابو قاسم علي بن حسن بن هبة الله بن عبد الله بن حسين دمشق (٣٩٩-٥٤١هـ / ١١٠٥-١١٧٦ء) - تاريخ مدينة دمشق (المعروف ب: تاريخ ابن عساكر) - بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربي، ١٣٢١هـ/٢٠٠١ء -
- ١٢٩ - ابن عساكر، ابو قاسم علي بن حسن بن هبة الله بن عبد الله بن حسين دمشق (٣٩٩-٥٤١هـ / ١١٠٥-١١٧٦ء) - تهذيب تاريخ دمشق الكبير - بيروت، لبنان، دار الميسرة، ١٣٩٩هـ/١٩٧٩ء -
- ١٣٠ - عظيم آبادي، ابو الطيب محمد شمس الحق - عون المعبود شرح سنن أبي داود - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٣١٥هـ -
- ١٣١ - ابو عوانه، يعقوب بن اسحاق بن ابراهيم بن زيد نيشاپوري (٢٣٠-٣١٦هـ / ٨٣٥-٩٢٨ء) - المسند - بيروت، لبنان: دار المعرفه، ١٩٩٨ء -
- ١٣٢ - عيني، بدر الدين ابو محمد محمود بن احمد بن موسى بن احمد بن حسين بن يوسف بن محمود (٤٢٢-٨٥٥هـ / ١٣٦١-١٤٥١ء) - عمدة القاري شرح على

- صحیح البخاری - بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔
- ۱۳۳۔ فاکھی، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن عباس مکی (۲۷۲ھ/ ۸۸۵ء)۔ أخبار مکه فی قدیم الدھر وحديثہ۔ بیروت، لبنان: دارخضر، ۱۴۱۴ھ۔
- ۱۳۴۔ فرياني، ابو بکر جعفر بن محمد بن حسن (۲۰۷-۳۰۱ھ)۔ دلائل النبوة۔ مکہ المکرمہ، سعودی عرب: دار حراء، ۱۴۰۶ھ۔
- ۱۳۵۔ الفسوی، ابو یوسف یعقوب بن سفیان (۲۷۷ھ)۔ المعرفة والتاریخ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۹ء۔
- ۱۳۶۔ قاضی عیاض، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض محضی (۴۷۶-۵۴۴ھ/ ۱۰۸۳-۱۱۴۹ء)۔ الشفاء بتعريف حقوق المصطفى ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العربی۔
- ۱۳۷۔ قاضی عیاض، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض محضی (۴۷۶-۵۴۴ھ/ ۱۰۸۳-۱۱۴۹ء)۔ الشفاء بتعريف حقوق المصطفى ﷺ۔ ملتان، پاکستان: عبدالنواب اکیڈمی۔
- ۱۳۸۔ ابن قانع، عبد الباقی (۲۶۵-۳۵۱ھ)۔ معجم الصحابة۔ مدینہ منورہ، مکتبۃ الغرباء الاثریہ، ۱۴۱۸ھ۔
- ۱۳۹۔ ابن قدامہ، ابو محمد عبد اللہ بن احمد المقدسی (۶۲۰ھ)۔ المغنی فی فقہ الإمام أحمد بن حنبل الشیبانی۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۵ھ۔
- ۱۴۰۔ قرطبی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحییٰ بن مفرج أموی (۲۸۴ھ-۳۸۰ھ/ ۸۹۷-۹۹۰ء)۔ الجامع لأحكام القرآن۔ بیروت، لبنان: دار

احياء التراث العربي-

١٤١- قزويني، عبدالكريم بن محمد الرافعي- التدوين في أخبار قزوين- بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٩٨٤ء-

١٤٢- قسطلاني، ابوالعباس احمد بن محمد بن ابى بكر بن عبد الملك بن احمد بن محمد بن محمد بن حسين بن على (٨٥١- ٩٢٣هـ/ ١٣٢٨- ١٥١٤ء)- المواهب اللدنية بالمنح المحمدية- بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، ١٣١٢هـ/ ١٩٩١ء-

١٤٣- قضاعي، ابو عبد الله محمد بن سلامه بن جعفر (٢٥٣هـ)- مسند الشهاب- بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٤٠٤هـ-

١٤٤- قنوجي، صديق بن حسن القنوجي (١٢٣٨- ١٣٠٤هـ)- أبجد العلوم الوشي المرقوم في بيان أحوال العلوم- بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٩٤٨ء-

١٤٥- ابن قيسراني، ابو الفضل محمد بن طاهر بن على بن احمد مقدسي (٢٣٨- ٥٠٤هـ/ ١٠٥٦- ١١١٣ء)- تذكرة الحفاظ- رياض، سعودي عرب: دار الصمعي، ١٢١٥هـ-

١٤٦- ابن قيم، ابو عبد الله محمد بن ابى بكر أيوب الزرعي (٦٩١- ٧٥١هـ)- حاشية على سنن أبي داود- بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٢١٥هـ/ ١٩٩٥ء-

١٤٧- ابن كثير، ابو الفداء إسماعيل بن عمر (٧٠١- ٧٤٤هـ/ ١٣٠١- ١٣٤٣ء)- البداية والنهاية- بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٢١٩هـ/ ١٩٩٨ء-

١٤٨- ابن كثير، ابو الفداء إسماعيل بن عمر (٧٠١- ٧٤٤هـ/ ١٣٠١- ١٣٤٣ء)-

- تفسیر القرآن العظیم۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔
- ۱۴۹۔ کلاعی، ابو الریح سلیمان بن موسی الکلاعی الأندلسی (۵۶۵-۶۳۴ھ)۔
الاكتفاء في مغازي رسول الله ﷺ والثلاثة الخلفاء۔ بیروت، لبنان، مکتبۃ الهلال، ۱۳۸۷ھ/۱۹۶۸ء۔
- ۱۵۰۔ کنانی، احمد بن ابی بکر بن إسماعیل (۶۲-۸۴۰ھ)۔ مصباح الزجاجة في زوائد ابن ماجه۔ بیروت، لبنان، دار العربیة، ۱۴۰۳ھ۔
- ۱۵۱۔ لاکائی، ابو قاسم ہبۃ اللہ بن حسن بن منصور (م ۴۱۸ھ)۔ شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع الصحابة۔ الرياض، سعودی عرب، دار طیبہ، ۱۴۰۲ھ۔
- ۱۵۲۔ ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹-۲۷۳ھ/۸۲۳-۸۸۷ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء۔
- ۱۵۳۔ ابن ماکولا، علی بن ہبۃ اللہ بن ابی نصر بن ماکولا (۲۲۲-۴۷۵ھ)۔ الإكمال۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ۔
- ۱۵۴۔ مالک، ابن انس بن مالک ؓ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث أصحی (۹۳-۱۷۹ھ/۷۱۲-۷۹۵ء)۔ الموطأ۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۵ء۔
- ۱۵۵۔ مبارک پوری، محمد عبد الرحمن بن عبد الرحیم (۱۲۸۳-۱۳۵۳ھ)۔ تحفة الأحوذی في شرح جامع الترمذی۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔
- ۱۵۶۔ ابو محاسن، ابو محاسن یوسف بن موسیٰ حنفی۔ معتمر من المختصر من مشکل الآثار۔ بیروت، لبنان: عالم الکتاب۔

- ١٥٧- مروزي، محمد بن نصر بن الحجاج، ابو عبدالله (٢٠٢-٢٩٢هـ) - السنة - بيروت، لبنان: مؤسسة الكتب الثقافية، ١٢٠٨هـ -
- ١٥٨- مروزي، احمد بن علي بن سعيد الاموي (٢٠٢-٢٩٢هـ) - مسند ابى بكر - بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي -
- ١٥٩- مزى، ابو الحجاج يوسف بن زكى عبد الرحمن بن يوسف بن عبد الملك بن يوسف بن علي (٦٥٣-٤٣٢هـ / ١٢٥٦-١٣٣١ء) - تحفة الأشراف بمعرفة الأطراف - ممبئي، بهارت: الدار القيمه + بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، ١٢٠٣هـ / ١٩٨٣ء -
- ١٦٠- مزى، ابو الحجاج يوسف بن زكى عبد الرحمن بن يوسف بن عبد الملك بن يوسف بن علي (٦٥٣-٤٣٢هـ / ١٢٥٦-١٣٣١ء) - تهذيب الكمال - بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٢٠٠هـ / ١٩٨٠ء -
- ١٦١- مسلم، ابن الحجاج ابو الحسن القشيري النيسابوري (٢٠٦-٢٦١هـ / ٨٢١-٨٤٥ء) - الصحيح - بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربي -
- ١٦٢- مقدسى، عبد الغنى بن عبد الواحد بن علي المقدسى، أبو محمد (٥٣١-٦٠٠هـ) - أحاديث الشعر - عمان، اردن: المكتبة الاسلامية، ١٢١٠هـ -
- ١٦٣- مقدسى، محمد بن عبد الواحد حنبلى (٦٣٣هـ) - الأحاديث المختارة - مكة المكرمة، سعودى عرب: مكتبة النهضة الحديثة، ١٢١٠هـ / ١٩٩٠ء -
- ١٦٤- مقدسى، محمد بن عبد الواحد حنبلى (٦٣٣هـ) - الأحاديث المختارة - فضائل بيت المقدس - شام: دار الفكر، ١٢٠٥هـ -
- ١٦٥- مقرئ، ابو بكر محمد بن ابراهيم (٢٨٥-٣٨١هـ) - الرخصة في تقبيل اليد - الرياض: سعودى عرب، ١٢٠٨هـ -

- ۱۶۶۔ ابن ملقن، عمر بن علی بن ملقن الأنصاری (۲۳-۸۰ھ)۔ خلاصة البدر المنیر فی تخریج کتاب الشرح الكبير للرافعي۔ الرياض، سعودی عرب: مکتبة الرشد، ۱۴۱۰ھ۔
- ۱۶۷۔ مناوی، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲-۱۰۳۱ھ/۱۵۴۵-۱۶۲۱ء)۔ فیض القدير شرح الجامع الصغير۔ مصر: مکتبة تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔
- ۱۶۸۔ ابن منجیہ، احمد بن علی الاصبہانی (۳۴۷-۴۲۸ھ)۔ رجال صحيح مسلم۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۴۰۷ھ۔
- ۱۶۹۔ ابن منده، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ (۳۱۰-۳۹۵ھ/۹۲۲-۱۰۰۵ء)۔ الإیمان۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ۱۴۰۶ھ۔
- ۱۷۰۔ منذری، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱-۶۵۶ھ/۱۱۸۵-۱۲۵۸ء)۔ الترغیب والترہیب۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔
- ۱۷۱۔ نسائی، احمد بن شعیب، ابو عبد الرحمن (۲۱۵-۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء۔
- ۱۷۲۔ نسائی، احمد بن شعیب، ابو عبد الرحمن (۲۱۵-۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء)۔ السنن الكبرى۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔
- ۱۷۳۔ نسائی، احمد بن شعیب، ابو عبد الرحمن (۲۱۵-۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء)۔ فضائل الصحابة۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۵ھ۔
- ۱۷۴۔ نسائی، احمد بن شعیب، ابو عبد الرحمن (۲۱۵-۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء)۔ عمل اليوم والليلة۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

- ۱۷۵۔ ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اُصبہانی (۳۳۶-۴۳۰ھ/۹۴۸-۱۰۳۸ء)۔ تاریخ اُصبہان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔
- ۱۷۶۔ ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اُصبہانی (۳۳۶-۴۳۰ھ/۹۴۸-۱۰۳۸ء)۔ حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العربی، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔
- ۱۷۷۔ ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اُصبہانی (۳۳۶-۴۳۰ھ/۹۴۸-۱۰۳۸ء)۔ دلائل النبوة۔ حیدر آباد، بھارت: مجلس دائرہ معارف عثمانیہ، ۱۳۶۹ھ/۱۹۵۰ء۔
- ۱۷۸۔ ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اُصبہانی (۳۳۶-۴۳۰ھ/۹۴۸-۱۰۳۸ء)۔ المسند المستخرج علی صحیح مسلم۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۶ء۔
- ۱۷۹۔ نمیری، ابو زید عمر بن شبہ البصری (۲۶۲ھ)۔ أخبار المدينة۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء۔
- ۱۸۰۔ نووی، ابوزکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱-۶۷۷ھ/۱۲۳۳-۱۲۷۸ء)۔ شرح صحیح مسلم۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۶ء۔
- ۱۸۱۔ نووی، ابوزکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱-۶۷۷ھ/۱۲۳۳-۱۲۷۸ء)۔ تہذیب الأسماء واللغات۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۶ء۔
- ۱۸۲۔ نیشاپوری، عبدالملک بن ابی عثمان محمد بن ابراہیم الخروشانی نیشاپوری (م ۴۰۶ھ)

- هـ) - شرف المصطفیٰ ﷺ - مکتہ المکرمۃ، سعودی عرب: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء۔
- ۱۸۳۔ واسطی، اسلم بن سہل رزاز (م ۲۹۲ھ)۔ تاریخ واسط۔ بیروت، لبنان: عالم الکتاب، ۱۴۰۶ھ۔
- ۱۸۴۔ بیہقی، نور الدین ابوالحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۳۵۷-۸۰۷ھ/۱۳۳۵-۱۴۰۵ء)۔ مجمع الزوائد۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔
- ۱۸۵۔ بیہقی، نور الدین ابوالحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۳۵۷-۸۰۷ھ/۱۳۳۵-۱۴۰۵ء)۔ موارد الظمان إلی زوائد ابن حبان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔
- ۱۸۶۔ ابن ہشام، ابو محمد عبد الملک حمیری (۲۱۳ھ/۸۲۸ء)۔ السیرۃ النبویۃ۔ بیروت، لبنان: دار الخیل، ۱۴۱۱ھ۔
- ۱۸۷۔ ابویعلیٰ، احمد بن علی بن ثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰ھ/۳۰۷-۸۲۵-۹۱۹ء)۔ المسند۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔
- ۱۸۸۔ ابویعلیٰ، احمد بن علی بن ثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰ھ/۳۰۷-۸۲۵-۹۱۹ء)۔ المعجم۔ فیصل آباد، پاکستان: إدارة العلوم الأثریہ، ۱۴۰۷ھ۔